(100 سالہ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر خصوصی اشاعت)

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
کی
40 سالہ خدمات کا جائزہ

(1401ھ تا 1440ھ)

جائزہ نگار

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

کی

40 سالہ خدمات کا جائزہ

(1401ھ تا 1440ھ)

جائزہ نگار:

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

25-جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر، کراچی، پاکستان۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان

www.imamahmadraza .net

نام کتاب	....	ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی 40سالہ خدمات کا جائزہ (1401ھ تا1440ھ)
مصنف	....	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
سال اشاعت	....	2019ء/ 1440ھ
صفحات	....	128
تعداد	....	ایک ہزار
قیمت	....	160روپے

﴿ناشر﴾

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا (ریگل) چوک، صدر،

کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 32725150-21-92+ فیکس: 32732369-21-92+

ای۔ میل: imamahmadraza@gmail.com

ویب: http://imamahmadraza.net/

حروفِ اوّل

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا 1400ھ / 1980ء میں قائم ہوا۔ ادارے کے بانی سید ریاست علی قادری نوری بریلوی (م 1992ء) کی سربراہی میں ادارے نے کراچی اور پھر اسلام آباد میں تعلیماتِ رضا کے فروغ کا سلسلہ شروع کیا۔ سید صاحب نے دو اہم کام تسلسل سے انجام دیئے اوّل ہر سال سالانہ "امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد اور دوم ہر سال "معارفِ رضا" کا اجرا اور بعد میں 1986ء سے کانفرنس کے موقع پر ایک "مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس" کا بھی اجراء ہوا۔ سید صاحب کے وصال کے بعد بھی ان کاموں میں الحمدللہ کوئی رکاوٹ نہ آئی بلکہ 1992ء کے بعد سے امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل اور امام احمد رضا ریسرچ سلور میڈل کا سلسلہ بھی ان اسکالرز کے لیے شروع کیا گیا جنہوں نے امام احمد رضا پر Ph.D یا M.Phil کی سند حاصل کی۔ ساتھ ہی 2000ء سے نئی صدی عیسوی کے موقع پر ادارے نے "ماہنامہ معارفِ رضا" کا سلسلہ بھی شروع کیا جو اب تک جاری ہے۔

اسلامی اعتبار سے ادارے کے 40 سال مکمل ہو چکے ہیں کیونکہ ادارہ نئ ہجری 1400ھ میں قائم ہوا اور اس سال امام احمد رضا کے 100 ویں عرس مبارک کے موقعہ پر ادارہ اپنی 39 ویں کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس 40 سال میں ادارے کی کارکردگی اور خدمات کا جائزہ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم تعلیماتِ رضا کے فروغ میں کہاں تک اور کتنے کامیاب ہوئے اور کہاں ہم سے کام میں کمی رہ گئی یہ قارئین کرام اپنی آرا سے ہم کو مطلع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ادارے کے تمام اراکین اور خدمت انجام دینے والوں کی بے لوث خدمات کو قبول فرمائے اور اس مشن کو آگے بڑھانے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مفتی سید زاہد سراج قادری
(جنرل سیکریٹری)

فہرست

تعارف امام احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

مولانا احمد رضا خاں بریلوی ابن مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی (م1297ھ/1880ء) ابن مولانا مفتی محمد رضا علی خاں بریلوی (م1282ھ/1865ء) شہر بریلی کے محلہ سوداگراں میں 10 شوال المعظم 1272ھ/14 جون 1856ء کو پیدا ہوئے اپنے والد ماجد کے قائم مدرسہ میں تمام دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ جس دن فارغ التحصیل ہوئے اس وقت آپ کی عمر 13 سال 10 ماہ اور 5 دن کی تھی اور اسی دن یعنی 14 شعبان المعظم 1286ھ/ 1869ء کو مسئلہ رضاعت پر پہلا فتویٰ لکھ کر فتویٰ نویسی اور قلمی تصانیف کا آغاز بھی کر دیا آپ کے اساتذہ کرام میں سب سے زیادہ والد ماجد کا حصہ ہے اس کے علاوہ چند اور اساتذہ سے علم حاصل کیا اپنے والد ماجد کے ساتھ مارہرہ شریف جاکر حضرت سید آلِ رسول مارہری سے 1294ھ/ 1877ء میں سلسلہ قادریہ میں بیعت حاصل کی اور اپنے مرشد گرامی سے اسی لمحے تمام سلاسل میں اجازت وخلافت بھی حاصل کرلی اس کے بعد 1294ھ میں ہی خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی بریلی شریف میں بنیاد رکھی۔ والد ماجد مولانا مفتی نقی علی خاں نے آپ کی فتویٰ نویسی میں مکمل مہارت دیکھتے ہوئے اپنی زندگی میں اپنی مسند افتاء پر 1293ھ/ 1876ء میں بٹھایا جو ان کے والد حضرت مولانا مفتی رضا علی خاں نے 1246ھ میں بریلی شریف میں قائم کی تھی۔ امام احمد رضا خاں اپنے والد کے ساتھ 1295ھ/ 1878ء میں پہلے حج اور زیارات حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، اس موقعہ پر عرب کے ممتاز علماء اور محدثین سے اجازتِ حدیث حاصل کیں خاص کر شیخ احمد زین بن دحلان مکی (م1299ھ) مفتی مکہ عبدالرحمٰن سراج مکی (م1301ھ) اور شیخ حسین بن صالح جمیل اللیل مکی (م1302ھ)

وغیرہ۔ آپ نے دوسرا حج 1323ھ / 1905ء میں ادا کیا اور اس دفعہ متعدد عرب کے علماء ومشائخ کو آپ نے اپنی سندِ خلافت واجازت اور دینی علوم کی اسناد عطا کیں۔

امام احمد رضا نے 55 سال مسلسل تصنیف وتالیف کا کام جاری رکھا جس کے دوران ہزاروں فتاویٰ کے علاوہ لگ بھگ ایک ہزار چھوٹی بڑی کتابیں 55 علوم میں تین زبانوں میں یعنی اردو، فارسی اور عربی زبان میں لکھیں ان کتابوں میں 250 سے زیادہ رسائل وکتب وحواشی سائنسی موضوعات پر ہیں جو عموماً فارسی اور عربی زبان میں لکھی گئی ہیں آپ کی چند معرکتہ الآرا تصانیف کی لسٹ ملاحظہ کریں:

(1)۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو ترجمۂ قرآن)

(2)۔ حدائق بخشش، 3 جلدوں پر مشتمل نعتیہ دیوان

(3)۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرّضویہ (12 ضخیم مجلدات بنام فتاویٰ رضویہ، عربی فارسی اور اردو زبان میں)

(4)۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ (عربی زبان میں چند گھنٹوں میں 250 صفحات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیب سے متعلق لکھی گئی کتاب)

(5)۔ اکفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم (عربی زبان میں چند گھنٹے میں لکھی گئی کرنسی نوٹ کے جواز میں مکہ مکرمہ میں لکھی گئی تصنیف)

ان دو کتب کے مطالعہ کے بعد عرب کے علماء نے آپ کو 14ویں صدی کا مجدد قرار دیا اور آپ کو مندرجہ ذیل خطابات سے بھی نوازا گیا۔

امام الائمہ المجدد لھٰذا الامہ، خاتم الفقھاو المحدثین۔

جب کہ علماء ہند نے آپ کے دین اسلام میں متعدد تجدیدی کارناموں کے باعث آپ کو 1318ھ / 1900ء میں چودھویں صدی ہجری کا مجدد دین وملّت قرار دیا تھا۔

(6)۔ جدد الممتار علی ردالمحتار (فتاویٰ شامی کی 7 جلدوں پر عربی زبان میں حواشی)۔ یہ کتاب اب عرب دنیا میں کئی مکتبوں سے شائع ہو رہی ہے۔

(7)۔ فوز مبین در ردّ حرکت زمین (105 دلائل سے زمین کو ساکن بتایا اور سورج کو گردش میں ثابت کیا)۔

(8)۔ البیان شافیا لغونو غرافیا (اردو زبان میں Sound Theory پر معرکتہ الآرا کتاب)۔

(9)۔ الزبدۃ الزکیہ التحریم سجود التحیہ (غیر اللہ کو سجدہ حرام اور کسی بھی قبر پر سجدہ تعظیم بھی حرام قرار دینے کا عظیم رسالہ)۔

(10)۔ تدبیر فلاح ونجات واصلاح (معیشت کے سلسلے میں اہم رسالہ جس میں اسلامک بینک قائم کرنے کی تجویز بھی شامل)۔

امام احمد رضا نے 1322ھ / 1904ء میں بریلی شریف میں خانقاہ کے ساتھ ساتھ مدرسہ منظر اسلام بھی قائم کیا جس کی پاک وہند میں سینکڑوں برانچیں خدمتِ دین انجام دے رہی ہیں اور ہزاروں معلمین اور مبلغین اس ادارے سے فارغ ہو کر دنیا بھر میں مسلکِ اہلِ سنّت المعروف مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دے رہے ہیں آپ کے 150 سے زیادہ خلفاء میں سے چند خلفا و تلامذہ کے اسماء بھی ملاحظہ کریں:

(1)۔ مولانا مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی بریلوی، (صاحبزادہ اکبر، تلمیذ، خلیفہ وسجادہ نشین)

(2)۔ مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری قادری رضوی بریلوی، (صاحبزادہ اصغر، تلمیذ و خلیفہ)۔

(3)۔ مولانا مفتی محمد ظفر الدین قادری رضوی، (تلمیذ و خلیفہ و مصنّف کتب کثیرہ)

(4)۔ مولانا مفتی امجد علی اعظمی، (خلیفہ و مصنّف بہارِ شریعت 20 مجلدات)

(5)۔ مولانا مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی، (خلیفہ و مصنف خزائن العرفان حاشیہ قرآن و دیگر کتب)

(6)۔ مولانا مفتی سید ابوالحسنات قادری، (تلمیذ و خلیفہ رکن تحریک پاکستان و تحریک ختم النبوۃ)

(7)۔ مولانا مفتی شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، (خلیفہ و مبلغ اعظم وکارکن تحریکِ پاکستان و آل انڈیا سنی کانفرنس)

(8)۔ مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری، (تلمیذ و خلیفہ)

(9)۔ مولانا ضیاء الدین قادری مدنی، (تلمیذ و خلیفہ و مبلغ و ساکن مدینہ منورہ)

(10)۔ مولانا مفتی شاہ محمد حبیب اللہ میرٹھی، (مرید و تلمیذ و خلیفہ و مبلغ)

امام احمد رضا کے زمانے حیات میں کئی تحاریک اسلام اور اسلام کے شعائر کے خلاف کانگریس میں شامل علماء نے شروع کیں اور امام احمد رضا نے تنِ تنہا سب کا قلم سے جہاد کرتے ہوئے رد فرمایا اور کئی معرکتہ الآراء رسائل بھی تحریر فرمائے ان میں سے چند تحریک کے زد میں لکھے گئے رسائل کے نام ملاحظہ کریں:

(1)۔ انفس الفکر فی قربان البقر (یہ رسالہ 1298ھ میں اس وقت لکھا جب مسلمانوں کو ہندوؤں کو خوش رکھنے کے لیے گائے کی قربانی سے روکا جانے لگا۔ امام احمد رضا نے اس کو اسلام کا شعائر بناتے ہوئے گائے پر قربانی کو برقرار رکھنے کا مسلمانوں کو علمی و عملی پیغام دے کر نام نہاد علماء کے فتاویٰ کو رد فرمایا)۔

(2)۔ اعلام الاعلام بان ھندوستان دارالسلام (یہ رسالہ اس وقت لکھا جب نام نہاد مسلمان علماء نے ہندوؤں کے لیڈر گاندھی کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت کرنے کا فتویٰ جاری کیا آپ نے 1306ھ میں یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کو نہ صرف ہجرت سے روکا بلکہ بتایا کہ ہم ہندوستان سے کیونکر ہجرت کریں جب کہ ہندوستان دارالحرب نہیں ہے بلکہ یہ دارالاسلام میں داخل ہے)۔

(3)۔ تدبیر فلاح ونجات واصلاح (یہ رسالہ 1339ھ/1920ء میں اس وقت لکھا جب مسلمانوں کی رقوم ہندوؤں اور انگریزوں کے قائم کردہ بینک میں تھیں یا وہ ان سے ادھار لیتے تھے جس کے باعث ان کو ایک بڑی رقم سود کے عوض دینا

پڑتی، چنانچہ امام احمد رضا نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ اسلامی بینک قائم کرنے کی تجویز دی تا کہ اوّل سود سے پاک ان کو قرضہ ملے اور مسلمان مسلمان کو فائدہ پہنچا سکیں اور ان کا پیسہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہے)۔

(4)۔ الحجة الموتمنه فی اية الممتحنه (جب 1920ء میں گاندھی نے تحریکِ ترکِ موالات شروع کی جو صرف انگریزوں کے خلاف تھی اس تحریک کو نام نہاد کانگریسی مسلمان علماء نے مکمل تائید کی مگر اعلیٰ حضرت نے اس چال کو بھانپ لیا اور کہا کہ یہ ترکِ موالات صرف انگریزوں کے خلاف کیوں ہندوؤں کے خلاف بھی ہونا چاہیے اور مسلمان متحد ہو کر ان دونوں کے خلاف تحریکِ ترکِ موالات قائم کریں چنانچہ انھوں نے 1339ھ / 1920ء میں تحریکِ ترکِ موالات کا رد کرتے ہوئے یہ رسالہ لکھ کر ہندوؤں اور کانگریسی علماء کی چال اور سازش کی نفی کر کے مسلمانوں کو اس سازش سے بچالیا)۔

(5)۔ نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان: (برصغیر میں جب سائنس کے نام پر مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنے کی کوشش شروع ہوئیں اور قرآن کی آیات کے غلط تراجم کر کے مسلمانوں کو شک میں مبتلا کیا جانے لگا اور سائنسدانوں کی پیشنگوئیوں کا یہاں چرچا کیا جانے لگا کہ سائنس تو کہتی ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد چکر لگا رہی ہے تو امام احمد رضا نے کئی رسائل اس تھیوری کے خلاف لکھے خاص کر یہ رسالہ 1338ھ / 1920ء میں لکھ کر مسلمانوں کے ایمان کو متنزل ہونے سے بچایا اور صاف بتادیا کہ قرآن نے زمین کو ساکن فرمایا ہے اور چاند و سورج چل رہے ہیں اور اپنے رسالے میں سائنسی توجیہات سے بھی ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے)۔

منفرد مصنف:

(1)۔ آپ نے 14 سال سے کم عمر میں تصنیفی کام شروع کیا اور 55 سال مسلسل تین زبانوں میں لکھتے رہے۔

(2)۔ آپ نے 5 طریقوں سے سوال پوچھنے والے کو جواب دیئے۔(i)۔ اگر سوال عربی نثر میں آیا تو عربی نثر میں جواب دیا۔(ii)۔اگر سوال فارسی نثر میں آیا تو فارسی نثر میں جواب دیا۔(iii)۔ اگر سوال فارسی نظم میں آیا تو فارسی نظم میں جواب دیا۔ (iv)۔ اگر سوال اردو نثر میں آیا اردو نثر میں جواب دیا۔(v)۔ اگر سوال اردو نظم میں آیا تو اردو نظم میں جواب دیا۔

(3)۔ امام احمد رضا کے زمانے میں مروجہ علوم کے اعتبار سے آپ نے 55 علوم پر تین زبانوں میں تصنیف فرمائیں اور دورِ حاضر کے لحاظ سے آپ نے 70 سے زیادہ علوم پر کتابیں لکھی ہیں۔

(4)۔ آپ نے اکثر رسائل پر خطبۃ الکتاب بھی تحریر فرمایا جس کو آج کی زبان میں Abstract کہا جاتا ہے۔

برصغیر میں ایسا کوئی مصنف نہیں گزرا جس نے اپنی ہر کتاب پر خطبۃ الکتاب لکھا ہو مگر امام احمد رضا نے اپنی اکثر تصانیف میں اس کا اہتمام کیا ہے اور مزید انفرادیت یہ ہے کہ وہ کتاب جس موقوع پر ہوتی اسی موضوع کی اصطلاحات میں آپ خطبہ تحریر فرماتے۔ اس خطبہ میں آپ پہلے حمدِ باری تعالیٰ بیان کرتے ہیں دوسرے حصہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ لکھتے ہیں جب کہ تیسرے حصہ میں اصحاب وعترت رسول کی منقبت بیان کرتے ہیں مگر ان سب میں جو صیغے استعمال کرتے ہیں وہ سب اسی علم کی اصطلاحات کے ساتھ ہوتے۔

(5)۔ آپ نے جب بھی کوئی رسالہ لکھا یہاں تک کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتے وقت بھی کوئی کتاب سامنے نہ تھی بلکہ آپ فی البدیہہ لکھتے یا لکھوادیتے کبھی 55 سال میں کسی نے یہ نہ دیکھا کہ آپ نے کوئی کتاب کھول کر دیکھی ہو اور پھر فتوے کا جواب یا کتاب کا کوئی حصہ لکھا ہو۔ حقیقتاً آپ کو تمام احادیث، تمام تفاسیر اور تمام فقہاء کرام کی تصنیفات حفظ تھیں اس لیے آپ کو کتاب کی ضرورت پیش نہ آتی۔

(6)۔ بحیثیت شاعر انفرادیت یہ رہی کہ برصغیر ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں 14 سو برسوں میں ایسا کوئی شاعر نہیں گذرا جس نے ایک کلام 4 زبانوں میں لکھا ہو مگر احمد رضا وہ واحد شخصیت ہیں کہ انہوں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نعت لکھی جس کے دو مصرعوں میں 4 زبانیں استعمال کیں اور اس خوبی سے کہ کسی مصرعہ میں نہ کوئی وزن میں کمی پائی گئی اور نہ کسی قسم کا جھول اس نعت کا مطلع ضرور ملاحظہ کریں:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا (عربی، فارسی)

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہہ دوسرا جانا (ہندی، اردو)

(7)۔ آپ نے سورہ احزاب کی 56 ویں آیت درود وسلام کا طویل منظوم جواب تحریر فرمایا ہے اتنے طویل درود وسلام کے قصائد برصغیر میں کوئی اور اردو زبان میں نہ دے سکا آپ نے اللہ کے حکم کہ ان پر درود بھیجو تو آپ نے 60 اشعار میں اپنا قصیدہ درودیہ لکھا جس کا مطلع ہے:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور مقطع ہے:

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

اس طرح حکم الٰہی کہ ان پر کثرت سے سلام بھیجو تو آپ نے 166/ اشعار پر مشتمل سلامیہ قصیدہ لکھا جس کا مطلع:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اور مقطع ہے:

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

چند دانشوران ملّت کے امام احمد رضا سے متعلق تاثرات

(1)۔ **حکیم محمد سعید دہلوی**، بانی ہمدرد یونیورسٹی:

"وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق، طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے اس تحقیقی اسلوب و معیار دین و طب (سائنس) کے باہمی تعلق کی بھی خوب وضاحت ہوتی ہے"۔ (معارفِ رضا، شمارہ نہم، ص100)

(2)۔ **پروفیسر پریشان خٹک**، چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان:

"امام احمد رضا ایک جید عالم دین، نابغہ روزگار، مفتی، فقیہہ عصر، صوفی شاعر اور جلیل القدر محقق کے طور پر ان مسلم دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں جن کی تحریر میں تاثیر، فکر میں عالمانہ سرمتی، نظر میں حکمت و سرشاری اور عمل میں طریقت و متانت آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بن رہی ہے۔

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، شمارہ 1988ء، ص17)

(3)۔ **مولانا کوثر نیازی**، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور و سابق چیئرمین وفاقی اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان:

"جامع صفات شخصیات تو بہت گذری ہیں مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ جب ایک غیر جانبدار مبصر کم سے کم برصغیر پاک وہند کو دیکھتا ہے تو اتنی جامع صفات

شخصیت جیسے حضرت شاہ احمد رضا خاں کی ہے اور دوسری کوئی نظر نہیں آتی۔ کون سا علم تھا جس میں ان کو دسترس نہ تھی، وہ بیک وقت سیاستدان بھی تھے فقیہہ بھی، متکلم بھی تھے، مفکر بھی تھے ادیب بھی، خطیب بھی تھے، محدث بھی"۔

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، شمارہ 1990ء، ص 37)

(4)۔ جسٹس میاں محبوب احمد، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ:

"برصغیر کی تاریخ میں جب بھی عزم و ثبات، فکر و عمل اور محبت و یقین کی تاریخ رقم کی جائے گی تو مولانا احمد رضا خاں کا اسم گرامی باب اوّل میں زریں حروف سے رقم ہوگا۔ تاریخ کیا ہے؟ یہ ہی کہ افراد و کردار کا تذکرہ اور اقوام کی کاوشوں پر تبصرہ، تاریخ افراد کا بیان کرتی ہے۔ مگر کائنات ارضی میں بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں تاریخ اپنی تعمیر و زینت کے لیے برائے مدد پکارتی ہے۔

علامہ اقبال کا کمال یہ تھا کہ آپ نے مسلمانوں کے ذہن و فکر کو قرآن کی طرف موڑ دیا اور مولانا احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحب قرآن کی طرف موڑ دیا"۔ (مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 1992ء، ص 31، 33)

(5)۔ ڈاکٹر جمیل جالبی، سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی:

"حدائق بخشش کے بارے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام کو اپنے سرہانے رکھئے اور روز ایک نعت دھیرے دھیرے پڑھیں اس کی کیفیات کو اپنے باطن میں سموتے ہوئے پڑھئے تو آپ رفتہ رفتہ محسوس کرینگے کہ حضرت کا کلام ہی نہیں بلکہ خود حضرت آپ سے کلام کر رہے ہیں۔ روحِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اندر جلوہ گر ہو رہی ہے، ان کی آواز میں ایک جادو ہے ایک سحر ایک طلسم ہے اور زبان و بیان پر ایسی قدرت ہے کہ کم کو نصیب ہوتی ہے۔

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، شمارہ 1992ء، ص 74)

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا قیام:

حضور علامہ سید ریاست علی قادری نوری بریلوی علیہ الرحمۃ (م1992ء) نے اپنے چند قلمی احباب جناب حضرت شمس الحسن شمس بریلوی (م1996ء)، حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی (م2008ء) اور حضرت علامہ محمد اطہر نعیمی مدظلہ العالی کے ساتھ مشاورت کر کے 1400ھ /1980ء میں کراچی میں اس ادارے کی بنیاد رکھی اور جلد ہی پہلی امام احمد رضا کانفرنس اور پہلا تحقیقی رسالہ "معارفِ رضا" کا اجرا کیا۔ اس ادارے کے قیام کے بعد جلد ہی کئی اہلِ علم و دانش اس میں شامل ہوتے گئے۔ چنانچہ 1986ء میں اس ادارے کو باقاعدہ سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرایا گیا، برنس روڈ پر نشیمن بلڈنگ بالمقابل سندھ مسلم آرٹس کالج کے سامنے دفتر لیا گیا اور اس کی ایک مجلس منتظمہ بنی جس میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے اول سرپرستوں کے نام ملاحظہ کریں:

(1)۔ حضرت مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی، (م1408ھ / 1988ء)

(2)۔ حضرت شمس الحسن شمس بریلوی (م1417ھ / 1997ء)

(3)۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی دہلوی، (م1429ھ / 2008ء)

(4)۔ الحاج شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری، (م1410ھ / 1989ء)

(5)۔ الحاج سیٹھ حبیب احمد، یونین بسکٹ والے، (م1408ھ / 1988ء)

اب ملاحظہ کریں ادارے کی پہلی مجلسِ منتظمہ کے اراکین کے اسماء اور ان کی ذمہ داریاں:

(ا)۔ حضرت علامہ سید ریاست علی قادری بریلوی (م1412ھ / 1992ء)، (بانی و تاحیات صدر) (1986ء تا 1992ء)

(2)۔ شاہ محمد خالد میاں فاخری الہٰ بادی (م1418ھ / 1998ء)، اوّل نائب صدر، (1986ء تا 1987ء)۔

(3)۔ جناب سید علی حسین ادیب رائے پوری (م1425ھ / 2004ء) دوم نائب صدر، (1986ء تا 1987ء)

(4)۔ مجید اللہ قادری، جنرل سیکریٹری (1986ء تا 2018ء)

(5)۔ پروفیسر عبدالرحمٰن قادری، جوائنٹ سیکریٹری، (1986ء تا 1990ء)

(6)۔ منظور حسین جیلانی نوری، بریلوی، فنانس سیکریٹری، (1986ء تا 2007ء)

(7)۔ حافظ عبدالباری صدیقی (م2017ء) سیکریٹری اطلاعات (1986ء تا 2005ء)

(8)۔ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری (ممبر 1986ء تا 1988ء) صدر (1992ء تا 2018ء)

(9)۔ الحاج عبداللطیف قادری (ممبر 1986ء تا 1990ء)، نائب صدر (1990ء تا 2018ء)

(10)۔ الحاج شفیع محمد قادری حامدی، (ممبر 1986ء تا 1988ء)، نائب صدر (1992ء۔2005ء)، (المتوفیٰ 2005ء)

1986ء تا 2018ء مجلس منتظمہ میں سوائے صدر صاحبزادہ وجاہت رسول قادری اور جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کے تمام عہدوں پر کئی بار تبدیلیاں ہوئیں۔ کئی کارکنان انتقال فرماگئے، کئی اپنی ذاتی مصروفیات کے باعث وقت نہ دے سکے مگر ادارہ کی مجلس انتظامیہ برابر فعال رہی۔

2018ء میں ایک دفعہ پھر پوری مجلس منتظمہ کو از سر نو منتخب کیا گیا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)۔ سرپرست اعلیٰ: صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب

(2)۔ سرپرست: حاجی عبداللطیف قادری صاحب

(3)۔ سرپرست: حاجی محمد حنیف طیب صاحب

مجلس منتظمہ:

(1)۔ صدر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

(2)۔ نائب صدر اوّل: صاحبزادہ ریاست رسول قادری

(3)۔ نائب صدر دوم: پروفیسر دلاور خاں

(4)۔ جنرل سیکریٹری: مولانا سید زاہد سراج قادری

(5)۔ جوائنٹ سیکریٹری: پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام

(6)۔ فنانس سیکریٹری: جناب امتیاز فاروق خاں

(7)۔ سیکریٹری اطلاعات و نشریات: جناب حافظ محمد علی صاحب

(8)۔ مشیر خاص: جناب منظور حسین جیلانی نوری بریلوی

(9)۔ ممبر کونسل: جناب حامد حسین صاحب

(10)۔ ممبر کونسل: مولانا ندیم اختر القادری صاحب

(11)۔ ممبر کونسل: مولانا مقصود حسین قادری اویسی صاحب

(12)۔ ممبر کونسل: جناب ڈاکٹر فیاض شاہین صاحب

ان کے علاوہ مجلس کے ارکان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(1)۔ حاجی عبد الرزاق تابانی، (2)۔ جناب محمد جاوید، (3)۔ جناب طارق نثار، (4)۔ جناب غلام علی، (5)۔ جناب مفتی عبد الرحمٰن قادری، (6)۔ جناب محمد نثار اشرفی، (7)۔ جناب محمد جنید قادری، (8)۔ محمد افضل حسین، (9)۔ جناب منصور حسین قادری، (10)۔ جناب واجد کلیم خاں، (11)۔ جناب محمد ادریس احمد، (12)۔ جناب حارث عادل۔

مختصر تعارف سرپرستان و مجلس منتظمہ

(1)۔ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری (سرپرستِ اعلیٰ):

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ابن مولانا وزارت رسول قادری ابن مولانا مفتی ہدایت رسول قادری 1939ء، میں بنارس میں پیدا ہوئے اول مشرقی پاکستان ہجرت کی اور وہیں سے آپ نے راجشاہی یونیورسٹی سے M.A معاشیات کی سند حاصل کی اور 1964ء میں کراچی منتقل ہوگئے اور حبیب بینک میں ملازمت اختیار کی اور 1997ء میں حبیب بینک سے ہی سینئر وائس پریذیڈنٹ کے منصب سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے 1980ء کے اوئل میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا میں بحیثیت رکن شمولیت اختیار کرلی اور 1986ء میں آپ Executive Consul کے ممبر منتخب ہوئے جلد ہی نائب صدر اور سید ریاست علی قادری کے اچانک انتقال کے باعث آپ کو ادارے کا صدر منتخب کرلیا گیا اور آپ نے مسلسل 26 سال ادارے کی صدارت سنبھالے رکھی مگر 2018ء میں صحت کی ناسازی کے باعث صدارت سے سبکدوشی حاصل کی مگر آپ کو آپ کی طویل رفاقت اور خدمات کے باعث ادارے کا سرپرست اعلیٰ بنادیا گیا۔

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب نے ادارے میں رہتے ہوئے امام احمد رضا پر 100 سے زیادہ مقالات اور 25 سے زیادہ کتب تصنیف فرمائیں جس میں آپ کا نعتیہ دیوان "فروغِ صبح تاباں" بھی شامل ہے ان کے علاوہ آپ کے دو طویل سفر نامے اوّل "سفر نامہ بنگلہ دیش" اور دوم "سفر نامہ قاہرہ" جامعۃ الازہر بھی شائع ہوچکے ہیں آپ کی ادارے میں خدمات تو بہت طویل ہیں اور اس میں بہت سارے اہم کارنامے ہیں مگر ایک کارنامہ نہایت تاریخی ہے آپ نے 1988ء میں بریلی

شریف جاکر وہاں کی ان تمام مقامات کی ویڈیو بنوائی اور اس کو ایڈٹ کر کے اور ایک تاریخی اسکرپٹ لکھ کر PTV سے اس کو نشر کروایا جس کے باعث کروڑوں لوگوں کو نہ صرف اعلیٰ حضرت سے متعلق آگاہی ہوئی بلکہ ساتھ ہی ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے بھی شناسائی ہوئی۔ PTV نے اس کو کئی سال امام احمد رضا کے وصال 25 صفر المظفر کے موقعہ پر نشر کیا۔ دوسرا اہم کارنامہ یہ رہا کہ آپ جامعۃ الازہر قاہرہ، علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے ساتھ تشریف لے گئے اور جامعۃ الازہر میں پہلی مرتبہ امام احمد رضا کانفرنس منعقد کروائی جس میں شیخ الازہر الدکتور محمد سید طنطاوی، دکتور رزق مرسی، دکتور حسین مجیب المصری اور دکتور حازم احمد المحفوظ بھی شریک ہوئے اور ان حضرات نے عربی میں مقالات امام احمد رضا کے حوالے سے پیش کیے۔

(2)۔حاجی عبداللطیف قادری (سرپرست):

حاجی عبداللطیف کراچی میں 1948ء میں پیدا ہوئے۔ آپ 1981ء میں صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب کے ساتھ بریلی جاکر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی (م1982ء) سے بیعت ہوئے۔ والد صاحب کے ساتھ کپڑے کی تجارت میں مصروف رہے۔ آپ نے حج کے ساتھ ساتھ کئی دفعہ عمرے کی سعادت بھی حاصل کیں۔ 1980ء میں سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر ادارے کے قیام میں حصہ لیا اور اپنی ذات سے ادارہ کے مالی اخراجات میں بہت زیادہ مدد کی اور ہمیشہ ادارے کے لیے اپنے مالی تعاون سے ادارے کو مالی پریشانی سے بچائے رکھا۔ آپ ادارے میں 1986ء کے بعد سے کئی عہدوں پر فائز رہے آخر میں نائب صدر اور فنانس سیکریٹری کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ صحت کی خرابی کے باعث آپ نے بھی تمام مناصب سے سبکدوشی اختیار کرلی اب ادارے کے سرپرست بنادیئے گئے ہیں تاکہ آپ کا ادارے سے تعلق برقرار رہے۔

(3)۔ حاجی محمد حنیف طیب صاحب (سرپرست):

حاجی محمد حنیف طیب ابن حاجی ظیب، نومبر 1947ء میں جوناگڑھ میں پیدا ہوئے اور 1948ء میں والد صاحب کے ساتھ کراچی ہجرت کر گئے۔ جہاں آپ کے والد نے کاروبار شروع کیا۔ حاجی محمد حنیف طیب نے 1975ء میں M.A کی سند کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی اور جلد ہی انجمن طلبہ اسلام کی بنیاد ڈال دی جس کے آپ بانی و صدر بنے اس کے بعد آپ نے جمعیت علمائے پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور انتخاب لڑا 1985ء کے الیکشن میں نظامِ مصطفیٰ پارٹی سے پھر الیکشن لڑا اور قومی اسمبلی کے ممبر بننے کے ساتھ ساتھ وفاقی وزیر بھی بنائے گئے آپ 1990ء میں اپنے رفاحی کاموں کو آگے بڑھاتے ہوئے المصطفیٰ ویلفئر سینٹر کا قیام عمل میں لائے اور اس کے علاوہ ملک کے مختلف اداروں میں آپ نے خدمات انجام دیں جامعہ کراچی میں سنڈیکیٹ کے ممبر بنے جامعہ کراچی سے آپ کو Ph.D کی اعزازی سند بھی دی گئی۔ آپ ملک کے معروف سیاسی اور سماجی کارکن تسلیم کئے جاتے ہیں۔ پچھلے سالوں آپ نے سیاست کو تقریباً خیر آباد کر دیا اور مکمل سماجی کاموں میں مصروفِ عمل ہیں۔ ادارے نے آپ کی طویل جدوجہد کو سامنے رکھتے ہوئے اور مسلک کی خدمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور آپ کو سرپرستوں میں شامل کر لیا۔

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (صدر):

راقم مجید اللہ قادری شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمۃ کا فرزند ہے۔ کراچی میں 1955ء میں پیدا ہوا اور جامعہ کراچی سے 1976ء میں جیولوجی میں M.Sc کی سند حاصل کی اور پہلی جنوری 1978ء تا 2/اپریل 2015ء جامعہ کراچی کے شعبہ ارضیات اور پیٹرولیم ٹیکنالوجی میں پڑھاتے ہوئے بحیثیت ڈین سائنس ریٹائر ہوا۔ راقم نے 1982ء میں ادارے میں شمولیت اختیار کی اور 1982ء تا 1986ء ادارے

کا دفتر راقم کے گھر میں قائم رہا جس دوران 4 کانفرنسز منعقد ہوئیں اور کئی کتب بھی شائع ہوئیں جس میں سب سے زیادہ مالی تعاون احقر کے والد کا ہی رہا۔ 1986ء میں جب ادارے کی پہلی مجلس منتظمہ بنی اس میں احقر کو جنرل سیکریٹری کا منصب دیا گیا جس کو احقر نے 32 سال تک مسلسل نبھایا۔ اسی دوران 1986ء میں M.A اسلامک اسٹڈیز کرنے کے بعد Ph.D میں داخلہ لیا اور 1993ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی نگرانی میں کنزالایمان اور دیگر اردو تراجم قرآن کے عنوان پر Ph.D کی اعلیٰ سند حاصل کرلی اور راقم پاکستان میں اور جامعہ کراچی سے امام احمد رضا پر سب سے پہلے Ph.D کرنے والا اسکالر بن گیا۔ راقم کا یہ مقالہ 1999ء میں ادارے نے شائع بھی کیا تھا۔

راقم الحروف نے اس دوران پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی سے بھرپور قلمی استفادہ کیا چنانچہ ان کی تربیت کے باعث پچھلے 30 سالوں میں ادارے کے سالانہ معارفِ رضا اور ماہنامہ معارفِ رضا میں مسلسل ایڈیٹر کا فریضہ بھی انجام دیا اور یہ خدمت تاحال جاری ہے اس دوران راقم نے امام احمد رضا کا مختلف جہتوں سے مطالعہ کیا اور 150 سے زیادہ مقالات تحریر کئے خاص کر امام احمد رضا کے سائنسی نظریات کو اپنے کئی مقالات میں پیش کیا۔

راقم نے امام احمد رضا کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی کافی کام کیا مثلاً درود وسلام کی حقیقت اور اہمیت، سیر لامکاں، زندگی کے چند یادگار سفر، ایصالِ ثواب کے 25 طریقے، بڑی اہم کتب ہیں۔ اس کے علاوہ ادارے کی تاریخ، ادارے کے ارکان کا تذکرہ، ادارے کی کارکردگی پر بھی کئی کتب تالیف کی ہیں۔

2018ء میں جب ادارے کی تنظیم نو کی جانے لگی تو راقم کو ادارے کا نیا صدر منتخب کرلیا گیا۔ اب نئی مجلس منتظمہ اپنی کاوشوں میں مصروفِ عمل ہے۔

جناب صاحبزادہ ریاست رسول قادری (نائب صدر اوّل):

آپ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری کے چھوٹے بھائی ہیں اور 1953ء میں اس وقت کے مشرقی پاکستان کے شہر راجشاہی میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کے ساتھ کراچی تشریف لے آئے اور 1974ء میں B.Com کی سند جامعہ کراچی سے حاصل کی۔ آپ پرائیوٹ کمپنی میں ملازم رہے اور آپ 1993ء میں ادارے کی مجلس عاملہ کے رکن بنے اور پھر جوائنٹ سیکریٹری اور اب ادارے کے اوّل نائب صدر بنادیئے گئے ہیں۔ آپ ہمیشہ ادارے کے لیے مالی تعاون کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں اور 90 کے دہائی میں کثیر تعداد میں آپ نے ادارے کو اشتہارات کے ذریعہ مالی اعانت میں مدد کی۔

جناب پروفیسر دلاور خاں (نائب صدر دوّم):

پروفیسر دلاور خاں کافی عرصے سے ادارے تحقیقاتِ امام احمد رضا سے وابستہ ہیں البتہ 2007ء میں آپ کو نہ صرف ادارے میں جوائنٹ سیکریٹری بنادیا گیا بلکہ "معارفِ رضا" کی ادارتی ٹیم میں بھی شامل کرلیا گیا اور جلد نائب مدیر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ آپ انتہائی تعلیم یافتہ اسکالر ہیں آپ نے نہ صرف B.A. (Hons) کی ڈگری حاصل کی ہے بلکہ M.A اسلامیات، M.Ed، B.Ed اور LLB کی اسناد بھی حاصل کی ہوئی ہیں ساتھ ہی ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں PG.D کی اسناد بھی حاصل کرچکے ہیں۔ دوسری طرف علوم شرقیہ میں فاضل اردو، عالم عربی اور ادیب عربی کے کورس کرچکے ہیں اور حال ہی میں چند سال قبل اقرا یونیورسٹی سے آپ نے M.Phil کی سند بھی ایجوکیشن میں حاصل کرلی اور ان دنوں Ph.D کرنے میں مصروف ہیں۔

پروفیسر صاحب نے 1994ء میں گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج قاسم آباد سے بحیثیت لیکچرار تدریسی خدمات کا سلسلہ شروع کیا اور ترقی کرتے ہوئے کم عمری میں ہی سندھ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ 19 گریڈ حاصل کر کے پرنسپل کے عہدے پر فائز ہوئے اور 2006ء میں آپ کو جامعہ ملیہ کالج ایجوکیشن کالج کی ذمہ داری دے دی گئی جب کہ 2012ء سے آپ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اینڈ پروفیشنل ڈیویلپمنٹ سینٹر ملیر میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کئی طلباء آپ کے زیر نگرانی B.Ed، M.Ed اور M.Phil کے تھیسس لکھ چکے ہیں۔ پروفیسر دلاور خاں جب سے ادارے میں شامل ہوئے انہوں نے قلمی خدمات جاری رکھیں اور اب تک 80 مقالات امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات کے حوالے سے قلمبند کر چکے ہیں جو معارفِ رضا ماہانہ، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، اور سالنامہ معارفِ رضا میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی ایک کتاب "کنزالایمان اور مقالہ شکیل اوج کا تقابلی جائزہ" کے نام سے 2013ء میں ادارے سے شائع ہو چکی ہے۔

جناب مفتی سید زاہد سراج قادری (جنرل سیکریٹری):

سید زاہد سراج قادری ابن سید محمد الحق قادری (المتوفی 4 فروری 1994ء) کراچی میں 3 جنوری 1971ء میں پیدا ہوئے۔ ابتداء میں تمام تعلیم دنیاوی حاصل کی۔ 1985ء میں میٹرک اور 1987ء میں انٹر کے امتحانات پاس کئے۔ آپ کا قیام شاہ فیصل کالونی نمبر 3 میں جامعہ مسجد قمر کے ساتھ تھا۔ وہاں آپ کو حضرت مولانا غلام رسول کشمیری (م 1995ء) کی صحبت ایک عشرہ تک میسر رہی جس کے باعث دین کی تعلیم کا جذبہ بیدار ہوا اور آپ حضرت کے مرید بھی ہوئے۔

سید زاہد سراج صاحب کو شہزادہ امام احمد رضا خان مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت علامہ قاری غلام رسول کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت و

خلافت حاصل ہے اور آپ خانقاہ ایمانیہ قادریہ رضویہ کے صاحب سجادہ بھی ہیں۔ الجامعۃ العلیمیہ الاسلامیہ المعروف اسلامک سینٹر کراچی سے اعلیٰ درجے میں درس نظامی مکمل کیا اور تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے سالانہ امتحانات 1994 میں پورے پاکستان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ ایم اے اسلامیات اور ایم اے معاشیات بھی ہیں جبکہ ایم اے عربی و اسلامیات میں سند معادلہ بھی حاصل کر رکھا ہے۔ دوران طالب علمی سے ہی تحقیق و تصنیف کا شوق رکھتے ہیں سالنامہ معارف رضا ۱۹۹۴ میں آپ کا مقالہ بعنوان "امام احمد رضا اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی: اعتقادی، فکری اور سیاسی ہم آہنگی،، شائع ہوچکا ہے۔ اب تک کئی کتب و رسائل تحریر و ترجمہ فرما چکے ہیں جن میں ماہِ حق (مولانا غلام رسول کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی)، تکافل کا نظام اسلامی ہے، Takaful An Introduction، تکافل پر علماء کے اشکالات اور اس کے جوابات، تکافل کا شرعی جائزہ، نصاب اسلام (بچوں کے لیے)، اذکارِ حرمین، وغیرہ شامل ہیں۔ آپ شعبہ درس نظامی کے استاد بھی ہیں مختلف دینی مدارس میں اسی حیثیت میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں جن میں دارالعلوم قادریہ اور جامعہ انوارالقرآن جیسے مدارس شامل ہیں، آپ اسلامی مالیات کے شعبہ اسلامی بینکاری و تکافل سے وابستہ ہیں۔ اور ایک نجی بینک میں بطور ہیڈ شریعہ آڈٹ، مختلف نجی تکافل کمپنیوں میں مشیر امور شریعہ ہیں، اسٹیٹ بینک پاکستان اور ایس ای سی پی کی مختلف کمیٹیوں میں بطور ممبر بھی رہے ہیں۔ اسی طرح اسلامی بینکاری و تکافل کی ترویج اور افراد کار کی تیاری میں اپنی خدمات بھی انجام دیتے ہیں نیز متعدد جامعات میں اسلامی بینکاری و مالیات پر جزوقتی لیکچرار کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے گزشتہ قریباً تیس سال سے وابستگی ہے۔ اور بطور جوائنٹ

سیکریٹری و نائب مدیر معارف رضا خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ادارہ کی تنظیم نو کے بعد انہیں جنرل سیکریٹری منتخب کیا گیا ہے۔

جناب محمد امتیاز فاروق (فنانس سیکریٹری):

محترم جناب محمد فاروق امتیاز خاں ولد محمد مشرف خاں 1968ء میں وزیر آباد پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد قیام پاکستان کے بعد انڈیا سے ہجرت کر کے پنجاب میں آباد ہو گئے اور پھر کراچی تشریف لے آئے۔ فاروق امتیاز صاحب نے 1992ء میں کراچی یونیورسٹی سے گریجویشن کی سند حاصل کی 1986ء تا 1992ء ادارے کے آفس سیکریٹری رہے۔ اس کے بعد اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے اور اب اس سال ادارے کی مجلس منتظمہ میں فنانس سیکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام (جوائنٹ سیکریٹری):

جناب محمد حسن امام ولد محمد اسلام 1969ء کراچی میں پیدا ہوئے۔ 1992ء میں M.A اسلامک اسٹڈیز کی سند جامعہ کراچی سے حاصل کی اور 1995ء میں وفاقی اردو یونیورسٹی میں بحیثیت لیکچرار تدریسی خدمات کا سلسلہ شروع کیا اور جلد ہی 1997ء میں آپ نے Ph.D میں داخلہ لیا اور 2006ء میں پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری کی زیر نگرانی اپنا تھیسس جمع کر کے Ph.D کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ آپ کے Ph.D کے مقالے کا عنوان تھا "تحریکِ پاکستان میں خلفائے امام احمد رضا کا کردار" (1920ء تا 1947ء) آپ کافی عرصے سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا میں خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی علمی اور قلمی صلاحیتوں کی بنا پر آپ کو بھی 2008ء میں ادارے کی ادارتی بورڈ میں بحیثیت ممبر شامل کر لیا گیا اور حال ہی میں آپ کو جوائنٹ سیکریٹری منتخب کیا گیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام ان دنوں وفاقی جامعہ اردو کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور آپ کے زیر نگرانی اب تک چھ اسکالر Ph.D کی سند حاصل کر چکے ہیں اور چھ ہی اسکالر M.Phil کی اسناد حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کے مقالات معارفِ رضا میں 2012ء سے شائع ہونا شروع ہوئے اور اب تک سالانہ معارفِ رضا اور ماہنامہ معارفِ رضا میں 15 مقالات شائع ہو چکے ہیں جب کہ آپ کا Ph.D کا تھیسس معارفِ رضا کے ماہنامہ میں جنوری 2012ء تا نومبر 2012ء میں 11 قسطوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے مقالات دیگر رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

جناب منظور حسین جیلانی (مشیر خاص، سابق فنانس سیکریٹری):

جناب منظور حسین جیلانی ابن محمد حسین بریلوی بریلی شریف میں 1940ء میں پیدا ہوئے اور والد صاحب کے ساتھ 1948ء میں ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے۔ آپ نے 1969ء میں B.Com کی سند حاصل کی 1971ء میں بینکنگ میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا اور جلد حبیب بینک میں ملازمت اختیار کر لی اور ترقی کرتے کرتے 1999ء میں سینئر وائس پریذیڈنٹ کے منصب پر پہنچے اور آخری 3 برسوں میں آپ نے حیدر آباد، سندھ میں ریجنل جنرل منیجر کے منصب پر کام کیا اور جولائی 2000ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے منظور جیلانی صاحب حبیب بینک میں صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے ساتھ کام کرتے تھے جب 1986ء میں سید ریاست علی قادری نے ادارے کی اوّل تنظیم نو کی اس وقت وجاہت رسول قادری صاحب نے جناب منظور جیلانی صاحب کو سب کے سامنے پیش کیا کہ یہ بریلی کے رہنے والے اور مفتی اعظم ہند کے مرید اور مسلک کے بہت پختہ اور اپنے کام میں

بہت ماہر ہیں چنانچہ آپ کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے جب ادارے کی تنظیم نو کی گئی تو اس اوّل ٹیم میں آپ بحیثیت فنانس سیکریٹری منتخب ہوئے اور آپ نے جلد ہی اپنی صلاحیتوں کالوہامنوالیا۔ آپ نے ادارے کی مالی اعانت کے لیے ہر سال کانفرنس کے موقعہ پر ایک مجلّہ سوویئر نکالنے کامشورہ دیا تاکہ اس میں زیادہ سے زیادہ اشتہارات حاصل کر کے ادارے کو مالی اعانت پہنچائی جائے آپ نے اس میں بہت محنت کی اور اس سلسلہ کی اشاعت کے باعث ادارے کو بڑامالی فائدہ حاصل ہوا۔ آپ چونکہ حبیب بینک میں ملازم تھے اور وجاہت رسول قادری بھی اس لیے دونوں نے مل کر نہ صرف اشتہارات کے ذریعہ بلکہ Donation کے ذریعہ بھی ادارے کو ہر سال لاکھوں روپے کافنڈ فراہم کروایا۔ اس لحاظ سے آپ کوادارے کے مجلّہ کابانی قرار دیا جاتاہے۔ ساتھ ہی ساتھ آپ نے اس مجلّہ کے لیے کئی سال تک اس کااداریہ بھی لکھا اور اس مجلّہ کے آپ ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے 2007ء تک خدمات انجام دیتے رہے مگر پھر کچھ بیماری اور گھریلو مصروفیات کے باعث کچھ عرصے آپ ادارے میں اپنا فعال کردار ادانہ کرسکے مگر پھر صحت کی بحالی کے بعد ایک دفعہ پھر اس جذبے کے ساتھ ادارے میں مشیر خاص کی حیثیت سے خدمت کرناشروع کردی ہے۔ جناب منظور جیلانی صاحب کیونکہ بینک کے ملازم تھے اس لیے ہر کام آپ نے ادارے کا بھی نہایت منظم طریقے سے کیااور کئی مفید مشورے آپ نے دیئے جس کے باعث ادارے نے آپ کی موجودگی میں بہت ترقی کی۔ آپ کاایک اہم ترین کارنامہ یہ بھی تھاکہ آپ نے ادارے کورجسٹرڈ کراتے وقت اغراض ومقاصد کے نام سے ایک کتابچہ تحریر کیاتھاآج اسی اغراض ومقاصد کے اصولوں کی بنیاد پر 2018ء میں تنظیم نو کی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آپ ادارے کو دوبارہ اسی مقام پر پہنچائیں گے جہاں آپ نے اس کوچند سال پہلے چھوڑاتھا۔

منظور حسین جیلانی صاحب نے سالنامہ معارفِ رضا جو صرف اردو میں شائع ہوتا تھا اس میں انگریزی سیکشن کا بھی سلسلہ شروع کیا اس کی ذمہ داری انہوں نے قبول کی اور 1986ء تا 1999ء سالنامہ معارفِ رضا اردو اور انگریزی میں ایک ساتھ شائع ہوتا رہا اس کے بعد 2000ء تا 2010ء معارفِ رضا انگریزی میں علیحدہ شائع ہوتا رہا جس کی ذمہ داری بحیثیت ایڈیٹر بخوبی انجام دیتے رہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سال معارفِ رضا انگریزی میں بھی شائع ہوگا۔

سال بہ سال ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کارکردگی

(1)۔ امام احمد رضا کانفرنسوں کا انعقاد:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے قیام 1400ھ / 1980ھ کے بعد 1981ء سے سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کا سلسلہ شروع ہوا ابتدائی دو کانفرنسیں 1981ء اور 1982ء کی کراچی کے مشہور ہال تھیوسوفیکل ھال، محمد علی جناح روڈ (بندر روڈ) میں منعقد ہوتی رہیں جبکہ 1983ء میں پہلی مرتبہ تیسری امام احمد رضا کانفرنس ہوٹل انٹر کانٹینٹل میں منعقد ہوئی اور پھر 2006ء تک کسی نہ کسی 5 اسٹار ہوٹل میں سالانہ کانفرنس کا سلسلہ جاری رہا اس کی تفصیل ملاحظہ کیجیے:

پہلی کانفرنس: پہلی امام احمد رضا کانفرنس: 1981ء، تھیوسوفیکل ہال، کراچی۔

دوسری کانفرنس: 18/ دسمبر 1982ء بروز ہفتہ تھیوسوفیکل ہال، کراچی۔

تیسری کانفرنس: 6 ستمبر 1983ء بروز اتوار ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی۔

چوتھی کانفرنس: 25 نومبر 1984ء بروز اتوار، ہوٹل تاج محل، کراچی۔

پانچویں کانفرنس: 27/ اکتوبر 1985ء، بروز اتوار ہوٹل تاج محل، کراچی۔

چھٹی کانفرنس: 27/ اکتوبر 1986ء بروز اتوار، ہوٹل شیریٹن، کراچی۔

ساتویں کانفرنس: 24/ اکتوبر 1987ء، بروز اتوار، ہوٹل شریٹن، کراچی۔

آٹھویں کانفرنس: 22/ ستمبر 1988ء بروز اتوار، ہوٹل تاج محل، کراچی۔

نویں کانفرنس: 10/ ستمبر 1989ء بروز اتوار، ہوٹل شیرٹن، کراچی۔

دسویں کانفرنس: 14/ ستمبر 1990ء بروز اتوار تاج محل ہوٹل، کراچی۔

گیارویں کانفرنس: پہلی انٹر نیشنل کانفرنس، کراچی، لاہور، اسلام آباد۔

یکم ستمبر 1991ء ہوٹل شیریٹن کراچی۔

13/ ستمبر 1991ء، ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل، لاہور۔

17/ ستمبر 1991ء، ہوٹل اسلام آباد، اسلام آباد۔

بارہویں کانفرنس: 20/ اگست 1992ء، ہوٹل تاج محل، کراچی۔

تیرہویں کانفرنس: 12/ اگست 1993ء ہوٹل آواری ٹاور، کراچی۔

چودھویں کانفرنس: 21/ جولائی 1994ء ہوٹل آواری ٹاور، کراچی۔

پندھرویں کانفرنس: 28/ ستمبر 1995ء، ہالی ڈے ان کروَن پلازہ، کراچی۔

سولہویں کانفرنس: 27/ جون 1996ء، ہالی ڈے ان کراؤن، پلازہ، کراچی۔

سترھویں کانفرنس: 13/ جون 1997ء، ہوٹل شریٹن، کراچی۔

اٹھارویں کانفرنس: 6/ جون 1998ء، ھالی ڈے ان کراؤن، کراچی۔

انیسویں کانفرنس: 17/ جولائی 1999ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ، کراچی۔

بیسویں کانفرنس: 14/ مئی 2000ء رنگون والا کمیونٹی سینٹر، کراچی۔

اکیسویں کانفرنس: 11/ اگست 2001ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی۔

بائیسویں کانفرنس: 17/ اگست 2002ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ، کراچی۔

تئیسویں کانفرنس: 26/ اپریل 2003ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ، کراچی۔

چوبیسویں کانفرنس: 17/ اپریل 2004ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی۔

پچیسویں کانفرنس: دوسری انٹرنیشنل کانفرنس اور 25ویں سلور جوبلی کانفرنس۔

9/ اپریل 2005ء، ہوٹل بیچ لگژری ہوٹل، کراچی۔

10/ اپریل 2005ء، نیپا، آڈیٹوریم، کراچی۔

چھبیسویں کانفرنس: 24صفر 1427ھ، 25/ مارچ 2006ء، ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی۔

ستائیسویں کانفرنس: 27صفر 1428ھ، 17مارچ، 2007ء، پاکستان آرٹس کونسل، کراچی۔

اٹھائیسویں کانفرنس: 16 صفر 1429ھ، 23/ فروری 2008ء، سرسید انجینئرنگ، یونیورسٹی، کراچی۔

انتیسویں کانفرنس: دوروزہ انٹرنیشنل سالانہ کانفرنس بعنوان کنزالایمان صد سالہ جشن، 1430ھ، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی۔

تیسویں کانفرنس: 1431ھ، 6/ فروری 2010ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

اکتیسویں کانفرنس: 1432ھ، 22جنوری، 2011ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

بتیسویں کانفرنس: 1433ھ، 14 جنوری، 2012ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

تینتیسویں کانفرنس: 1434ھ، 23 مئی، 2013ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

چونتیسویں کانفرنس: 1435ھ، 21دسمبر، 2013ء، سر آدم جی انسٹی ٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنس، کریم آباد، کراچی۔

پینتیسویں کانفرنس: 1436ھ، 11دسمبر، 2014ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

چھتیسویں کانفرنس: 3/ دسمبر 2015ء، شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

سینتیسویں کانفرنس: 23/ صفر المظفر 1438ھ، 24/ نومبر 2016ء، آرٹس آڈیٹوریم، جامعہ کراچی۔

اڑتیسویں کانفرنس: 9/ نومبر 2017ء، 19/ صفر 1439ھ، آرٹس آڈیٹوریم، جامعہ کراچی۔

ان دنوں ادارے کی 39ویں سالانہ کانفرنس امام احمد رضا کے 100ویں سالانہ یومِ وصال کے موقعہ پر کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔

(2)۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے سالانہ اور ماہنامہ معارفِ رضا اور مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کا اجرأ:

ادارے کے قیام کے بعد سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کے ساتھ ساتھ سالانہ "معارفِ رضا" کے نام سے ایک تحقیقی رسالہ نکالنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ 1981ء سے یہ سلسلہ جاری ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)۔ سالانہ معارفِ رضا 1981ء تا 1985ء صرف اردو مقالات پر مشتمل تھا۔

(2)۔ سالانہ معارفِ رضا 1986ء تا 2000ء اردو اور انگریزی مقالات پر مشتمل تھا۔

(3)۔ سالانہ معارفِ رضا 1998ء تا 2002ء اردو، انگریزی اور عربی مقالات پر مشتمل تھا۔

(4)۔ سالانہ معارفِ رضا 2003ء تا 2010ء انگریزی معارفِ رضا، (علیحدہ)

(5)۔ سالانہ معارفِ رضا 2003ء تا 2006ء عربی معارفِ رضا، (علیحدہ)

(6)۔ سالانہ معارفِ رضا 2003ء تا حال اردو معارفِ رضا۔

2000ء میں ادارے نے سالنامہ معارفِ رضا کے ساتھ ساتھ ماہنامہ "معارفِ رضا" صرف اردو میں نکالنے کا ارادہ کیا اور الحمد للہ! یہ سلسلہ 2018ء تک جاری ہے۔

2002 تا 2018ء ہر سال 12/ شمارے شائع کئے گئے اس طرح 19 جلدوں میں 228 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 1986ء میں کانفرنس کے موقع پر مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس نکالنے کا بھی سلسلہ شروع ہوا جس میں مضامین کے علاوہ پیغامات اور اشتہارات بھی شامل ہوتے اور یہ سلسلہ بھی 1986ء تا حال جاری ہے۔ اس لحاظ سے سالانہ مجلّہ امام احمد رضا کے 32 شمارے شائع کئے جا چکے ہیں جس میں ملک کی تمام ہی مقتدر شخصیات کے پیغامات شائع ہو چکے ہیں۔

(3)۔ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے 40 سال میں اشاعت ہونے والی کتب:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے ادارے کے قیام کے بعد سب سے پہلے امام احمد رضا کا ایک حواشی جو لوگارثم کتاب پر تھا اس کو سب سے پہلے 1980ء میں شائع کیا تھا اس کے بعد سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ادارے نے امام احمد رضا کی کئی کتب، حواشی، اور مخطوطات شائع کئے ہیں اور کئی کتابوں کا انگریزی اور عربی میں ترجمہ کر کے بھی شائع کیا ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا پر مقتدر محققین کے مقالات بھی شائع کرنے کا اعزاز ادارے کو حاصل ہے۔ ادارے نے کئی Ph.d کے مقالات بھی شائع کئے ہیں جس کی فہرست ملاحظہ ہو:

(1)۔امام احمد رضا کی اپنی تصنیفات اردو، فارسی اور عربی اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی کئی کتابوں کے انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کئے گئے ان کی تعداد کل 35 ہے۔

(2)۔Ph.d کے 5 مقالات اور ایک M.Phil مقالہ شائع کیا ہے۔

(3)۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی امام احمد رضا پر 21 نگارشات شائع کیں جب کہ وجاہت رسول قادری صاحب کی بھی 21 تصنیفات شائع کی جاچکی ہیں۔ سب سے زیادہ امام احمد رضا پر راقم کے مقالات ہیں جن کی تعداد اب تک 35 ہے اور کل کتب جو ادارے نے اب تک معارفِ رضا کے علاوہ شائع کی ہیں ان کی تعداد 164 ہے جس کی تفصیل نیچے ملاحظہ کریں۔

اب ملاحظہ کریں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے شائع ہونے والی کتب (بالترتیب سن اشاعت) کی فہرست جو معارفِ رضا کے علاوہ ہیں:

(۱)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ”لوگارثم حاشیہ“، 1980ء۔

(۲)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''دائرہ معارف رضا''،1982ء۔

(۳)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''امام احمد رضا اور عالم اسلام''،1983ء۔

(۴)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''گناہ بے گناہی''1983ء۔

(۵)۔حضرت علامہ شمس بریلوی، ''امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری''(جلد اول) 1984ء۔

(۶)۔سید ریاست علی قادری، ''امام احمد رضا کے نثری شہ پارے''،1984ء۔

(۷)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''اجالا''،1984ء۔

(۸)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''نورونار''،1984ء۔

(۹)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ''مجموعہ رسائل (مسئلہ نور وسایہ)''،1985ء۔

(۱۰)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ''جد الممتار علی رد المختار حاشیہ (جلد اول)''،1985ء۔

(۱۱)۔آر۔بی مظہری، ''جہانِ مسعود''،1985ء۔

(۱۲)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''سوجھرو (سندھی ترجمہ رسالہ ''اجالا'')،1986ء۔

(۱۳)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''رہبر ورہنما''،1986ء۔

(۱۴)۔سید ریاست علی قادری، ''لمعات شمس بریلوی''،1986ء۔

(۱۵)۔حضرت علامہ شمس بریلوی، ''امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری (جلد دوم)''،1986ء۔

(۱۶)۔منظور حسین جیلانی، ''اغراض ومقاصد''،1986ء۔

(۱۷)۔ڈاکٹر جلال الدین نوری، ''الخطوط الرئیسیہ لاقتصاد الاسلامی''،1987ء۔

(۱۸)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، (انگریزی ترجمہ۔۔۔)'' Tamheed -e- Iman''،1987ء۔

(۱۹)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ''معین مبین بہر دور شمس وسکونِ زمین''،1987ء۔

(۲۰)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، (انگریزی ترجمہ: پروفیسر محمد عبد القادر) ''Economic Guide Line for Muslims''،1988ء۔

(۲۱)۔ مجید اللہ قادری، "فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ"، 1988ء۔

(۲۲)۔ سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "یادگارِ سلف (تذکرہ مفتی تقدس علی خاں)، 1988ء۔

(۲۳)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، (انگریزی ترجمہ: نگار عرفانی) "The Revolving Sun and the Static Earth"، 1989ء۔

(۲۴)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا"، 1989ء۔

(۲۵)۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مرتب: ڈاکٹر مجید اللہ قادری، وجاہت رسول قادری، "آئینہ رضویات" (جلد اول)، 1989ء۔

(۲۶)۔ مفتی محمد مکرم احمد دہلوی، "فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ"، 1990ء۔

(۲۷)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، "A Baseless Blame"، 1990ء۔

(۲۸)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (انگریزی ترجمہ: نگار معرفانی) "Neglected Genius of the East"، 1991ء۔

(۲۹)۔ مولانا کوثر نیازی، "Imam Ahmad Raza.A VerstilePersonality"، 1991ء۔

(۳۰)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (انگریزی ترجمہ: نگار معرفانی)، "The Saviour"، 1991ء۔

(۳۱)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "فقیہِ اسلام بحیثیت عظیم شاعر"، 1991ء۔

(۳۲)۔ مولانا کوثر نیازی، "امام احمد رضا خاں۔ ایک ہمہ جہت شخصیت"، 1991ء۔

(۳۳)۔ مرتب و مدون: مولانا محمد صدیق ہزاروی، "حرمت سجدۂ تعظیمی" (افادات رضا)، 1991ء۔

(۳۴)۔ مرتب و مدون: مولانا محمد صدیق ہزاروی، "سنت و بدعت"، 1991ء۔

(۳۵)۔ڈاکٹر سید جمال الدین،ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم،"مقالات امام احمد رضا اور ابو الکلام کے افکار"،1991ء۔

(۳۶)۔سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی،"جہان شمس بریلوی"،1992ء۔

(۳۷)۔ڈاکٹر مجید اللہ قادری، وجاہت رسول قادری،"صاحبِ فیض رضا(تذکرہ سید ریاست علی)"،1992ء۔

(۳۸)۔ڈاکٹر مجید اللہ قادری، محمد صادق قصوری،"تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت"،1992ء۔

(۳۹)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مرتب: عبد الستار طاہر نقشبندی صاحب،"آئینہ رضویات۔ جلد دوم"،1993ء۔

(۴۰)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد،"محدث بریلوی"،1993ء۔

(۴۱)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد،(تعریب: شیخ الحدیث علامہ نصر اللہ خان صاحب افغانی)،"فقیہ العصر(عربی)"،1993ء۔

(۴۲)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد،"عشق ہی عشق"،1993ء۔

(۴۳)۔امام احمد رضا محدث بریلوی،"شریعت و طریقت"،1994ء۔

(۴۴)۔پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خاں،"اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری"،1994ء۔

(۴۵)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد،"ارمغانِ رضا(فارسی)"،1994ء۔

(۴۶)۔علامہ عبد الحکیم شرف قادری،"تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا"،1994ء۔

(۴۷)۔امام احمد رضا محدث بریلوی،(انگریزی ترجمہ: معظم علی)، "Fundamental Faith of Islam"،1994ء۔

(۴۸)۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، "The Reformer of the Muslims World"، 1995ء۔

(۴۹)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (تعریب: مولانا ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری)، "دور الشیخ احمد رضا (عربی)" 1995ء۔

(۵۰)۔ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی، المولود النبی ﷺ (عربی)، 1995ء۔

(۵۱)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "امام احمد رضا اور علمائے سندھ"، 1995ء۔

(۵۲)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "البدور فی اوج المجذور"، 1996ء۔

(۵۳)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "رویت الہلال"، 1996ء۔

(۵۴)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "البرہان القویم علی العرض والتقویم"، 1996ء۔

(۵۵)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "حاشیہ جامع الافکار"، 1996ء۔

(۵۶)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "تاجِ توقیت"، 1996ء۔

(۵۷)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "الجلی الحسن فی حرمۃ ولد اخی اللبن"، 1996ء۔

(۵۸)۔ شارح: علامہ فیض احمد اویسی رضوی، "شرح حدائقِ بخشش (جلد دوم)، 1996ء۔

(۵۹)۔ محمد اکبر اعوان، "شاہ احمد رضا خاں برٹیچ افغانی"، 1996ء۔

(۶۰)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "امام احمد رضا اور علمائے ریاست بہاولپور"، 1996ء۔

(۶۱)۔ ڈاکٹر حازم محمد المحفوظ، "بساتین الغفران (الدیوان العربی)"، 1997ء۔

(۶۲)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "الوظیفۃ الکریمۃ (عربی)"، 1997ء۔

(۶۳)۔ اقبال احمد اختر القادری، "زبان گالھائیي ٿي"، 1997ء۔

(۶۴)۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (مرتبہ: عبد الستار طاہر نقشبندی)، "آئینہ رضویات۔ جلد سوم"، 1997ء۔

(۶۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "علامہ شمس بریلوی (تذکرہ)"، 1998ء۔

(۶۶)۔ سید وجاہت رسول قادری، "صلوٰۃ وسلام"، 1998ء۔

(۶۷)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "معلم کائنات"، 1998ء۔

(۶۸)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "مولود النبی ﷺ (فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں)، 1998ء۔

(۶۹)۔ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، "الکشف شافیہ حکم فونو جرافیا (عربی)"، 1999ء۔

(۷۰)۔ علامہ عبد الحکیم شرف قادری، "الامام احمد رضا علی میزان الاتقان (عربی)، 1999ء۔

(۷۱)۔ ڈاکٹر سید محمد بن علامی المالکی، "زبدۃ الاتقان فی علوم القرآن (اردو)"، 1999ء۔

(۷۲)۔ ڈاکٹر غلام یحییٰ مصباحی، "مولانا احمد رضا خاں کی علمی و ادبی خدمات"، 1999ء۔

(۷۳)۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، "حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی (جدید ایڈیشن)"، 1999ء۔

(۷۴)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن (Ph.D مقالہ)"، 1999ء۔

(۷۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "امام احمد رضا اور علمائے لاہور (بتعاون پروگریسو بک، لاہور)"، 1999ء۔

(۷۶)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "امام احمد رضا اور علمائے ڈیرہ غازی خاں"، (بتعاون رضا اسلامک سینٹر، ڈیرہ غازی خاں)، 1999ء۔

(۷۷)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "امام احمد رضا اور علمائے بلوچستان"، (بتعاون بزم عاشقانِ مصطفیٰ)، 1999ء۔

(۷۸)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، مولانا محمد مسرور احمد "مجدد الفِ ثانی، امام احمد رضا"، 1999ء۔

(۷۹)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، "حدائق بخشش"، 1999ء۔

(۸۰)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ”ردِّ فلسفہ قدیمہ“،2000ء۔

(۸۱)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ”بلاسود بینکاری“،2000ء۔

(۸۲)۔سید وجاہت رسول قادری، ”کنزالایمان کی عرب دنیامیں پذیرائی“،2000ء۔

(۸۳)۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ”(The Light)انگریزی ترجمہ رسالہ ”اجالا“،2000ء۔

(۸۴)۔انگریزی ترجمہ: بشیر حسین ناظم، ”Salam-e-Raza“،2001ء۔

(۸۵)۔علامہ عبد الحکیم شرف قادری، ”تکریمہ ثلاثہ من علماء مصر الازھر(عربی)“،2001ء۔

(۸۶)۔سید وجاہت رسول قادری، ”تذکرہ مولانا سید وزارت رسول قادری“،2001ء۔

(۸۷)۔سید وجاہت رسول قادری، ”امام احمد رضا اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت“،2001ء۔

(۸۸)۔سید وجاہت رسول قادری، ”تاریخ نعت گوئی میں امام احمد رضا کا مقام“،2001ء۔

(۸۹)۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد، سید وجاہت رسول قادری، ”دار العلوم منظر اسلام“،2001ء۔

(۹۰)۔سید وجاہت رسول قادری، ”Imam Ahmad Raza Barailvy“2002ء۔

(۹۱)۔رانا محمد دلشاد، ”Concept of a Teacher“،2002ء۔

(۹۲)۔سید وجاہت رسول قادری، ”اصلاحِ معاشرہ“،2002ء۔

(۹۳)۔سید وجاہت رسول قادری، ”شبِ برأت کی شخصیات“،2002ء۔

(۹۴)۔سید وجاہت رسول قادری، ”معلم کائنات“،2002ء۔

(۹۵)۔سید وجاہت رسول قادری، ”امن واخوت کے عظیم داعی“،2002ء۔

(۹۶)۔ڈاکٹر جلال الدین نوری، ”تحریکِ ترکِ تقلید اور فتاویٰ رضویہ“،2002ء۔

(۹۷)۔پروفیسر انوار احمد زئی، ”آفتاب آمد دلیل آفتاب“،2002ء۔

(۹۸)۔سید وجاہت رسول قادری، ”خانوادۂ نبوت کا اسوۂ حسنہ“،2003ء۔

(۹۹)۔ سید وجاہت رسول قادری، "اسلام میں عدل واحسان کا تصور"، 2003ء۔

(۱۰۰)۔ سید وجاہت رسول قادری، "امام احمد رضا اور انٹرنیشنل جامعات"، 2003ء۔

(۱۰۱)۔ حافظ خواجہ سلطان محمود، غلام حمید الدین سیالوی، "محاسن کنز الایمان (عربی)"، 2003ء۔

(۱۰۲)۔ قاضی السید عتیق الرحمن شاہ بخاری، "النثر الفنی (عربی)"، 2003ء۔

(۱۰۳)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، (تعریب: مولانا انوار احمد بغدادی) "صلاۃ الصفافی مولود المصطفیٰ (عربی)"، 2003ء۔

(۱۰۴)۔ علامہ یٰسین اختر مصباحی، "اسلام امن وسلامتی کا پیامبر"، 2003ء۔

(۱۰۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، "ملفوظات شمس بریلوی"، 2003ء۔

(۱۰۶)۔ علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی، "زادِ راہِ بخشش"، 2003ء۔

(۱۰۷)۔ سید وجاہت رسول قادری، "فضائل رمضان"، 2003ء۔

(۱۰۸)۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (مرتبہ: عبد الستار طاہر نقشبندی)، "آئینہ رضویات۔ جلد چہارم"، 2004ء۔

(۱۰۹)۔ ڈاکٹر محمد مالک، "امام احمد رضا اور علمِ صوتیات"، 2004ء۔

(۱۱۰)۔ علامہ عبد الستار ہمدانی برکاتی نوری، "فنِ شاعری اور حسان الھند"، 2004ء۔

(۱۱۱)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، تقدیم و ترتیب: مولانا مفتی قاضی شہید عالم رضوی، "کشف العلة عن سمت القبلة"، 2005ء۔

(۱۱۲)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی، ترتیب جدید و تخریج: مولانا محمد حنیف خاں رضوی، "نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان و معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین"، 2005ء۔

(۱۱۳)۔ڈاکٹر محمد حسن قادری، ''مولانا نقی علی خاں۔ حیات و علمی کارنامے (پی۔ایچ۔ڈی مقالہ)،2005ء۔

(۱۱۴)۔عبدالستار طاہر نقشبندی، ''مکتوبات مسعودی''،2005ء۔

(۱۱۵)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، مترجم :مولانا محمد ہاشم سومرو، ''امام احمد رضاء سند جاعالم (سندھی)''،2005ء۔

(۱۱۶)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ''تذکرہ اراکین ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا''،2005ء۔

(۱۱۷)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ''۲۵سالہ تاریخی وکارکردگی ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا''،2005ء۔

(۱۱۸)۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''خلفائے محدث بریلوی''،2005ء۔

(۱۱۹)۔ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، ''اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی''،2005ء۔

(۱۲۰)۔ڈاکٹر غلام غوث قادری، ''امام احمد رضا کی انشاء پردازی''،2005ء۔

(۱۲۱)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ''القادیانیۃ''،2005ء۔

(۱۲۲)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ''محمد ﷺ خاتم النبیین''،2005ء۔

(۱۲۳)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ''مختصر تعارف، مطبوعات وکارکردگی''،2005ء۔

(۱۲۴)۔مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری، ''الامام احمد رضا خاں وأثرہ فی الفقہ الحنفی (عربی)''،2005ء۔

(۱۲۵)۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ''الشیخ احمد رضا خاں البریلوی (عربی)''،2005ء۔

(۱۲۶)۔ڈاکٹر محمود حسین بریلوی، ''مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان و ادب کی خدمات''،2005ء۔

(۱۲۷)۔ڈاکٹر محمد امام الدین جوہر شفیع آبادی، ”حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت“، 2005ء۔

(۱۲۸)۔الطاف حسین سعیدی، ”حسام الحرمین کے سو(۱۰۰) سال“، 2005ء۔

(۱۲۹)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ”A Fair Success refuting Motion of Earth“، 2005ء۔

(۱۳۰)۔امام احمد رضا محدث بریلوی، ”Hussam-ul-Harmain“، 2005ء۔

(۱۳۱)۔ڈاکٹر محمد مالک، ”Sceintific Work of Imam Ahamad Raza“، 2005ء۔

(۱۳۲)۔محمد بہاء الدین شاہ، ”امام احمد رضا بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ“، 2006ء۔

(۱۳۳)۔علامہ ساحل شہسرامی، ”ملک العلماء“، 2006ء۔

(۱۳۴)۔محمد اسلم رضا، ”حیاۃ الامام احمد رضا (عربی)“ 2006ء۔

(۱۳۵)۔امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ، مترجم: مولانا خورشید احمد سعیدی، ”Embryology“ (انگریزی ترجمہ)، الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام، 2006ء۔

(۱۳۶)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ”تعارف ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل“، 2007ء۔

(۱۳۷)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ”اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ“، 2007ء۔

(۱۳۸)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ”جدید طریقۂ نعت خوانی۔ تعلیماتِ رضا کی روشنی میں“، 2007ء۔

(۱۳۹)۔پروفیسر مجیب احمد، ”اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور علمائے کوٹلی لوہاراں“، 2007ء۔

(۱۴۰)۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ”Quran, Science and Imam Ahmad Raza“، 2007ء۔

(۱۴۱)۔ڈاکٹر غلام غوث قادری، "امام احمد رضا کی انشاء پردازی کی خصوصیات (پی. ایچ. ڈی مقالہ)"، 2007ء۔

(۱۴۲)۔ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی، "حضرت امام احمد رضا خان بریلوی جا حالات، افکار، اصلاحی کارناما [سندھی] (پی. ایچ. ڈی مقالہ)"، 2007ء۔

(۱۴۳)۔ مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری، "اشاریہ سالنامہ معارفِ رضا"، 2008ء۔

(۱۴۴)۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، "لال قلعہ سے لال مسجد تک"، 2008ء۔

(۱۴۵)۔ * صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری * پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری * پروفیسر دلاور خاں * سلیم اللہ جندران * علامہ خورشید احمد سعیدی، "رضویات۔ نئے تحقیقی تناظر میں"، 2008ء۔

(۱۴۶)۔ آئینہ ازہری میں چہرہ یٰسین، ڈاکٹر شاہ محمد تبریزی، 2008ء۔

(۱۴۷)۔ثلاث رسائل فی التکافل الاجتماعی (عربی)، مولانا انوار احمد بغدادی، 2008ء۔

(۱۴۸)۔ سلیم اللہ جندران، "تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق"، 2009ء۔

(۱۴۹)۔ دو مجدّد اور مسعودِ ملّت، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2009ء۔

(۱۵۰)۔ اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ (بار دوّم)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2009ء۔

(۱۵۱)۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا ایک تعارف (بار دوّم)، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2009ء۔

(۱۵۲)۔ اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی (مقالہ Ph.d)، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، 2009ء۔

(۱۵۳)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، 2009ء۔

(۱۵۴)۔ جلی الصوّت لنھی الدعوۃ امام الموت (عربی)، امام احمد رضا بریلوی، 2009ء۔

(155). Divine Decrce and Predistination (Imam Ahmad Raza), English Translated by Khurshed Ahmad Saeedi, 2009.

(156). Management science in Islam, (Imam Ahmad Raza) English Translated by Khursheed Ahmed Saeedi, 2009.

(۱۵۷)۔ کنز الایمان اور مقالہ شکیل اوج، پروفیسر دلاور خاں، 2013ء۔
(۱۵۸)۔ التعلیقاتِ الرضویہ علیٰ فتاویٰ قاضی خاں (عربی)، الدکتور حامد علی العلیمی، 2014ء۔
(۱۵۹)۔ خطبۂ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد 1925ء، مرتبہ و مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2015ء۔
(۱۶۰)۔ خطبۂ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس 1946ء، مرتبہ ومقدمہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2015ء۔
(۱۶۱)۔ فروغِ صبح تاباں، شعری مجموعہ، وجاہت رسول قادری، 2016ء۔
(۱۶۲)۔ سفر نامہ قاہرہ، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، 2017ء۔
(۱۶۳)۔ سفر نامہ بنگلہ دیش، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، 2017ء۔
(۱۶۴)۔ معارفِ اسلام (بچوں کے لیے)، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، 2017ء۔
(۱۶۵)۔ امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، 2018ء۔

(4)۔Ph.d، M.Phil، M.Ed اور B.Ed، اسناد بحوالہ امام احمد رضا:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اپنے قیام کے بعد اس جانب خاص توجہ رکھی کہ امام احمد رضا پر تحقیقی کام کیا جائے اور کروایا جائے، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے جلد ہی ایک دائرہ معارفِ رضا کا خاکہ پیش کیا جس میں درجنوں عنوانات پر Ph.d یا دیگر مقالات لکھے جاسکتے تھے، چنانچہ اس دائرہ کو عام کیا گیا اور نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونِ ممالک بالخصوص، بھارت، بنگلہ دیش، مصر، شام، سوڈان، امریکہ، عراق وغیرہ میں مختلف جامعات میں اہلِ تحقیق نے کام شروع کئے جس کے نتیجے میں ملک میں اور بیرونِ ملک میں کئی اسکالرز کو Ph.d اور M.Phil کی اسناد حاصل ہوئیں اب تک دنیا میں جہاں جہاں امام احمد رضا پر Ph.d کے مقالات پیش کر کے سند لی جاسکی

ہے اس کی تعداد 50 تک پہنچ گئی ہے جب کہ M.Phil کی تعداد بھی 20 ہو گئی ہے اس کی تفصیل ملاحظہ کریں:

M.Phil ،Ph.D. ،M.Ed اور B.Ed کے مقالات:

(۱)۔ حسن رضا خاں اعظمی "فقیہ اسلام" پٹنہ یونیورسٹی انڈیا، 1979ء۔

(۲)۔ محمد امام الدین جوہر "رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت" بہار یونیورسٹی، انڈیا، 1986ء۔

(۳)۔ اُوشا سانیال "اہل سنّت مووَمنٹ ان برٹش انڈیا" کولمبیا یونیورسٹی امریکہ، 1990ء۔

(۴)۔ جمیل الدین راٹھوی "امام احمد رضا اور نعت گوئی" پری سنگھ یونیورسٹی، انڈیا، 1992ء۔

(۵)۔ مجید اللہ قادری "کنز الایمان اور دیگر اردو تراجم" کراچی یونیورسٹی، کراچی 1993ء۔

(۶)۔ حافظ عبد الباری صدیقی "رضا بریلوی کے افکار و کارنامے (سندھی) سندھ یونیورسٹی، 1993ء۔

(۷)۔ طیب علی رضا انصاری، "امام احمد رضا حیات و کارنامے" بنارس یونیورسٹی، 1993ء۔

(۸)۔ عبد النعیم عزیزی، "اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی" روہیل کھنڈ یونیورسٹی، 1994ء۔

(۹)۔ سراج احمد بستوی، "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری" کانپور یونیورسٹی، 1995ء۔

(۱۰)۔ محمد انور خاں، "مولانا احمد رضا کی فقہی خدمات" سندھ یونیورسٹی، 1998ء۔

(۱۱)۔ امجد رضا امجد، "امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں"، ویر کنور یونیورسٹی، 1998ء۔

(۱۲)۔ غلام مصطفیٰ نجم القادری، "امام احمد رضا کا تصور عشق" میسور یونیورسٹی، 2002ء۔

(۱۳)۔ رضا الرحمٰن عاکف، "نثری ارتقا میں احمد رضا کا حصّہ" روہیل کھنڈ یونیورسٹی، 2003ء۔

(۱۴)۔ غلام غوث قادری، "امام احمد رضا کی انشاء پردازی" رانچی یونیورسٹی، بہار، 2003ء۔

(۱۵)۔ تنظیم الفردوس، ”نعتیہ شاعری میں احمد رضا کی انفرادیت“ جامعہ کراچی، 2004ء۔

(۱۶)۔ سید شاہد علی نورانی، ”الشیخ احمد رضا شاعراً عربیاً“ (عربی)، پنجاب یونیورسٹی، 2004ء۔

(۱۷)۔ غلام جابر شمس مصباحی، ”امام احمد رضا کے مکتوبات“ بہار یونیورسٹی، 2004ء۔

(۱۸)۔ ریاض احمد، ”امام احمد رضا کی ادبی، لسانی خدمات“، 2005ء۔

(۱۹)۔ محمد اسحاق مدنی، ”سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصّہ“ جامعہ کراچی، 2006ء۔

(۲۰)۔ منظور احمد سعیدی، ”امام احمد رضا کی خدمت حدیث کا جائزہ“ جامعہ کراچی، 2006ء۔

(۲۱)۔ محمد اشفاق جلالی، ”الزلال انقی من بحر سبقت الاتقی“ (عربی) پنجاب یونیورسٹی، 2006ء۔

(۲۲)۔ اے پی عبدالحکیم، ”امام احمد رضا کی محدثانہ حیثیت“، بہار یونیورسٹی، 2006ء۔

(۲۳)۔ آدم رضا، ”امام احمد رضا کی شاعری میں عشق رسول ﷺ“، شیواجی یونیورسٹی، انڈیا، 2008ء۔

(۲۴)۔ نورالدین محمد نوری، ”امام احمد رضا ادبی خدمات“، بھاگلپوری یونیورسٹی، انڈیا، 2008ء۔

(۲۵)۔ حامدہ بی بی، ”اردو نثر نگاری اور امام احمد رضا“ روہیل کھنڈ یونیورسٹی، 2009ء۔

(۲۶)۔ عبدالعلیم رضوی، ”امام احمد رضا بہ حیثیت مفسر قرآن“، بہار یونیورسٹی، 2010ء۔

(۲۷)۔ شبنم خاتون، ”مولانا کی عربی ادب میں خدمات“، بنارس یونیورسٹی، 2011ء۔

(۲۸)۔ ظفر اقبال جلال، ”استاد القرآن والسنہ فی شعر الشیخ احمد رضا“ (عربی)، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد، 2011ء۔

(۲۹)۔ صادق اسلام، ”امام احمد رضا کی تحریک اسباب واثرات“ دہلی یونیورسٹی، 2011ء۔

(۳۰)۔ محمد مہربان باروی، "تحقیق و تعریب و داستہ جزء مخالفتاویٰ الرضویہ" (عربی) ام درمان یونیورسٹی سوڈان، 2012ء۔

ان Ph.D30 کے مقالات میں 4 عربی زبان میں ایک انگریزی میں اور بقیہ اردو زبان میں لکھے گئے ہیں اور ان 30 جامعات میں سے ایک امریکہ، ایک سوڈان، 19 انڈیا اور بقیہ کا تعلق پاکستان سے ہے جب کہ پاکستان کی جامعات میں ایک کا تعلق اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد، دو کا تعلق پنجاب یونیورسٹی، دو کا تعلق سندھ یونیورسٹی اور بقیہ 4 کا تعلق کراچی یونیورسٹی سے ہے۔

اسی طرح 20 کے قریب M.Phil کے مقالات پاکستان اور کئی بیرون ملک کی جامعات میں امام احمد رضا کے افکار کے حوالے سے لکھے جاچکے ہیں ملاحظہ کیجئے اس کی تفصیل:

(۱)۔ آر۔ بی۔ مظہری بنت مفتی مظہر اللہ دہلوی، "امام احمد رضا کی ادبی خدمات"، سندھ یونیورسٹی، 1981ء۔

(۲)۔ غوث محی الدین، "الشیخ احمد رضا خاں حیاتہ واعمالہ" (عربی) عثمانیہ یونیورسٹی، 1990ء۔

(۳)۔ محمود حسین بریلوی، "احمد رضا کی عربی زبان و ادب میں خدمات"، علی گڑھ یونیورسٹی، 1990ء۔

(۴)۔ محمد اکرم، "الامام احمد رضا خاں الحنفی وخدماتہ العلمیۃ والا بیۃ" (عربی) اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 1995ء۔

(۵)۔ مشتاق احمد شاہ، "الامام احمد رضا واثرہ فی الفقہ" (عربی)، جامعہ الازہر قاہرہ، 1997ء۔

(۶)۔ ممتاز احمد سدیدی، ”الشیخ احمد رضا الهندی شاعراً عربیاً“ (عربی)، جامعہ الازہر قاہرہ، 1999ء۔

(۷)۔ سید عتیق الرحمٰن شاہ، ”النثر الغنی عبدالشیخ احمد رضا“ (عربی)، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، 2003ء۔

(۸)۔ ظفر اقبال جلال، ”اثرالشقافة العربية فی المدائح النبويه“ (عربی)، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، 2003ء۔

(۹)۔ سید جلال الدین، ”الشیخ احمد رضا وجهوده فی مجال العقیده الاسلامیة“ (عربی)، قاہرہ یونیورسٹی، 2006ء۔

(۱۰)۔ مصطفیٰ علی مصباحی، ”ماهبة الشيخ احمد رضا فی الارب العربی“ (عربی)، لکھے مدراس یونیورسٹی، 2006ء۔

(۱۱)۔ محمد عرفان محی الدین، ”دراسة عن الحواشی العلامة احمد رضا“ (عربی)، عثمانیہ یونیورسٹی، 2009ء۔

(۱۲)۔ محمد علی رضوی، ” The Quranic Hermeneoties of Imam Raza “ (انگریزی)، یونیورسٹی آف لیڈیز 2010ء۔

(۱۳)۔ اقرار علی قریشی، ”تیمّم کے فقہی مسائل دورجدید کے تناظر میں“، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی، 2010ء۔

(۱۴)۔ عبدالقوی، ”علم الحدیث اور فتاویٰ رضویہ“، یونیورسٹی آف فیصل آباد، 2011ء۔

(۱۵)۔ سید محمد سرفراز، ”امام احمد رضا کے افکار کا تحقیقی جائزہ“ یونیورسٹی آف فیصل آباد، 2011ء۔

(۱۶)۔ صبانور، ”امام احمد رضا کے معاشی نظریات“، یونیورسٹی آف فیصل آباد، 2011ء۔

M.Ed اور B.Ed اسناد کے حصول کے لیے امام احمد رضا پر جو مقالات لکھے گئے ان کی تعداد بھی درجنوں ہے اس کی مستقل کوئی فہرست تیار نہیں کی جاسکی اسی

طرح درسِ نظامی میں بھی ایک پرچہ 100 نمبر کا کسی شخصیت کی علمی خدمات کے حوالے سے لکھا جاتا ہے اس میں بھی سینکڑوں مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ الحمد للہ ! ادارے نے ان تمام محققین کی جو کسی بھی لیول پر تحقیق کا کام کر رہے ہوں ان سے بھرپور علمی تعاون کیا اور ملک میں یا بیرونِ ممالک میں جب جہاں کسی کو علمی مواد کی ضرورت پیش آئی ادارے نے ان کو مکمل مواد فراہم کیا ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں M.Phil اور Ph.d کی اسناد شاید برصغیر میں کسی بھی شخصیت پر نہیں کی گئی ہوگی اور یہ تعداد ابھی اور بھی بڑھے گی اور اس لحاظ سے امام احمد رضا پھر منفرد ہو جائینگے کہ سب سے زیادہ تحقیقی کام انہوں نے کیا اور سب سے زیادہ تحقیقی کام ان کی خدمات پر ہوا۔ ھذا من فضل ربی۔

(5)۔ امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل اور سلور میڈل کا اجرا:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے 1986ء تا 1990ء ان اہلِ قلم کو گولڈ میڈل پیش کئے جنھوں نے امام احمد رضا کے حوالے سے مختلف عنوانات پر مقالات یا کتب تصنیف فرمائیں ان کی تعداد دس ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری، کراچی یونیورسٹی

2۔ ڈاکٹر حافظ محمد عبد اللہ قادری، کراچی یونیورسٹی

3۔ ڈاکٹر محمد احمد قادری، کراچی یونیورسٹی

4۔ ڈاکٹر علامہ جلال الدین نوری، کراچی یونیورسٹی

5۔ ڈاکٹر اوشا سانیال، کولمبیا یونیورسٹی، امریکہ

6۔ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی

7۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی

8۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، بانی مجلسِ رضا، لاہور

9۔ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، جامعہ نظامیہ، لاہور

10۔ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

ادارے نے 1990ء میں یہ اعلان کیا کہ جو بھی اسکالر دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی سے امام احمد رضا کے حوالے سے اگر Ph.d کی سند حاصل کریگا تو اس کو امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ایوارڈ اور اگر کوئی M.Phil کی سند حاصل کریگا تو اس کو امام احمد رضا ریسرچ سلور میڈل ایوارڈ دیا جائے گا اس کا اجراء 1993ء سے ہوا جب ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پاکستان میں پہلی مرتبہ Ph.d کی سند حاصل کی جب کہ دنیا میں آپ پانچویں محقق ہیں جنہوں نے امام احمد رضا پر Ph.d سند حاصل کی اس کے بعد یہ سلسلہ بہت تیزی سے بڑھا اور 25 سالوں میں الحمدللہ یہ تعداد 50 پہنچ گئی ہے جن میں ملکی اور غیر ملکی اسکالرز کو Ph.d کے گولڈ میڈل ایوارڈ اور سلور میڈل ایوارڈ دیئے گئے اس کی فہرست ملاحظہ ہو:

11۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی یونیورسٹی

12۔ ڈاکٹر حسن رضا اعظمی، پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا

13۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بریلوی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، انڈیا

14۔ الدکتور شیخ حازم محمد احمد المحفوظ، جامعہ الازہر، قاہرہ

15۔ ڈاکٹر محمد انور خان، سندھ یونیورسٹی، انڈیا

16۔ ڈاکٹر سراج احمد بستوی، کانپور یونیورسٹی، انڈیا

17۔ ڈاکٹر حسین مجیب مصری، جامعہ ازہر، مصر

18۔ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری، جامعہ اَزہر، قاہرہ، مصر

19۔ ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس، جامعہ ازہر، مصر

20۔ علامہ محمد حنیف رضوی، جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی

21۔ سید وجاہت رسول قادری، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

22۔ ڈاکٹر مسز تنظیم الفردوس، کراچی یونیورسٹی

23۔ ڈاکٹر شاہد علی نورانی، جامعہ پنجاب، لاہور

24۔ ڈاکٹر محمد امام الدین جوہر شفیع آبادی، بہار یونیورسٹی، انڈیا

25۔ ڈاکٹر امجد رضا قادری، ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، انڈیا

26۔ ڈاکٹر رضاء الرحمن عاکف سنبھلی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، انڈیا

27۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری، میسور یونیورسٹی، انڈیا

28۔ ڈاکٹر غلام غوث قادری، رانچی یونیورسٹی، بہار، انڈیا

29۔ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، بہار یونیورسٹی، انڈیا

30۔ ڈاکٹر علامہ منظور احمد سعیدی، جامعہ کراچی

31۔ ڈاکٹر محمد حسن امام، جامعہ کراچی

32۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق مدنی، جامعہ کراچی

33۔ ڈاکٹر علامہ اشفاق احمد جلالی، جامعہ پنجاب، لاہور

جن اسکالرز نے M.Phil کی سند حاصل کر کے سلور میڈل حاصل کئے ان کے اسمائے مبارک یہ ہیں:

1۔ آنسہ آر۔ بی مظہری، سندھ یونیورسٹی

2۔ پروفیسر محمود حسین بریلوی، علی گڑھ یونیورسٹی، انڈیا

3۔ حافظ محمد اکرم، الجامعۃ الاسلامیہ، بہاولپور

4۔ مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری، جامعۃ الازہر، مصر

5۔ مولانا ممتاز احمد سدیدی الازہری، جامعہ الازہر

6۔ السید عتیق الرحمن شاہ، الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیہ، اسلام آباد

7۔ مولانا حافظ ظفر اقبال جلالی، الجامعۃ الاسلامیہ العالمیہ، اسلام آباد

8۔ مولانا جلال الدین بنگلہ دیشی، قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ، مصر

(6)۔ پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ فروغِ تعلیماتِ رضا:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اپنے قیام کے بعد سے ابلاغ، عامہ کے ذریعہ تعلیماتِ رضا کے فروغ کے لئے کوششیں جاری رکھیں۔ ادارہ ہر سال نہ صرف کراچی بلکہ اسلام آباد، لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں بھی وہاں سے نکلنے والے مقامی اخباروں میں یومِ رضا کے موقعہ پر ملکی اور غیر ملکی اسکالرز کے مقالات اور مضامین بھیجتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ روزنامہ جنگ اور نوائے وقت جیسے بڑے اخبار ہر سال بہت اہتمام کے ساتھ "امام احمد رضا ایڈیشن" پورے صفحہ کا شائع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس موقع پر اردو، انگریزی، گجراتی اور سندھی زبان کے اخبارات میں بھی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ادارہ کے پاس پچھلے پچیس سالوں کے اخبارات کا ریکارڈ موجود ہے جو خود ایک تحقیق کا گوشہ ہے۔

الیکٹرانک میڈیا خاص کر ٹی۔وی کے ذریعہ بھی امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ دینے کی کوششیں کی گئیں البتہ اس میں ہمیں بہت زیادہ کامیابیاں حاصل نہ ہوئیں۔ مختصر تفصیل ملاحظہ کیجئے:

1)۔ سب سے پہلے PTV نے اپنے پروگرام "انسائیکلوپیڈیا" میں چند منٹ کا ایک ڈاکمنٹری پروگرام ۱۹۸۶ء میں نشر کیا جس کی اسکرپٹ ادارہ نے ہی تیار کی تھی۔ یہ پروگرام لوگوں کے اصرار پر کئی مرتبہ PTV نے نشر کیا۔ TV میڈیا کے ذریعہ یہ امام احمد رضا کا پہلا تعارف تھا جسے لاکھوں لوگوں نے سنا اور دیکھا۔

2)۔ اس مختصر تعارف کے باعث لوگوں نے اصرار کیا کہ امام احمد رضا پر اسی قسم کا تفصیلی پروگرام پیش کیا جائے چنانچہ PTV کے پروڈیوسر سے ادارہ نے رابطہ کیا۔

اس کے بعد سید وجاہت رسول قادری انڈیا تشریف لے گئے اور وہاں سے امام احمد رضا سے وابستہ مختلف مقامات کی فلمبندی کر کے واپس آئے اور ایک طویل تعارفی اسکرپٹ ادارہ کی طرف سے لکھ کر دیا گیا جس کو PTV نے Edit کرنے کے بعد ۲۰ منٹ کی ایک تفصیلی تعارفی ڈاکمنٹری فلم تیار کی اور ۱۹۸۹ء میں PTV نے کئی دفعہ نشر کی جس سے نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی مسلمانوں نے بھی لاکھوں کی تعداد میں دیکھا اور سنا۔ اس طرح یہ پہلا بین الاقوامی تعارف PTV کے ذریعہ دنیا میں ہوا جس کے دور رس نتائج حاصل ہوئے۔

3)۔ ۱۹۹۱ء میں PTV اسلام آباد نے امام احمد رضا کے شہر آفاق فتاویٰ رضویہ پر ایک تعارفی مذاکرہ کا اہتمام کیا جس کا دورانیہ ۶۰ منٹ کا تھا جس کے شرکاء میں مولانا کوثر نیازی، ڈاکٹر خورشید رضوی اور علامہ سید ریاست علی قادری تھے۔

4)۔ ۱۹۹۵ء کے بعد سالانہ امام احمد رضا کی PTV نے برابر کوریج دی اور اپنی رات کے خبرنامے میں اس کانفرنس کی ۱۔۲ منٹ کی کوریج ضرور دکھائی، یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

5)۔ ۲۰۰۴ء کے بعد PTV کے علاوہ پرائیوٹ چینل بھی کثیر تعداد میں منظر عام پر آئے جن پر امام احمد رضا کے حوالے سے پروگرام نشر ہوتے ہیں اور آپ کی نعتیں تو تقریباً PTV سمیت تمام چینل کثرت سے نشر کرتے ہیں۔ ۲۰۰۴ء میں یومِ رضا پر QTV نے ایک ۱۰ منٹ کا پروگرام نشر کیا تھا۔ اس میں بھی ادارے نے بھرپور تعاون کیا اور اسکرپٹ کے علاوہ تصاویر بھی مہیا کی تھیں۔ حق ٹی۔وی نے 2005ء میں دس روزہ جشنِ اعلیٰ حضرت کے نام سے پروگرام نشر کیا ہے جس میں ادارہ نے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔

6)۔ 92 چینل ہر سال امام احمد رضا کے عرس کے موقع پر پچھلے 8 سال سے مسلسل پروگرام نشر کررہا ہے جب کہ ربیع الاوّل کے موقع پر اکثر چینل سے امام احمد رضا کی نعتیں نشر کی جاتی ہیں۔

اسی طرح اب امام احمد رضا کی تعلیمات دنیا بھر میں چینل کے ذریعہ پہنچ رہی ہے اب سوشل میدیا بہت زیادہ موثر ہوگیا ہے دنیا بھر میں مختلف ادارے برابر امام احمد رضا کی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔

(7) اخبارات اور جرائد کے ذریعہ فروغ تعلیماتِ امام احمد رضا:

ادارے کے قیام کے بعد سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ نے وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر 1980ء میں اس طرف توجہ کی کہ امام احمد رضا کے یومِ وصال کے موقع پر مختلف اخبارات میں 25 صفر کو اسپیشل ایڈیشن شائع کروائیں الحمد للہ وہ کامیاب ہوئے اور 1981ء سے جنگ اخبار بالخصوص ہر سال یومِ وصال کے موقع پر پورے ایک صفحہ کا اسپیشل ایڈیشن بعنوان امام احمد رضا نکالتا رہا ہے اسی طرح جنگ اخبار مسلسل 40 سال سے ایڈیشن نکال رہا ہے اس کے علاوہ نوائے وقت اور دیگر اخبارات میں بھی اس موقع پر ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ اگر صرف جنگ اخبار کے 40 سال کے ریکارڈ کو یکجا کرکے شائع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے ادارہ اخبارِ جنگ کی انتظامیہ کا نہایت مشکور رہے کہ انہوں نے تعلیماتِ رضا کے فروغ میں اپنا صحافتی کردار ادا کیا اور کروڑوں لوگوں کو دنیا بھر میں اس اسپیشل ایڈیشن کے ذریعہ تعلیماتِ رضا بہم پہنچائیں۔

اخبارِ جنگ کے بانی وچیف ایڈیٹر جناب میر خلیل الرحمٰن جب تک زندہ رہے ادارے کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر اپنا پیغام بھی ضرور بھیجتے رہے اور ادارے کی خبریں بھی برابر نمایاں جگہ شائع کرتے رہے ایک دفعہ پھر بہت شکریہ۔

(8)۔ عطیہ کتب برائے لائبریریز:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے ۱۹۸۱ء سے کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا اور ہر کتاب عموماً ۱۰۰۰ سے زیادہ شائع ہوتی ہے۔ اب تک معارفِ رضا کے ۲۷ تحقیقی جرنل، ۵۵ سے زیادہ معارفِ رضا کے ماہنامے، ۲۲ سے زیادہ مجلہ اور ۱۵۰ سے زیادہ کتب شائع کر چکے ہیں۔ مشنِ اعلیٰ حضرت کے فروغ کی خاطر ۷۵ فیصد سے زیادہ کتب ہم فی سبیل اللہ اسکالرز، علماء، مشائخ، دانشورانِ ملت، جامعات کی لائبریریز اور دیگر لائبریریز کو پیش کرتے ہیں۔ یہاں صرف چند اہم عطیاتِ کتب کا تذکرہ کر رہا ہوں، ملاحظہ کیجیے:

۱۔ سندھ ہائی کورٹ لائبریری، ۱۹۸۸ء۔

(ادارہ کی مطبوعات کے علاوہ دیگر کتب خانوں کی کتبِ اعلیٰ حضرت کی ۲۵۰ کتابوں کا عطیہ پیش کیا گیا۔)

۲۔ لندن سینٹر فار پاکستان اسٹڈیز، ۱۹۸۹ء

(ادارہ کی ۳۲ کتب کا عطیہ پیش کیا گیا)

۳۔ قومی اسمبلی لائبریری، ۱۹۹۱ء

(۱۰۰ سے زیادہ ادارہ کی مطبوعات کا عطیہ ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی جناب نواز کھوکھر کو پیش کیا گیا۔)

۴۔ اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان لائبریری

(۱۹۹۳ء میں اسلام آباد میں کونسل کے اس وقت کے چیئرمین جناب کوثر نیازی صاحب کو ۲۵۰ کتب کا عطیہ پیش کیا گیا۔)

۵۔ مدینۃ الحکمۃ لائبریری

(۱۹۹۵ء کی کانفرنس کے موقع پر حکیم محمد سعید صاحب کو ادارہ کی ۲۰۰ کتب اور ۲۰ مخطوطات کا عطیہ پیش کیا گیا۔)

۶۔ اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

(امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۶ء کے موقع پر اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی کے رے۔ایکٹر جناب معراج خالد اور مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین جناب افتخار عارف کو ادارہ کی مطبوعات کا عطیہ ان کی لائبریریوں کے لئے پیش کیا گیا۔)

۷۔ خدا بخش لائبریری، پٹنہ، انڈیا

(۱۹۹۸ء میں ۲۰۰ سے زیادہ کتب کا عطیہ پارسل کیا گیا۔)

۸۔ جامعہ الازہر، قاہرہ، مصر

(۳۵۰ سے زیادہ کتب کا عطیہ ۱۹۹۹ء میں پیش کیا گیا۔)

(9)۔ ادارے کی کاوش سے مختلف جامعات میں مختلف علوم وفنون میں امام احمد رضا کی تصانیف کی شمولیت:

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے مقاصد میں ایک بنیادی شق یہی ہے کہ اسکول، کالج اور جامعات کے نصاب میں مختلف علوم و فنون میں امام احمد رضا کی تصانیف و تالیفات کو شامل کرانے کے لئے جدوجہد کی جائے۔ چنانچہ ادارہ کے قیام کے بعد سے ہم نے مختلف اہلِ علم سے رابطے کئے اور اس جانب ان کی توجہ مبذول کرائی۔ آہستہ آہستہ اس میں کامیابی حاصل ہوتی چلی گئی۔ اس پیش رفت کو جو ادارہ کی جانب سے مسلسل جاری ہے، اس میں جو کامیابیاں ہوئیں وہ مختصر یہاں قلمبند کی جارہی ہیں، ملاحظہ کیجئے:

۱۹۹۳ء۔ بریلی کالج (انڈیا) کے ایم۔اے اردو کے نصاب میں امام احمد رضا اور مولانا حسن رضا کی نعتیں شامل کی گئیں جبکہ پرچہ ہفتم میں ایک شاعر کی حیثیت سے امام احمد رضا کو شامل کیا گیا۔ ۱۹۹۳ء میں ہی جامعہ کراچی کے شعبہ پاکستان اسٹڈیز کے

M.A کے نصاب میں امام احمد رضا کے قائم کردہ مدرسہ منظرِ اسلام کو بھی شامل کرلیا گیا۔

۱۹۹۴ء۔ انڈیا کے شہر بریلی کی سب سے بڑی یونیورسٹی روہیل کھنڈ میں ایم۔اے کے نصاب میں نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش کو شامل کرلیا گیا۔

۱۹۹۵ء۔ علامہ محمد ابراہیم خوشتر، چیئرمین سنّی رضوی سوسائٹی جو ادارہ کے ہمیشہ سے معاون رہے اور بیرونِ ملک ہمارے ادارہ کی نمائندگی فرماتے۔ ان کی کاوشوں سے جنوبی افریقہ میں مسلم لوگوں کے معاملات کو مسلم قوانین کے تحت نمٹانے کے لئے فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیری کو بنیادی ماخذ کے طور پر منظور کروایا۔

۱۹۹۷ء۔ جامعہ کراچی کے نصاب برائے ایم۔اے علومِ اسلامیہ سالِ اول کے پرچہ اول میں امام احمد رضا کا ترجمہ کنز الایمان و خزائن العرفان کو شامل کرلیا گیا۔ سال دوم کے پرچہ پنجم میں شخصیت کے چناؤ میں امام احمد رضا کو ایک عالم اور صوفی کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔

۲۰۰۱ء۔ جامعہ کراچی میں ایم۔اے سال اول، پرچہ سوم کورس نمبر ۵۳۱، ''قرآن و سنت اور نظامِ سیاست''، اس پرچے میں امام احمد رضا کو مسلم سیاسی مفکر کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ ایم اے سال اول، پرچہ سوم کورس نمبر ۵۵۱، ''قرآن و سنت اور نظامِ معیشت''، اس پرچے میں آپ کو مسلم معاشی مفکر کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ ایم۔اے سال آخر، پرچہ اول کورس نمبر ۶۱۱، ''قرآن و سنت اور علومِ جدیدہ''، اس پرچے میں آپ کو نامور مسلم سائنسدان کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔

اس کے علاوہ ''شعبہ علومِ اسلامی'' میں بھی امام احمد رضا کو بحیثیت ''مسلم مفکر'' شامل کیا گیا۔ امام احمد رضا کی متعدد کتب نصاب میں شامل کی گئیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المعروف بہ ''فتاویٰ رضویہ''

جلد اول برائے کورس نمبر ۶۱۲ - ۶۱۱ (قرآن وسنۃ وعلومِ جدیدہ)

جلد پنجم برائے کورس نمبر ۵۱۲ - ۵۱۱ (تفسیر واصول تفسیر)

جلد ہفتم برائے کورس نمبر ۵۵۲ - ۵۵۱ (قرآن وسنۃ اور نظام معیشت)

جلد دہم برائے کورس نمبر ۶۳۲ - ۶۳۱ (قرآن وسنۃ اور عمرانی علوم)

(۲) "المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ" برائے کورس نمبر ۵۳۲ - ۵۳۱ (قرآن وسنۃ اور نظامِ سیاست)

(۳) "الکلمۃ الملهمہ فی الحکمۃ المحکمۃ" ۶۱۲ - ۶۱۱ (قرآن وسنۃ وعلوم جدیدہ)

(۴) "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" ۵۵۲ - ۵۵۱ (نظامِ معیشت)

(۵) "فوزِ مبین در ردِّ حرکت زمین" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علومِ جدیدہ)

(۶) "معین مبین بہر دورِ شمس وسکون زمین" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علوم جدیدہ)

(۷) "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" ۵۱۲ - ۵۱۱ (تفسیر، اصول تفسیر)

(۸) "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" ۵۵۲ - ۵۵۱ (نظامِ معیشت)

(۹) "البیان شافیہ لفونوغرافیا" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علومِ جدیدہ)

(۱۰) "الهادف الکاف فی حکم الضعاف" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۱) "الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذہبی" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۲) "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۳) "ختم النبوۃ" ۵۱۲ - ۵۵۱ (تفسیر واصولِ تفسیر)

(۱۴) "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" ۲۳۲ - ۶۳۱ (عمرانی علوم)

(۱۵) "دوام العیش فی الائمۃ من القریش" ۵۳۲ - ۵۳۱ (نظامِ سیاست)

(۱۶) "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام" ۵۳۲ - ۵۳۱ (نظامِ سیاست)

M.A کے نصاب میں امام احمد رضا کے قائم کردہ مدرسہ منظرِ اسلام کو بھی شامل کرلیا گیا۔

۱۹۹۴ء۔ انڈیا کے شہر بریلی کی سب سے بڑی یونیورسٹی روہیل کھنڈ میں ایم۔اے کے نصاب میں نعتیہ دیوان حدائق بخشش کو شامل کرلیا گیا۔

۱۹۹۵ء۔ علامہ محمد ابراہیم خوشتر، چیئرمین سنّی رضوی سوسائٹی جو ادارہ کے ہمیشہ سے معاون رہے اور بیرونِ ملک ہمارے ادارہ کی نمائندگی فرماتے۔ ان کی کاوشوں سے جنوبی افریقہ میں مسلم لوگوں کے معاملات کو مسلم قوانین کے تحت نمٹانے کے لئے فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیری کو بنیادی ماخذ کے طور پر منظور کروایا۔

۱۹۹۷ء۔ جامعہ کراچی کے نصاب برائے ایم۔اے علوم اسلامیہ سالِ اول کے پرچہ اول میں امام احمد رضا کا ترجمہ کنز الایمان و خزائن العرفان کو شامل کرلیا گیا۔ سال دوم کے پرچہ پنجم میں شخصیت کے چناؤ میں امام احمد رضا کو ایک عالم اور صوفی کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔

۲۰۰۱ء۔ جامعہ کراچی میں ایم۔اے سال اول، پرچہ سوم کورس نمبر ۵۳۱، ''قرآن و سنت اور نظامِ سیاست''، اس پرچے میں امام احمد رضا کو مسلم سیاسی مفکر کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ ایم اے سال اول، پرچہ سوم کورس نمبر ۵۵۱، ''قرآن و سنت اور نظامِ معیشت''، اس پرچے میں آپ کو مسلم معاشی مفکر کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ ایم۔اے سال آخر، پرچہ اول کورس نمبر ۶۱۱، ''قرآن و سنت اور علومِ جدیدہ''، اس پرچے میں آپ کو نامور مسلم سائنسدان کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔

اس کے علاوہ ''شعبہ علومِ اسلامی'' میں بھی امام احمد رضا کو بحیثیت ''مسلم مفکر'' شامل کیا گیا۔ امام احمد رضا کی متعدد کتب نصاب میں شامل کی گئیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المعروف بہ ''فتاویٰ رضویہ''

جلد اول برائے کورس نمبر ۶۱۲ - ۶۱۱ (قرآن وسنۃ وعلوم جدیدہ)

جلد پنجم برائے کورس نمبر ۵۱۲ - ۵۱۱ (تفسیر واصول تفسیر)

جلد ہفتم برائے کورس نمبر ۵۵۲ - ۵۵۱ (قرآن وسنۃ اور نظام معیشت)

جلد دہم برائے کورس نمبر ۶۳۲ - ۶۳۱ (قرآن وسنۃ اور عمرانی علوم)

(۲) "المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ" برائے کورس نمبر ۵۳۲ - ۵۳۱ (قرآن وسنۃ اور نظامِ سیاست)

(۳) "الکلمۃ الملھمہ فی الحکمۃ المحکمۃ" ۶۱۲ - ۶۱۱ (قرآن وسنۃ وعلوم جدیدہ)

(۴) "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" ۵۵۲ - ۵۵۱ (نظامِ معیشت)

(۵) "فوزِ مبین در ردِّ حرکت زمین" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علومِ جدیدہ)

(۶) "معین مبین بہر دورِ شمس وسکون زمین" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علومِ جدیدہ)

(۷) "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" ۵۱۲ - ۵۱۱ (تفسیر، اصول تفسیر)

(۸) "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" ۵۵۲ - ۵۵۱ (نظامِ معیشت)

(۹) "البیان شافیہ لفونوغرافیا" ۶۱۲ - ۶۱۱ (علومِ جدیدہ)

(۱۰) "الھادف الکاف فی حکم الضعاف" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۱) "الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذہبی" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۲) "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" ۵۲۲ - ۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصولِ حدیث)

(۱۳) "ختم النبوۃ" ۵۱۲ - ۵۵۱ (تفسیر واصولِ تفسیر)

(۱۴) "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" ۲۳۲ - ۶۳۱ (عمرانی علوم)

(۱۵) "دوام العیش فی الائمۃ من القریش" ۵۳۲ - ۵۳۱ (نظامِ سیاست)

(۱۶) "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام" ۵۳۲ - ۵۳۱ (نظامِ سیاست)

اس کے علاوہ جامعہ کراچی میں B.Sc ، B.Com ، B.A کے ایک لازمی پرچہ میں "مطالعہ پاکستان" کی ٹیکسٹ بک میں امام احمد رضا کو تیسرے باب "بزرگانِ دین اور ان کے کارنامے" میں "امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی" کے نام سے شامل کیا گیا جبکہ اسی نصاب کے پانچویں باب "مسلم معاشرہ کی تجدید و اصلاحی تحریکات" میں "مدرسہ منظر اسلام، بریلی" کو شامل کیا گیا۔ اسی نصاب میں امام احمد رضا کی شخصیت کے تعارف کے لئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تصنیف "حیاتِ مولانا احمد رضا خاں بریلوی" کو ٹیکسٹ بک کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

۲۰۰۴ء۔ ڈاکٹر عبد الودود، ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ قرآنیات و علومِ اسلامی، کشٹیہ یونیورسٹی، بنگلہ دیش کی سعی و کاوش سے BTIS اور MTIS کے نصاب میں مندرجہ ذیل کورسز میں امام احمد رضا کی درج ذیل کتب داخل ہوئی ہیں:

BTIC- Bachelor of Theology & Islamic Studies

کورس ۲۰۲: ترجمۃ القرآن الکریم

۱۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (بنگلہ ترجمہ)

۲۔ خزائن العرفان (بنگلہ ترجمہ)

کورس ۲۰۵: التفسیر المعاصر

۱۔ اشرف التفاسیر۔ مفتی احمد یار خاں نعیمی

کورس ۳۰۸: التفسیر والترجمۃ فی شبہ القارۃ الہندیۃ

۱۔ کنز الایمان اور معروف اردو قرآنی تراجم۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

کورس ۳۱۰: الفرق الاسلامیہ

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ۔ امام احمد رضا

القادیانیة۔ امام احمد رضا

MITC- Masters of Theology & Islamic Studies

کورس نمبر ۵۰۲: التفسیر المعاصر

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔ امام احمد رضا

(10)۔ ادارے کے مستقبل کے پروگرام:

۱۔ سب سے پہلے فی سبیل اللہ خدمات انجام دینے والے بے لوث افراد کی شدت سے ضرورت ہے کہ وہ آئیں اور اس کام میں ہاتھ بٹائیں اور اس مشن کو آگے بڑھانے میں مدد فرمائیں۔

۲۔ مخیر حضرات کے مالی تعاون کی بھی شدید ضرورت ہے جو ہمارے علمی و قلمی کام کو فائنس کر سکیں کیونکہ بحمد اللہ! کام کی جہتیں بڑھتی جا رہی ہیں جس کے باعث ادارہ کا عملہ بڑھتا جا رہا ہے اور ان کے اخراجات بھی۔ اس لئے مستقل مالی تعاون کرنے والے مخیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

۳۔ ادارہ کا آفس اگرچہ ایک بڑے فلیٹ پر مشتمل ہے مگر کام کی زیادتی کے باعث اب یہ بہت چھوٹا پڑ رہا ہے۔ اس لئے اب ایسی جگہ درکار ہے جہاں ہم اپنے تمام کام سہولت کے ساتھ کر سکیں جس میں رضا لائبریری، رضا پریس، رضا ریسرچ سینٹر، کمپیوٹر سیکشن، آفس، ادارہ کے اراکین کے آفس، مسجد اور مہمان خانہ سب ہوں۔ اگر کم از کم ہزار گز پر تعمیر شدہ کوئی عمارت مل جائے تو یہ تمام شعبہ وہاں قائم ہو سکتے ہیں۔

۴۔ ہمارے مستقبل کا سب سے اہم پروجیکٹ امام احمد رضا انٹرنیشنل یونیورسٹی کا قیام ہے۔ اس سلسلے میں ماہرینِ تعلیم کا تعاون سب سے زیادہ درکار ہے جو اس جامعہ کا پروگرام تشکیل دیں تاکہ اس میں پیش رفت کی جائے۔

۵۔ جامعات کے مختلف علوم وفنون کے نصاب میں امام احمد رضا کی تصانیف کی شمولیت کے لئے نصابی موضوعات کے مطابق امام احمد رضا اور علمائے اہلسنّت کی کتب کی تسہیل اور اشاعت کا بندوبست کرنا اور خود ان کی حیات و کارناموں کے حوالے سے نصابی کتاب ترتیب دے کرانہیں شائع کرنا۔

فروغِ رضویت کا جائزہ

(1340ھ-1440ھ)

اللہ عزوجل کی سنت ہے کہ وہ اپنے پچھلے انبیائے کرام کے اہم واقعات کو یاد دلاتا ہے تاکہ زمانۂ حال کے لوگ ان کے واقعات سنکر نہ صرف قلبی سکون حاصل کریں بلکہ اس کو معاشرے میں فروغ دے کر اس زمانے کے معاشروں کو ان واقعات سے سبق سکھائیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ۔۔۔(سُوْرَۃ ھُود، آیت120)

اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں۔

ایک اور مقام پر قصص کا ذکر ارشاد فرمایا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔۔۔(سُوْرَۃ یُوْسُف، آیت3)

ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں۔

آیئے آپ کو ایک صدی قبل 1340ھ کا ایک وصال کا واقعہ سناؤں۔ اس واقعہ کا تعلق جس شخصیت سے ہے اس کو عرف میں اعلیٰ حضرت، علمی اعتبار سے مجددِ دین وملّت، دینِ اسلام میں بدعات سیہ اور خرافات کا قلع قمع کرنے کے باعث قاطعہ بدعات، بہت ساری سنتوں کا احیا کرنے کے باعث ماحیٔ سنت بریلی شریف میں اپنے والد ماجد کے مدرسہ میں فارغ ہونے کے باعث فاضل بریلوی، دنیائے نعت گوئی میں

سلامِ رضا اور دیگر قصائد لکھنے کے باعث حسّان الہند، لاکھوں دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنے کے باعث عاشقِ رسول، ہزار سے زیادہ کتب تصنیف کرنے کے باعث غزالئ دوراں اور لاکھوں لوگوں کو طریقہ قادری کی طرف گامزن کرنے کے باعث نائب غوث الوریٰ کہلاتے ہیں، جب کہ اسم مبارک احمد رضا خاں بریلوی ابن مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی (م1297ھ/1880ء) ابن مولانا مفتی محمد رضا علی خاں بریلوی (م1282ھ/1865ء) ہے آپ کی ولادت 1272ھ / 1856ء اور وصال مبارک 25 صفر المظفر 1340ھ / 1921ء ہے۔ چودہ برس سے کم عمری میں اپنے والد کے مدرسہ سے شعبان 1286ھ میں فارغ التحصیل ہوگئے۔ دوران طالب علمی ہی تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا اور 1285ھ ہی میں عربی تصنیف پر حاشیہ نگاری فرمائی، فارغ ہوتے ہی پہلا فتویٰ کم سنی میں لکھ کر برصغیر کی اسلامی تاریخ میں اپنا نام کم سن مفتی کی حیثیت سے رقم کر دیا کہ آج تک کسی نے 14 سال سے کم عمر میں فتویٰ نہیں دیا شاید یہ ریکارڈ دنیائے اسلام کا بھی ہو مگر احقر کی بقیہ دنیا کے مفتیان کے متعلق تحقیق نہیں ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ٹیم میں کیا کوئی ایسا مفتی بھی تھا جس نے 14 سال سے کم عمر میں فتویٰ دیا ہو اگر ایسا نہیں تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام میں سب سے کم عمری میں فتویٰ دینے والے مفتی قرار پائیں گے آپ نے جب پہلا فتویٰ دیا اس وقت آپ کی عمر 13 سال، 10 ماہ اور 5 دن کی تھی، اسی دن آپ بالغ ہوئے اسی دن والد ماجد نے مہر بنوا کر اپنی مسند افتاء پر آپ کو فائز کر دیا جو مسند افتاء 1246ھ میں امام احمد رضا کے دادا مفتی محمد رضا علی خاں نے بریلی میں قائم فرمائی تھی۔

امام احمد رضا خود ان دونوں باتوں کا تذکرہ اپنے وصال 25 صفر المظفر 1340ھ سے چند گھنٹے پہلے کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

۵۔ جامعات کے مختلف علوم وفنون کے نصاب میں امام احمد رضا کی تصانیف کی شمولیت کے لئے نصابی موضوعات کے مطابق امام احمد رضا اور علمائے اہلسنّت کی کتب کی تسہیل اور اشاعت کا بندوبست کرنا اور خود ان کی حیات و کارناموں کے حوالے سے نصابی کتاب ترتیب دے کر انہیں شائع کرنا۔

فروغِ رضویت کا جائزہ

(1340ھ-1440ھ)

اللہ عزوجل کی سنت ہے کہ وہ اپنے پچھلے انبیائے کرام کے اہم واقعات کو یاد دلاتا ہے تاکہ زمانۂ حال کے لوگ ان کے واقعات سنکر نہ صرف قلبی سکون حاصل کریں بلکہ اس کو معاشرے میں فروغ دے کر اس زمانے کے معاشروں کو ان واقعات سے سبق سکھائیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ۔۔۔(سُورَۃ ھُود، آیت 120)

اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں۔

ایک اور مقام پر قصص کا ذکر ارشاد فرمایا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔۔۔(سُورَۃ یُوسُف، آیت 3)

ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں۔

آیئے آپ کو ایک صدی قبل 1340ھ کا ایک وصال کا واقعہ سناؤں۔ اس واقعہ کا تعلق جس شخصیت سے ہے اس کو عرف میں اعلیٰ حضرت، علمی اعتبار سے مجددِ دین وملّت، دینِ اسلام میں بدعات سیہ اور خرافات کا قلع قمع کرنے کے باعث قاطعہ بدعات، بہت ساری سنتوں کا احیا کرنے کے باعث ماحئ سنت بریلی شریف میں اپنے والد ماجد کے مدرسہ میں فارغ ہونے کے باعث فاضل بریلوی، دنیائے نعت گوئی میں

سلامِ رضا اور دیگر قصائد لکھنے کے باعث حسّان الہند، لاکھوں دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنے کے باعث عاشقِ رسول، ہزار سے زیادہ کتب تصنیف کرنے کے باعث غزالئ دوراں اور لاکھوں لوگوں کو طریقہ قادری کی طرف گامزن کرنے کے باعث نائب غوث الوریٰ کہلاتے ہیں، جب کہ اسم مبارک احمد رضا خاں بریلوی ابن مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی (م1297ھ/1880ء) ابن مولانا مفتی محمد رضا علی خاں بریلوی (م1282ھ/1865ء) ہے آپ کی ولادت 1272ھ / 1856ء اور وصال مبارک 25 صفر المظفر 1340ھ / 1921ء ہے۔ چودہ برس سے کم عمری میں اپنے والد کے مدرسہ سے شعبان 1286ھ میں فارغ التحصیل ہوگئے۔ دوران طالب علمی ہی تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا اور 1285ھ ہی میں عربی تصنیف پر حاشیہ نگاری فرمائی، فارغ ہوتے ہی پہلا فتویٰ کم سنی میں لکھ کر برصغیر کی اسلامی تاریخ میں اپنا نام کم سن مفتی کی حیثیت سے رقم کر دیا کہ آج تک کسی نے 14 سال سے کم عمر میں فتویٰ نہیں دیا شاید یہ ریکارڈ دنیائے اسلام کا بھی ہو مگر احقر کی بقیہ دنیا کے مفتیان کے متعلق تحقیق نہیں ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ٹیم میں کیا کوئی ایسا مفتی بھی تھا جس نے 14 سال سے کم عمر میں فتویٰ دیا ہو اگر ایسا نہیں تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام میں سب سے کم عمری میں فتویٰ دینے والے مفتی قرار پائیں گے آپ نے جب پہلا فتویٰ دیا اس وقت آپ کی عمر 13 سال، 10 ماہ اور 5 دن کی تھی، اسی دن آپ بالغ ہوئے اسی دن والد ماجد نے مہر بنوا کر اپنی مسند افتاء پر آپ کو فائز کر دیا جو مسند افتاء 1246ھ میں امام احمد رضا کے دادا مفتی محمد رضا علی خاں نے بریلی میں قائم فرمائی تھی۔

امام احمد رضا خود ان دونوں باتوں کا تذکرہ اپنے وصال 25 صفر المظفر 1340ھ سے چند گھنٹے پہلے کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہ ہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہ ہی عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کر دیگا مگر معلوم نہیں میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں بتائے اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو"

یہ باتیں کیا تھیں وہ اس وصیت نامہ میں پہلے ذکر کی گئیں ہیں آپ اس وصیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رب العزت کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے اللہ ورسول سے سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

اسی وصیت نامہ میں اپنے خاندان سے متعلق کہ کب سے اس خاندان میں فتویٰ نویسی شروع ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس گھر سے فتوے نکلتے 90 برس سے زائد ہو گئے، میرے دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدت العمر یہ کام کیا (1246ھ تا 1282ھ) جب وہ تشریف لے گئے تو اپنی جگہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کو چھوڑا (1282 تا 1297ھ) میں نے چودہ سال کی عمر میں ان سے یہ کام (فتویٰ نویسی

کا) لے لیا (1286، تا 1340ھ)"۔(وصایا شریف از امام احمد رضا مرتبہ مولانا حسنین رضا مطبوعہ کراچی، ص 9-10)

امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے اگرچہ متعدد عظیم کارنامے ہیں مگر ان کی حیات کے چند کارنامے ضرور گنوانا چاہوں گا۔

(۱)۔ آپ نے اپنی ظاہری حیات میں 55 سالوں میں 3 زبانوں میں 1000 سے زیادہ کتب تمام دنیاوی و دینوی علوم پر تصنیف فرمائیں ہیں۔

(2)۔ آپ کے فتاویٰ جو فتاویٰ رضویہ کے نام سے مشہور ہیں 3 زبانون اور 5 نہج پر لکھے گئے ہیں۔

اردو فتاویٰ نثر اور اردو فتاویٰ نظم، فارسی فتاویٰ نثر اور فارسی فتاویٰ نظم اور عربی فتاویٰ۔ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تحقیق کے مطابق آپ نے انگریزی میں بھی فتاویٰ لکھے ہیں۔

(3)۔ آپ کا اردو زبان میں ترجمۂ قرآن بعنوان کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن جو 1330ھ /1910ء میں شائع ہوا۔

(4)۔ آپ کا نعتیہ کلام بعنوان حدائق بخشش جو تین زبانوں پر مشتمل ہے عربی کلام، فارسی کلام اور اُردو نعتیہ کلام۔

(5)۔ آپ نے اپنی خانقاہ قادریہ رضویہ، بریلی میں 1294ھ میں قائم فرمائی جس کی اس وقت دنیامیں ہزاروں برانچیں ہیں۔

(6)۔ آپ کا قائم کردہ مدرسہ منظر اسلام ہے جو آپ نے بریلی شریف میں 1322ھ قائم فرمایا جس کے فارغ التحصیل طلبہ 120 سال سے دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

(7)۔ جماعت رضائے مصطفےٰ کا 1336ھ میں قیام ہوا جس نے بعد میں تحریک آزادی پاکستان میں اہم ترین کردار ادا کیا۔

(8)۔ آپ نے قادیانیت فتنہ کے خلاف سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا اور اس کے رد میں کئی رسائل تصنیف فرمائے۔

(9)۔ جتنی بھی تحریکیں اسلام کے خلاف اٹھیں مثلاً تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، تحریک ہجرت، تحریک گاؤکشی، تحریک وہابیت، نیچریت، تحریکِ ندوہ، تحریک علیگڑھ ان سب کے خلاف فتویٰ دیا اور مسلمانوں کی صحیح سمت رہنمائی فرمائی۔

(10)۔ مقام الوھیت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہرہ دیا جس کے باعث برصغیر کے مسلمانوں کے ایمان کو سلامت رکھا اور دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع کو روشن کر کے قیامت تک کے لیے بندوبست فرمادیا۔

آپ کے وصال کو ایک صدی گزر گئی آپ کا مشن کس طرح آگے بڑھا اور اس صدی میں دنیا بھر میں مختلف اداروں نے کیا کام کئے ایک سرسری جائزہ پیش کر رہا ہوں ملاحظہ کیجئے:

(1)۔ آپ کے وصال کے وقت 150 سے زیادہ آپ کے خلفاء اور سینکڑوں تلامذہ جو جید علمائے کرام تھے موجود تھے ان میں سے صرف چند بہت اہم اور معروف نام ملاحظہ کریں:

(1)۔ مولانا مفتی حامد رضا خاں (م1362ھ / 1943ء)

(2)۔ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری (م1402ھ / 1981ء)

(3)۔ مولانا مفتی محمد ظفر الدین بہاری قادری (م1382ھ /1962ء)

(4)۔ مولانا مفتی امجد علی اعظمی (م1367ھ / 1948ء)

(5)۔ مولانا مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی (م1367ھ / 1948ء)

(6)۔ مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی (م1374ھ / 1954ء)

(7)۔ مولانا سید ابوالبرکات قادری (م1398ھ / 1978ء)

(8)۔ مولانا ضیاالدین قادری مدنی (1402ھ / 1981ء)

(9)۔ مولانا مفتی برھان الحق جبلپوری (1405ھ / 1985ء)

(10)۔ مولانا محمد شریف کوٹلوی (1370ھ / 1951ء)

(2)۔ امام احمد رضا خاں نے اپنے دادا کی قائم کردہ مسند افتاء پر تقریباً 55 سال فتاویٰ نویسی فرمائی۔ جس کے نتیجے میں بڑی یعنی جہازی سائز کی 12 جلدیں تیار ہو سکیں۔ ہر جلد 1000 صفحات پر کم و بیش مشتمل تھی جس میں 3 زبانوں میں فتاویٰ لکھے گئے تھے ان میں ہزاروں فتاویٰ کے علاوہ 250 سے زیادہ رسائل بھی تھے۔ امام احمد رضا کی حیات میں اس کی پہلی دوسری اور پانچویں جلدیں شائع ہو چکی تھیں جب کہ بقیہ جلدیں وقتاً فوقتاً سنی دارالاشاعت مبارک پور سے شائع ہوئیں اس طرح 1990ء تک فتاویٰ کی 12 جلدیں انڈیا، پاکستان کے مختلف اداروں سے شائع ہوتی رہیں۔ 1990ء میں حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی (م 26/ اگست 2003ء) علیہ الرحمۃ نے جو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے مہتمم اعلیٰ تھے انہوں نے رضا فاؤنڈیشن کے نام سے ادارہ قائم کیا اور فتاویٰ رضویہ کی عربی، فارسی عبارتوں اور رسالوں کے تراجم کروا کر اور بقیہ تخریج کے ساتھ اس کو 30 جلدوں میں شائع کرنے کا پروگرام مرتب کیا اور الحمدللہ! ان کے وصال سے قبل 25 جلدیں شائع ہو چکی تھی اور بقیہ 5 بعد میں شائع ہوئیں یہ 30 جلدیں 22000 صفحات پر مشتمل ہیں جس میں 6847 سوالوں کے جواب اور 250 رسائل ہیں۔ ان تین جلدوں کو بھی انڈیا، پاکستان کے مختلف ادارے شائع کر رہے ہیں۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے اس کی اشاعت کے دوران جب اس کا تفصیلی مطالعہ کیا تو انہوں نے اس کو فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا، جب کہ دورِ حاضر کے حکمت کے ایک بڑے مدبر محترم جناب حکیم محمد سعید دہلوی نے فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ کے بعد جو رائے قائم کی وہ ملاحظہ کریں:

"میرے نزدیک ان کے فتاویٰ کی اہمیت اس لیے نہیں ہے کہ وہ کثیر در کثیر فقہی جزئیات کے مجموعے ہیں بلکہ ان کا خاص امتیاز یہ ہے کہ ان میں تحقیق کا وہ اسلوب و معیار نظر آتا ہے جس کی جھلکیاں ہمیں صرف قدیم فقہا میں نظر آتی ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ قرآنی نصوص اور سنن نبویہ کی تشریح و تفسیر اور ان سے احکام کے استنباط کے لیے قدیم فقہا جملہ علوم و رسائل سے کام لیتے تھے اور یہ خصوصیات مولانا کے فتاویٰ میں بھی موجود ہیں"

(مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، 1991ء، ص74)

ملک کے ایک اور محقق جناب مولانا کوثر نیازی نے جب فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کیا تو آپ کو وقت کا امام ابو حنیفہ ثانی قرار دیا۔

(3)۔ آپ کا ترجمۂ قرآن کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن 1330ھ میں مکمل ہوا اور آپ کی حیات میں پہلی بار بریلی سے بغیر حاشیہ کے اور بعد میں مولانا مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی کے حاشیہ خزائن العرفان کے ساتھ مراد آباد سے شائع ہوا اور پاکستان کی آزادی کے بعد تاج کمپنی نے بھی شائع کیا اور آپ کا ترجمۂ قرآن ہندوستان اور پاکستان کے 50 سے زیادہ قرآن کے پبلشرز اس ترجمہ کو شائع کر رہے ہیں اور اس کی الحمدللہ ضرورت بڑھتی جا رہی ہے اور اردو زبان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والا ترجمۂ قرآن آپ ہی کا ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ اس ترجمہ کے انگریزی ترجمہ مختلف متراجم کئے ہوئے شائع ہو رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ بنگلہ، ڈچ، ترکی، ہندی، گجراتی، سندھی، بروہی، پنجابی اور پختون زبان میں بھی ترجمے شائع ہو رہے ہیں۔ اس ترجمہ کو اگرچہ 110 برس سے زیادہ ہو چکے ہیں مگر اس کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ قارئین کرام تعجب کرینگے کہ آپ نے جب یہ ترجمہ کروانا شروع کیا تو اس وقت آپ کے سامنے نہ کوئی ترجمہ ہوتا نہ کوئی تفسیر نہ کوئی حدیث کی کتاب اور نہ کوئی

لغت سامنے ہوتی اور ڈیڑھ گھنٹوں کی چند نشستوں میں آپ نے یہ ترجمہ اپنے خلیفہ حضرت مولانا مفتی امجد علی اعظمی کو املا کروادیا۔ الحمد للہ! اس کے قلمی مسودے کا عکس احقر کے پاس موجود ہے اور راقم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ راقم نے اس کنزالایمان پر 1993ء میں مقالہ لکھ کر Ph.d کی سند کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی تھی۔ راقم کا یہ تھیسس 1999ء میں شائع ہو چکا ہے۔

(4)۔ امام احمد رضا نے شعر و شاعری میں بھی ملکہ حاصل کیا آپ نے صرف نعتیہ کلام لکھا اور آپ نے 3 زبانوں میں نعتیہ قصیدے لکھے۔ عربی، فارسی اور اردو آپ کا یہ کلام حدائقِ بخشش کے نام سے آپ کی حیات ہی میں شائع ہو گیا تھا البتہ کچھ حصہ آپ کے وصال کے بعد حدائقِ بخشش سوم کے نام سے شائع ہوا تھا۔ قارئینِ کرام! کو یہ پڑھ کر فرحت حاصل ہوگی کہ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے مختلف پہلوؤں پر اب تک پاک و ہند میں 8 سے زیادہ Ph.D کے مقالہ جات لکھے جا چکے ہیں جبکہ آپ کی نثری تحریر پر بھی تین Ph.D کے مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ آپ دنیائے نعت کے اوّل اور شاید آخری نعت گو شاعر ہیں جس نے ایک نعت میں 4 زبانیں استعمال کی ہیں اور ہر مصرعہ میں دو دو زبانوں کا سہارا لے کر 9/ اشعار میں نعت لکھی ہے جس کا مطلع ہے:

لم یات نظیرك فی نظرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اول مصرعے میں عربی اور فارسی کا آدھا آدھا مصرع جب کہ دوسرے مصرعے میں ہندی اور اردو زبان کا آدھا آدھا مصرعہ استعمال کیا ہے۔ دنیا میں ہزاروں نعت گو شعراء گزرے ہیں جن میں اکثر نعت گو شعراء کے مجموعے شاید ایک دفعہ میں شائع ہوئے ہوں گے کچھ کے دو یا زیادہ اور چند کے ممکن ہے 8-10/ ایڈیشن شائع ہوئے ہوں مگر امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کے ایڈیشن کا کوئی کیا شمار کرے کہ 120 سال سے

شائع ہو رہے ہیں اور ہر پبلشر اس کو شائع کر رہا ہے پھر بھی اس کی ڈیمانڈ میں کمی نہیں آتی اس لیے راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہو گا کہ دنیائے نعت میں اگر کسی کا کلام اتنا شائع ہو چکا ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جاسکتا تو وہ صرف احمد رضا کا کلام حدائق بخشش ہی ہو گا اور یہ کلام صرف شائع نہیں ہوا بلکہ اتنی ہی کثیر تعداد میں پڑھا بھی جاتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں 120 سال سے زیادہ یہ کلام ہر نعت، میلاد کی محفل میں پڑھا جاتا ہے اور ربیع الاوّل میں اس کے پڑھنے کا کون حساب لگا سکتا ہے اور سب سے بڑا اعزاز اس کلام کو یہ بھی حاصل ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں بھی میلاد کی محفل جب ختم ہوتی ہے تو آخر میں مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام کے الفاظ ضرور پڑھے جاتے ہیں۔ اندازہ کریں ہندوستان، پاکستان میں کتنی مساجد ہوں گی جہاں جمعہ کی نماز کے بعد امام احمد رضا کا یہ کلام پڑھا جاتا ہے۔ آپ کا لکھا ہوا یہ نعت کا شعر آپ پر صادق آتا ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

(5)۔ امام احمد رضا کے تلامذہ / منظر اسلام کے تلامذہ کا تعلیمات رضا کے فروغ میں حصّہ:

امام احمد رضا نے بریلی شریف میں 1322ھ میں مدرسہ منظر اسلام قائم فرمایا اور جلد ہی اپنی قلمی مصروفیات کے باعث اپنے منجھلے بھائی مولانا حسن رضا کو اور ان کے وصال کے بعد اپنے بڑے صاحبزادے کو مدرسہ کا مہتمم اعلیٰ بنایا۔ ابتداء میں چند طلباء کو تفصیلاً پڑھایا اور بعد میں صرف دورۂ حدیث کے طلباء کو پڑھایا۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے چند تلامذہ اور خلفاء کو اپنے ساتھ دارالافتاء میں بھی باقاعدہ فتویٰ نویسی کی مشقیں کرائیں۔ ان میں چند نام مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری، مفتی ظفر الدین قادری بہاری، مولانا برھان الحق جبل پوری، مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری، مولانا امجد علی

اعظمی، مولانا محمد رضا قادری بریلوی، مولانا سید شاہ غلام صاحب بہاری، حکیم سید عزیز غوث وغیرہ ہم قابلِ ذکر ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کئی تلامذہ اور خلفاء نے برصغیر کے مختلف شہروں میں دارالعلوم قائم فرمائے اور اس کے بعد منظر اسلام کے بھی کئی فارغ التحصیل طلبہ نے ملک کے بیشتر شہروں میں دارالعلوم اور مدرسے قائم فرمائے، اکثریت نے اس دارالعلوم کے ساتھ امام احمد رضا کا نام شامل رکھا۔ ایسے دارالعلوم کی پاک و ہند میں ایک طویل فہرست ہے جو امام احمد رضا کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ پاکستان میں مولانا حامد رضا خاں قادری کے شاگردِ رشید و خلیفہ حضرت علامہ مولانا سردار احمد قادری رضوی نے 1950ء میں (لائل پور) فیصل آباد میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی بنیاد رکھی جہاں پاکستان کے تمام نامور علماء ومفتیان فارغ ہوئے اور انھوں نے پورے پاکستان میں مدارس کا جال پھیلا دیا ان میں سرِ فہرست مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ہیں جنھوں نے لاہور میں جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد رکھی اور یہ سلسلہ پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ کراچی میں مولانا مفتی ظفر علی نعمانی علیہ الرحمہ نے دارالعلوم امجدیہ رضویہ کی بنیاد رکھی جامعہ اویسیہ رضویہ۔ بہاولپور (حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی) الحاصل سینکڑوں مدارس امام احمد رضا کے تلامذہ اور بعد کے شاگردوں نے قائم کئے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

(6)۔ تعلیماتِ رضا کے فروغ میں پاکستان میں قائم اداروں کا جائزہ:

قیامِ پاکستان کے بعد اوّل مدارس کے ذریعہ ہی تعلیماتِ رضا کا فروغ جاری رہا مگر 70 کی دہائی میں مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے لاہور میں مجلسِ رضا کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں تسلسل کے ساتھ امام احمد رضا کے رسائل اور امام احمد رضا پر لکھے گئے مقالات کے شائع ہونے کا سلسلہ شروع ہوا۔

اور ان تمام شائع شدہ سینکڑوں رسائل کو جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئے نہ صرف ملک میں بلکہ انڈیا، بنگلہ دیش اور جہاں، جہاں اردو بولنے والے اہلِ ذوق موجود تھے حکیم موسیٰ امر تسری نے ڈاک کے ذریعہ اس لٹریچر کو ان تک پہنچایا جس کے باعث اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء میں بھی امام احمد رضا کی شخصیت مقبول ہوتی گئی اور وہ حضرات جو امام احمد رضا سے بہت متعارف نہ تھے یا صرف ان کو شاعر کی حیثیت میں جانتے تھے اس مجلسِ رضا کی 10 سالہ کاوش نے امام احمد رضا کو اور ان کی تعلیمات کو عوام الناس کے ساتھ ساتھ عوام الخواص میں متعارف کروانے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔

کراچی میں 1400ھ /1980ء میں حضرت علامہ مولانا سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی دہلوی کی معاونت سے ایک تحقیقی ادارہ بنام ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا قائم کیا۔ اس تحقیقی ادارے نے چند سالوں میں ہی اہلِ تحقیق کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور پاکستان کی اکثر جامعات کے اندر اساتذہ کرام ادارہ کی تحقیقی کاوشوں کے باعث امام احمد رضا کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے امام احمد رضا کے مختلف علوم وفنون پر تحقیق کا سلسلہ شروع کیا۔ یہاں تک کہ 1986ء سے امام احمد رضا پر Ph.D، M.Phil کے مقالات لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ تحقیقی مقالات نہ صرف پاکستان کی جامعات میں بلکہ انڈیا، بنگلہ دیش کی جامعات میں بھی شروع ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ اور آگے بڑھا اور 2000ء کے بعد یہ تحقیقی مقالات لکھنے کا سلسلہ عرب کی جامعات تک پہنچا۔ جامعہ دمشق، جامعہ بغداد، جامعہ الازھر جیسی جامعات میں بھی سلسلہ شروع ہوگیا۔

قارئین کرام کے لیے یہ بات شاید قابل یقین نہ ہو کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کاوشوں کے باعث امام احمد رضا پر اب تک 50 سے زیادہ مختلف عنوانات

پر پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک کی جامعات میں Ph.D کے مقالات پیش کرکے سندیں حاصل کی جاچکی ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ادارے کا ٹارگٹ Ph.D100 کرانے کا ہے۔ راقم کی معلومات کے مطابق کسی ایک شخصیت پر اس کے علمی ورثہ پر آج تک اتنی بڑی تعداد میں Ph.D، M.Phil کے مقالات نہیں لکھے گئے جتنے امام احمد رضا پر اب تک لکھے جاچکے ہیں۔ ممکن ہے کہ گینز بک میں امام احمد رضا یوں شامل ہو جائیں کہ وہ شخصیات جس پر اب تک سب سے زیادہ Ph.D کے مقالے لکھے گئے ہیں وہ امام احمد رضا خاں بریلوی ہیں یہ سارا Credit ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو جاتا ہے جس نے پچھلے 30 سالوں میں محققین اور اسکالرز سے تعاون کرتے ہوئے ان کو Ph.D کے مقالات لکھوانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اس کے علاوہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے ہر سال 1980ء تا حال سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد جاری رکھا جس میں خصوصیت سے اہل علم حضرات اور دانشورانِ ملّت اور مستقبل کے معمار طلبہ کو دعوت دی جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ سالانہ کانفرنس کے موقع پر سالانہ "معارفِ رضا" کے نام سے ایک ریسرچ جریدہ کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور 2000ء سے ماہنامہ معارفِ رضا کو جاری کرکے تعلیماتِ رضا کو عوام تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ادارے نے امام احمد رضا کی کئی غیر مطبوعہ کتب کی اشاعت کی اور ان کے عربی اور انگریزی زبانوں میں ترجمے کروا کر بھی شائع کئے۔ اس تمام لٹریچر کو جامعات، کالج اور دیگر پبلک لائبریریوں تک بھی پہنچایا تاکہ عوام زیادہ سے زیادہ امام احمد رضا کے افکار سے روشناس ہو سکیں۔

عرب دنیا میں پیغام:

عرب کی دنیا میں امام احمد رضا کو متعارف کروانے کے لیے عربی میں کام کی سخت ضرورت تھی جس کو جناب مولانا مفتی محمد اسلم رضا الشیوانی نے دار اهل السنة

کا ادارہ قائم کرکے پورا کیا آپ نے پچھلے چند سالوں میں امام احمد رضا کے کئی عربی رسائل از سرنو ایڈٹ کرکے شائع کئے ، کئی اردو رسائل کا عربی زبان میں ترجمہ کرکے شائع کیا اور سب سے بڑا کام یہ ہوا کہ امام احمد رضا کا امام عابدین شامی کی کتاب ردالمختار پر 7 جلدوں پر مشتمل حاشیہ جد الممتار کے نام سے عربی زبان میں شائع کیا جس کے باعث عرب کی دنیا میں امام احمد رضا پہلے کی طرح متعارف ہوگئے یہ 7 جلدوں پر مشتمل فقہی حاشیہ بیروت سے شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اگلے عشرے میں امام احمد رضا کی کثیر تصنیفات عربی زبان میں عرب دنیا سے شائع ہوجائینگی اور تعلیماتِ رضا سے عرب دنیا مکمل ہم آہنگ ہوجائے گی۔

ایک سو سال گزر جانے پر امام احمد رضا کے متبعین و متوسلین و محبین نے تعلیماتِ رضا کو خوب خوب فروغ دیا اور دورِ حاضر میں اہلِ سنّت کی پہچان اور نشانی بنا دی ہے۔ امام احمد رضا کا نام اور کام اہلِ سنّت کی کسوٹی بن گئی ہے جو اہلِ سنّت کے مذہب سے متفق ہوگا وہ امام احمد رضا کی تعلیمات سے مکمل متفق ہوگا اور جو امام احمد رضا کے نظریات سے متفق ہوگا وہ یقیناً مذہب اہلِ سنّت کا پیروکار ہوگا۔ امام احمد رضا نے جہاں مذہبِ حنفیت کو فروغ دیا وہیں طریقت میں قادریت کو بھی بہت زیادہ فروغ دیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں جتنے بھی سلاسل قادریہ اس وقت فروغ پا رہے ہیں ان سب میں امام احمد رضا کے خلفاء، خلفاء کے خلفاء کی کثیر تعداد اس میں شامل ہے۔

اس ایک صدی کے بعد اب ضرورت ہے کہ مغرب کی دنیا میں بھی کام کیا جائے اور وہاں پر امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اس کے لیے امام احمد رضا کی تعلیمات کو جدید انگریزی زبان میں منتقل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے انگریزی زبان کے لیے ایسا بندوبست کردے جیسا اس نے عربی زبان کے لیے محمد اسلم صاحب کو منتخب کرلیا ساتھ ہی دیگر مغربی زبانوں میں بھی لٹریچر کو فروغ

دینے کی اشد ضرورت ہے یوں کہیے کہ اگلے 100 سالوں میں دنیا کی بیشتر زبانوں میں بالخصوص انگریزی میں امام احمد رضا کی تعلیمات کو منتقل کیا جانا ضروری ہے۔

دورِ حاضر میں معیشت سب کی ضرورت ہے اور مغربی معیشت کے مقابلے میں اب اسلامی ممالک اسلامک بینکنگ اور دیگر معیشت کے شعبوں میں کام کررہے ہیں اور ممکن ہے کہ اگلے 20-25 سالوں میں ہم مسلمان کوئی اسلامک معیشت کا مکمل ماڈل پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں اس کے لیے جہاں 100 سال کے فقہائے کرام کی تعلیمات ہمارے لیے رہنمائی کرینگی وہیں تنہا امام احمد رضا کی تعلیمات جدید معیشت میں اہم رول ادا کرسکتی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ فتاویٰ رضویہ کا وہ حصہ جو صراحتاً معیشت اور تجارت سے تعلق رکھتا ہے اس کو جلد از جلد جدید انگریزی اصطلاحات کے ساتھ ترجمہ کرکے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اسلامک ممالک کے معیشت سے تعلق رکھنے والے حضرات امام احمد رضا کے ان افکار کا بغیر کسی تعصب کے گہرا مطالعہ کریں، سیمینار کروائیں ورک شاپ منعقد کریں اور تعلیماتِ رضا سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کے سامنے اسلام کے معاشی نظام کو مؤثر انداز میں پیش کرکے اسلام کا علم بلند رکھنے میں اپنی خدمات انجام دیں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کی قلمی خدمات

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین اہلِ قلم کی تعداد بہت زیادہ تو نہیں مگر ان اہلِ قلم میں چند نام ایسے بھی ہیں جنھوں نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی علمی خدمات پر تحقیق کرکے علمی دنیا میں اپنا نام روشن کیا مثلاً:

(1)۔ علامہ سید ریاست علی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(2)۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(3)۔ علامہ شمس الحسن شمسؔ صدیقی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(4)۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباںؔ قادری

(5)۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ان کے علاوہ کئی اور ارکین بھی ہیں جنھوں نے امام احمد رضا کے حوالے سے کئی قیمتی مقالات تحریر کئے ہیں اور ان کا سلسلۂ تحریر ابھی جاری ہے ان میں مندرجہ ذیل نام قابلِ ذکر ہیں:

(1)۔ پروفیسر دلاور خاں

(2)۔ پروفیسر ڈاکٹر حسن امام

(3)۔ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

علامہ سید ریاست علی قادری کی علمی خدمات:

مولانا سید ریاست علی قادری ولد سید واجد علی قادری رضوی بریلوی 1932ء میں بریلی شریف کے سادات کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آزادئ پاکستان کے بعد 1948ء میں کراچی تشریف لے آئے۔ 1959ء میں ٹیلیفون انڈسٹری میں بحیثیت الیکٹریکل سپروائزر ملازمت شروع کی۔ 1978ء میں پوری فیملی کو لے کر بریلی گئے اور سب کو بیعت کرایا اور خود وہاں سے مفتی اعظم کی سندِ خلافت لے کر تشریف لائے۔ 1979ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سے ملاقات ہوئی اور 1980ء میں امام احمد رضا کے نام پر اپنے احباب کے ساتھ مل کر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی بنیاد رکھی سب سے پہلے سالنامہ معارفِ رضا کی ابتدا کی اور کراچی میں پہلی مرتبہ امام احمد رضا کانفرنس کا سلسلہ شروع کیا اس لحاظ سے آپ شہر کراچی میں علمی دنیا میں امام احمد رضا کی تعلیمات کو فروغ دینے والے پہلے شخص قرار پاتے ہیں یوں آپ ادارۂ

تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی کے ساتھ ساتھ سالنامہ "معارفِ رضا" اور امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد کے بھی بانی قرار پاتے ہیں آپ کا علمی تعارف کراتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایک جگہ رقمطراز ہیں:

"1979ء سے قبل سید صاحب سے کوئی تعارف نہ تھا۔ سن مذکورہ ہی میں وہ بریلی شریف حاضر ہوئے اور وہاں سے 40 قلمی شروح وحواشی (امام احمد رضا) اپنے ساتھ لائے۔ انھوں نے فقیر کو 1979ء کے اواخر میں سکرنڈ (نواب شاہ) خط لکھا اور آنے کی اجازت چاہی اور پھر سید صاحب یہ علمی ذخیرہ لے کر غریب خانے پہنچے۔ سید صاحب سے ملاقات پر خوشی ہوئی اور ساتھ ساتھ اس علمی خزانے کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی سید صاحب نے ان حواشی میں سب سے پہلے "حاشیہ لوگارثم" چھاپنے کا ارادہ ظاہر کیا اور احقر سے مقدمہ لکھنے کی فرمائش کی راقم نے مقدمہ لکھ کر بھجوادیا اور انہوں نے 1980ء میں یہ حاشیہ شائع کر کے تقسیم بھی کر دیا۔" (یادگاری مجلہ سید ریاست علی قادری، مطبوعہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص24)

سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے 1980ء میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی بنیاد رکھی اور 1981ء میں پہلی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کیا اور جو مقالات اس میں پیش کئے گئے ان کو انہوں نے "معارفِ رضا" کے نام سے نکالے گئے رسالے میں 1981ء میں شائع کیا۔ یہ سلسلہ ان کے وصال تک جاری رہا۔ 1991ء میں ادارے کی جانب سے پہلی انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس کے چند ہفتوں بعد ہی آپ کا 3 جنوری 1992ء / 27 جمادی الثانی 1412ھ بروز جمعہ شام 5 بجے اسلام آباد میں انتقال ہو گیا۔

سید صاحب کی ادارت میں سالنامہ "معارفِ رضا" کے 11 شمارے شائع ہوئے۔ اول 5 شمارے صرف اردو میں شائع ہوئے جب کہ 1986ء سے معارفِ رضا

میں انگریزی حصہ بھی شامل کیا گیا چنانچہ ہر سال 2-3 انگریزی زبان میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مقالات شائع ہونا شروع ہوئے۔ ان معارفِ رضا میں سید ریاست علی قادری صاحب نے جو مقالات تحریر کئے ان کے عنوانات ملاحظہ کریں:

(1)۔ امام احمد رضا ایک عظیم مسلمان سائنسداں، شمارہ اول، معارفِ رضا، 1981ء۔

(2)۔ مخطوطاتِ امام احمد رضا، شمارہ 3، معارفِ رضا 1983ء۔

(3)۔ امام احمد رضا اردو کے صاحب طرز انشاء پرداز، شمارہ 3، معارفِ رضا، 1983ء۔

(4)۔ امام احمد رضا اپنی تصانیف کے آئینہ میں، شمارہ پنجم، معارفِ رضا، 1985ء۔

(5)۔ مجددِ دین وملت امام احمد رضا بحیثیت سائنسداں، حکیم و فلسفی، شمارہ 6، 1986ء۔

(6)۔ امام احمد رضا کے خلیفہ شاہ عبد العلیم صدیقی، شمارہ چہارم، معارفِ رضا، 1984ء۔

(7)۔ امام احمد رضا کی جدید علوم پر دسترس، شمارہ 11، معارفِ رضا، 1991ء۔

(8)۔ امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری، جلد اول، مرتبہ سید ریاست علی قادری، 1985ء۔

(9)۔ امام احمد رضا کے نثری شہ پارے، مرتبہ سید ریاست علی قادری، 1984ء۔

ان کے علاوہ ہر سال کانفرنس کے موقع پر جو آپ خطبہ استقبالیہ پیش کرتے تھے وہ تمام بھی معارفِ رضا کے شماروں میں شائع ہوئے ہیں۔

سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ نے ایک اور اہم کارنامہ یہ انجام دیا کہ 1981ء سے مختلف اخبارات میں اور خاص کر روزنامہ جنگ میں امام احمد رضا کے وصال کے موقع پر امام احمد رضا ایڈیشن کا اہتمام کرایا جس میں وہ خود بھی مقالہ تحریر کرتے اور دیگر مقالہ نگاروں سے بھی لکھواتے اور اخبار میں شائع ہوتے جو پھر دنیا بھر میں لوگوں کو پڑھنے کا موقع ملتا اور امام احمد رضا کے علمی کارناموں سے واقف ہوتے الحمد للہ! یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور ہر سال 25 صفر المظفر کو اخبار جنگ میں پورا ایک صفحہ امام احمد رضا ایڈیشن کے نام سے شائع ہوتا ہے اس اہم کارنامے کے بانی

بھی سید ریاست علی قادری ہی ہیں۔ اس کام کو پائے تکمیل کرانے میں تحریک عوام اہلِ سنّت کے محترم جناب محمد حنیف بلّو کا نام ضرور شامل کرونگا کہ ہماری صحافتی خبروں کو آپ ہی کے ذریعہ اخبارات میں طباعت کی آسانی تھی۔ اللہ تعالیٰ حاجی محمد حنیف بلّو کی خدمات کو قبول فرمائے آپ نے نشتر پارک میں 12 ربیع الاول کے جلسہ میں 2005ء میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔

سید ریاست علی قادری کی اول تحریر 1970ء کی ملی ہے یہ ایک کتابچہ ہے جو آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے حوالے سے لکھا تھا اس کے بعد اخبارات اور مختلف دینی جرائد میں مقالات لکھتے رہے مگر 1980ء کے بعد آپ کا قلم صرف تعلیماتِ رضا کے لیے وقف ہوگیا تھا۔ آپ کے وصال پر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس میاں محبوب احمد نے آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:

"دنیا میں بہت سے وجود ایسے ہونتے ہیں جو اپنی پذیرائی اور پاکیزہ تاثر کی صفات حسنہ سے متصف ہیں ان کی فکر و نظر اور اعمال ایک یادگار اور تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی قبیل کی ایک نامور شخصیت ریاست علی قادری مرحوم تھے۔" (یادگاری مجلہ، ص 41)

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قلمی خدمات:

حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری دہلوی ابن مولانا مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی 1930ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کرکے کراچی اور پھر حیدرآباد سندھ میں قیام کے دوران جامعہ سندھ سے B.A، M.A اور Ph.D کی اسناد حاصل کیں۔ آپ نے 1958ء سے بحیثیت لیکچرار گورنمنٹ کالج میں ملازمت کا آغاز کیا اور ترقی پاتے ہوئے کئی کالج میں پرنسپل رہے اور 1991ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ نے دوران ملازمت سینکڑوں

مقالات اور 100 سے زیادہ کتب تصنیف فرمائیں اس کی تفصیل آپ ان پر لکھے گئے Ph.D کے مقالے "پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی حیات، علمی اور ادبی خدمات" میں پڑھ سکتے ہیں جو ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی صاحب نے بہار یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں 1997ء میں جمع کرایا تھا اور ادارہ مسعودیہ نے اس کو ضیاء الاسلام پبلی کیشنز کراچی سے 2002ء میں شائع کرایا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی قلمی خدمات مختلف جہتوں میں تقسیم ہیں۔ آپ نے 50 سال سے زیادہ تحریری کام کیا اس دوران آپ نے اردو کے پروفیسر ہونے کا حق ادا کر دیا اور سینکڑوں تحقیقی مقالات لکھے جس میں امام احمد رضا، حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال جیسی نابغہ روز گار پر بہت تفصیل سے لکھا اس کے علاوہ اپنے آباؤ اجداد کی قلمی خدمات کو آپ نے متعارف کروایا، اپنی قائم کردہ خانقاہ مسعودیہ کے لیے 50 سے زیادہ اصلاحی رسائل لکھ کر اہلِ طریقت کی رہنمائی فرمائی، اہلِ قلم کی پذیرائی کرتے ہوئے سینکڑوں کتابوں پر مقدمات اور پیش لفظ لکھے، اپنے سلسلے کے بزرگوں میں خاص حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کے علاوہ 15 جلدوں پر مشتمل "جہان امام ربانی" مرتب کر کے اہم ترین کارنامہ انجام دیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی پر علمی تحقیقی مقالات لکھ کر ان کو علمی دنیا میں متعارف کروایا اور خود ماہر رضویات کا تمغہ پایا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد 1980ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے قیام میں پیش پیش تھے۔ آپ اگرچہ امام احمد رضا پر 1971ء سے لکھ رہے تھے اور مجلس رضا آپ کے کئی مقالات شائع کر چکی تھی۔ سب سے پہلا انتہائی مبسوط اور تحقیقی مقالہ آپ نے "فاضل بریلوی اور ترک موالات" لکھا تھا جو 1971ء میں مجلس رضا لاہور نے شائع کیا اس کے بعد دوسرا اہم رسالہ "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں"

لکھا جس کو مجلس رضا لاہور نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے علمی دنیا میں مفت تقسیم کیا جس کے باعث اعلیٰ حضرت علمی دنیا میں بھرپور انداز میں متعارف ہوئے۔ 1980ء میں جب کراچی میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا قائم ہو گیا اور آپ سرپرست قرار پائے اور سید ریاست علی قادری 40 سے زیادہ قلمی نوادرات جو بریلی سے لائے تھے آپ کو پیش کئے تو ایسا لگتا ہے کہ ان کے مطالعہ کے بعد ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو امام احمد رضا کی بھرپور توجہ حاصل ہو گئی اور اب جو قلم نے لکھنا شروع کیا تو اتنا لکھا اتنا لکھا کہ آپ کو دنیا فنافی الرضا، ماہر رضویات جیسے القاب سے یاد کرنے لگی۔ یہاں صرف ان کی ان قلمی خدمات کا تعارف ہو گا جو انہوں نے امام احمد رضا کے حوالے سے 1980ء تا 2008ء تک قلمی کام کیا ہے۔

سالنامہ معارفِ رضا میں چھپنے والے ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات:

(1)۔ جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا، شمارہ اوّل، 1981ء۔

(2)۔ عالمی جامعات اور امام احمد رضا، شمارہ دوّم، 1982ء۔

(3)۔ امام احمد رضا کے ماہ و سال، شمارہ سوم، 1983ء۔

(4)۔ پیش گفتار فوز مبین (مقدمہ) شمارہ سوم، 1983ء۔

(5)۔ سر تاج الفقہا، شمارہ چہارم، 1984ء۔

(6)۔ امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظر میں، شمارہ پنجم، 1985ء۔

(7)۔ امام احمد رضا اور علوم جدیدہ، شمارہ ششم، 1986ء۔

(8)۔ حیات امام احمد رضا ایک نظر میں، شمارہ ہفتم، 1987ء۔

(9)۔ فتاویٰ رضویہ اور ڈاکٹر بلیان، شمارہ ہفتم، 1987ء۔

(10)۔ امام احمد رضا بریلوی اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی، شمارہ نہم، 1989ء۔

(11)۔ امام احمد رضا غریبوں کے غمخوار، شمارہ دہم، 1990ء۔

(12)۔ کنز الایمان کی ادبی جھلکیاں، شمارہ 12، 1992ء۔

(13)۔ کچھ علمی نوادرات اور اسناد، شمارہ 12، 1992ء۔

(14)۔ نغمۂ رضا لمیات نظیرک کا تشریحی ترجمہ، شمارہ 14، 1994ء۔

(15)۔ محدث بریلوی کے اہم مشاغل اور نظریات، شمارہ 16، 1996ء۔

(16)، حضرت رضا کی شاعری اپنے آئینے میں، شمارہ 17، 1997ء۔

(17)۔ امام احمد رضا کا ایک نادر فتویٰ، شمارہ 18، 1998ء۔

(18)۔ امام احمد رضا اور دنیائے عرب، شمارہ 20، 2000ء۔

(19)۔ امام احمد رضا اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی، شمارہ 21، 2001ء۔

(20)۔ امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات، شمارہ 21، 2001ء۔

(21)۔ الامام احمد رضا خان (عربی زبان میں مقالہ)، شمارہ 22، 2002ء۔

(22)۔ امام المحدثین احمد رضا خاں بریلوی، شمارہ 23، 2003ء۔

(23)۔ چشم چراغ خاندان برکاتیہ، شمارہ 24، 2004ء۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ 2008ء تک حیات رہے مگر 2004ء کے بعد وہ اپنی ضخیم تالیف "جہان امام ربانی" میں مصروف ہو گئے جس کے باعث اس دوران اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مقالات تحریر نہ کرسکے اور وصال سے قبل 11 جلدیں جہانِ امام ربانی ان کے سامنے شائع ہو چکی تھی۔ (ھذا من فضلِ ربی)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے سالنامہ معارفِ رضا کے علاوہ ماہنامہ معارفِ رضا جس کا اجرا 2000ء میں ہوا تھا اس میں بھی آپ کے کئی مقالات شائع ہوئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)۔ فاضل بریلوی کا امتیاز فکر۔ جنوری، 2000ء۔

(2)۔ وقت کی پکار، (معارفِ و فکر رضا کی اہمیت)، مارچ 2000ء۔

(3)۔ امام احمد رضا اور دنیائے عرب مع اضافات، مئی، جون 2000ء۔

(4)۔ امام احمد رضا اور متوسلین علماء کا کردار، اگست 2000ء۔

(5)۔ تصور پاکستان ایک تحقیقی جائزہ، نومبر 2000ء تا فروری 2001ء۔

(6)۔ فاضل بریلوی کے تعلیمی نظریات، اپریل 2001ء۔

(7)۔ نظریہ حرکت زمین اور امام احمد رضا، مئی 2001ء۔

(8)۔ امام احمد رضا پر کام کی رفتار، جون 2001ء۔

(9)۔ القادیانیہ پر ایک نظر، دسمبر 2001ء۔

(10)۔ مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں، اپریل 2002ء۔

(11)۔ علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی، جنوری 2003ء۔

(12)۔ مبلغ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی، فروری 2003ء۔

(13)۔ علامہ عبد القیوم ہزاروی، جنوری، فروری 2004ء۔

(14)۔ تحریک پاکستان کے روح رواں، اگست 2004ء۔

(15)۔ حضرت شیخ محمد عارف ضیائی مدنی، مئی، جون 2009ء۔

(16)۔ عاشقِ رسول امام احمد رضا، اکتوبر 2012ء۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے آپ کی علمی خدمات کے حوالے سے آئینہ رضویات کے نام سے 4 جلدیں شائع کیں ہر جلد میں آپ کے وہ مقدمات، پیشِ لفظ اور تقریظات شائع کی گئیں جو آپ نے ملک کے ممتاز اسکالرز اور علماء و مفتیان کی ان کتب پر تحریر کی تھی جو امام احمد رضا کے حوالے سے لکھی گئی تھیں۔ تمام جلدوں کے مقدمات کی مجموعی تعداد 100 سے زیادہ تجاوز کرتی ہے آپ کی ان تحریروں میں اکثر مقدمات، مقالات کی صورت میں ہی لکھے گئے تھے اور تمام تقریظات اور پیشِ

لفظ تحقیقی انداز میں لکھے گئے ہیں۔ آپ کے کئی تحقیقی مقالات عربی زبان میں بھی منتقل کئے گئے ہیں اور ادارہ نے ان کو علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع کئے ہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 2005ء کی انٹر نیشنل امام احمد رضا کانفرنس میں آپ کو گولڈ میڈل کے اعزاز سے نوازا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کا ایک خواب ادارہ پر قرض ہے کہ آپ نے 1983ء میں امام احمد رضا کے حوالے سے 30 جلدوں پر مشتمل دائرہ معارفِ رضا کا خاکہ پیش کیا تھا جو ابھی تک پورا نہ کیا جاسکا۔

حضرت شمس الحسن شمس بریلوی کی ادارہ میں قلمی خدمات:

(سرپرست اعلیٰ 1980ء تا 1996ء)

حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمہ (المتوفی 1996ء) ابن مولوی ماسٹر ابوالحسن صدیقی عاصی بریلوی (م 1937ء) بریلی شریف محلہ ذخیرہ میں 1337ھ / 1919ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بریلی شریف کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم منظر اسلام (قائم شدہ 1322ھ / 1904ء) میں امام احمد رضا کے صاحبزادگان کے علاوہ اکابر تلامذہ وخلفائے اعلیٰ حضرت سے دینی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ الہٰ آباد بورڈ سے فارسی زبان کے امتحانات منشی کامل اور ادیب کامل کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کیے اور شاعری میں مولوی سید قاسم علی خواہاں بریلوی سے اصلاح لی۔ آپ بحیثیت استاد شعبہ فارسی منظر اسلام کے مدرسے میں 1935ھ تا 1945ء خدمات انجام دیتے رہے۔ 1945ء تا 1954ء بریلی کے اسلامیہ کالج میں بحیثیت استاد فارسی شعبہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔

حضرت شمس بریلوی علیہ الرحمہ نے 1936ء میں انشائ ابوالفضل دفتر اول کی شرح لکھ کر قلمی خدمات کا آغاز کیا اس کے علاوہ میر حسن کی مثنوی ''سحر البیان'' پر

مقدمہ لکھا اور کئی کتب ہجرت سے قبل آپ نے لکھی تھیں۔ پاکستان آمد کے بعد اول ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کے لیے کام کرتے رہے اور گلستان، بوستان، دیوان حافظ شیرازی اور مدارج النبّوۃ کا ترجمہ، شرح اور حواشی کے علاوہ مقدمات بھی لکھے۔

حضرت شمس بریلوی کی ادبی دنیا میں پہچان عربی، فارسی کی اعلیٰ کتب کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان پر تفصیلی مقدمات بنے اور ادبی دنیا میں آپ مقدمہ نگاری میں انفرادی حیثیت کے مالک ہیں جن اہم کتب پر آپ نے مقدمات لکھے اور ساتھ ہی ساتھ ترجمہ بھی کیا وہ چند مندرجہ ذیل ہیں:

(1)۔ ترجمۂ لطائف اشرفی، (2)۔ مقدمہ مقاماتِ صوفیہ، (3)۔ مقدمہ کشف المحجوب، (4)۔ مقدمہ مکاشفۃ القلوب، (5)۔ مقدمہ ماثر الکرام، (6)۔ مقدمہ مدارج النبوۃ، (7)۔ مقدمہ فوائد الفواد، (8)۔ مقدمہ خصائص الکبریٰ، (9)۔ قدمہ کلیاتِ جامی، (10)۔ مقدمہ غنیۃ الطالبین، (11)۔ مقدمہ تاریخ الخلفاء، (12)۔ مقدمہ نغمات الانس، (13)۔ مقدمہ اورنگ زیب خطوط کے آئینے میں، (14)۔ مقدمہ حدائقِ بخشش کلامِ رضا۔

آپ کی چند تصانیف میں نظام مصطفیٰ اور سرور کونین کی فصاحت بہت معرکۃ الآراء تصنیفات ہیں اور آپ کو 1986ء میں حکومتِ پاکستان نے ''سرورِ کونین کی فصاحت'' پر صدارتی ایوارڈ بھی دیا تھا۔

حضرت شمس بریلوی صاحب کا تعلق چونکہ بریلی شریف سے تھا چنانچہ 1980ء میں ادارہ کے قیام میں آپ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

آپ نے سید ریاست علی قادری صاحب کو ادارہ کے قیام کے بعد چند اہم مشورے دیئے اور ان میں ایک معیاری رسالہ نکالے جانے کا بھی مشورہ دیا چنانچہ اس کے لیے سید ریاست علی قادری کمربستہ ہوگئے اور انہوں نے حضرت علامہ مفتی محمد

اطہر نعیمی صاحب کو شاملِ حال کیا اور پہلا رسالہ معارفِ رضا کے نام سے شائع کیا جس کے مرتبین میں مولانا محمد اطہر نعیمی اور ریاست علی قادری شامل تھے اور اس پہلے رسالے میں حضرت علامہ شمس بریلوی صاحب نے سب سے مبسوط اور تحقیقی مقالہ بعنوان ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے حواشی کا تحقیقی جائزہ'' لکھا تھا جو سالنامہ معارفِ رضا شمارہ دوم میں دوبارہ شائع ہوا۔ حضرت شمس بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو مقالات معارفِ رضا کے لیے لکھے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

(1)۔ فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام، معارفِ رضا اوّل، 1981ء۔

(2)۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے حواشی کا تحقیقی جائزہ، (معارفِ رضا شمارہ دوم، 1982ء)۔

(3)۔ حضرت امام احمد رضا کے دس اشعار (مبنی بر علم ہیئت و نجوم) کی شرح، معارفِ رضا چہارم، 1984ء

(4)۔ مقالہ شرح قصیدہ رضا (مبنی بر علم ہیئت و نجوم) قسط دوم، معارفِ رضا شمارہ ہفتم، 1987ء۔

(۵)۔ مقالہ شرح قصیدہ رضا (مبنی بر علم ہیئت و نجوم) قسط سوم، معارفِ رضا شمارہ ہشتم، 1988ء۔

(6)۔ محدث بریلوی اور میاں نذیر حسین دہلوی (تقابل بر علمِ حدیث)، معارفِ رضا شمارہ نمبر 11، 1991ء۔

(7)۔ آفتاب افکارِ رضا، (5000/اشعار پر مبنی منظوم خراجِ عقیدت بحضور اعلیٰ حضرت)، پہلی قسط ماہنامہ معارفِ رضا مئی/جون، 2000ء۔

(8)۔ ایضاً، دوسری قسط، جولائی، 2000ء۔

(9)۔ ایضاً، تیسری قسط، اگست، 2000ء۔

(10)۔ ایضاً، چوتھی قسط، ستمبر 2000ء۔

(11)۔ ایضاً، پانچویں قسط، اکتوبر 2000ء۔

اس کے علاوہ آپ نے امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری پر مقدمات اور ہر رسالہ کا تعارف کراتے ہوئے دو جلدوں پر مشتمل "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کے عنوان پر دو جلدیں مرتب فرمائیں جن کو ادارے نے شائع کیا۔ حضرت شمس بریلوی علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر مشتمل حدائق بخشش پر ایک انتہائی مبسوط اور ضخیم مقدمہ بعنوان "حدائق بخشش کا تحقیقی وادبی جائزہ" 1976ء میں مکمل کیا تھا جس کو مدینہ پبلشنگ کمپنی نے شائع کیا تھا۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا اس مقدمہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس سال امام احمد رضا کے صد سالہ عرس کے موقع پر اس کو جدید کمپوزنگ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔ قارئین یہ جان کر خوش ہوں گے کہ جامعہ کراچی سے ریسرچ اسکالر ذوالقرنین صاحب، حضرت شمس بریلوی پر اپنا Ph.D کا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس کی زیرِ نگرانی تیار کر رہے ہیں۔ قوی امید ہے کہ صد سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت پر Ph.D کی تھیس جمع کر دی جائیگی۔

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کی قلمی خدمات (1980ء تا حال):

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نوری ولد مولانا سید وزارت رسول قادری حامدی ولد علامہ مولانا شیر بیشہ اہلِ سنّت مفتی ہدایت رسول قادری برکاتی نوری لکھنوی 1358ھ / 1939ء میں بنارس میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں آزادی پاکستان کے بعد والد صاحب کے ساتھ مشرقی پاکستان ہجرت کر گئے اور ساری تعلیم وہاں مکمل کی۔ 1963ء میں راجشاہی یونیورسٹی سے M.A معاشیات کی سند حاصل کی۔ دینی تعلیم حضرت علامہ فضل قدیر ندوی، علامہ مولانا مفتی نصر اللہ خاں افغانی جیسے جید علماء سے حاصل کی۔ 1964ء میں کراچی تشریف لے آئے اور 1966ء میں حبیب بینک میں

ملازمت شروع کی اور 1997ء میں سینئر وائس پریذیڈنٹ کے عہدے پر پہنچ کر ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ کو شاعری سے شوق رہا اور مولانا حکیم غلام مصطفیٰ کوثر امجدی سے نعتیہ کلام میں اصلاح لیتے رہے اور خود تاباںؔ تخلص اختیار فرمایا۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا 1980ء میں سید ریاست علی قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے چند احباب کے ساتھ مل کر قائم کیا تھا جناب وجاہت رسول قادری صاحب بہت جلد اس قافلے میں شامل ہوگئے مگر اپنی بینک کی سروس کے باعث 1986ء تک ادارے میں فعال کردار ادا نہ کرسکے البتہ جب 1986ء میں ادارہ رجسٹرڈ کیا گیا اور اس کی پہلی مجلس انتظامیہ بنائی گئی تو اس میں مجلسِ انتظامیہ کے رکن کی حیثیت سے آپ کی باقاعدہ شمولیت ہوئی۔ ادارہ کی پہلی مجلس عاملہ میں دو نائب صدور کا انتخاب بھی ہوا تھا ان دو صدور میں ایک مولانا علامہ شاہ محمد خالد میاں فاخری (المتوفی 1998ء) اور دوسرے نائب صدر محترم جناب سید علی حسین ادیب رائے پوری (المتوفی 2004ء) منتخب ہوئے تھے لیکن دونوں ہی حضرات ایک سال کے بعد ادارے سے مزید وابستہ نہ رہے چنانچہ ان کی جگہ جناب صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب اور مولانا ماسٹر فتح محمد رضوی حامدی (المتوفی 1993ء) صاحب نائب صدور چن لیے گئے۔ سید ریاست علی قادری صاحب بانی ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اچانک انتقال کے بعد جنوری 1992ء میں جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب کو صدر چن لیا گیا اور آپ ماشاء اللہ مسلسل 26 سال سے ادارے کی صدارت فرمارہے ہیں۔ راقم کو آپ کے ساتھ بحیثیت جنرل سیکریٹری کی خدمت انجام دیتے ہوئے 26 سال گذر گئے اور بحیثیت جنرل سیکریٹری ادارے میں 1986ء سے اسی پوزیشن پر خدمت انجام دیتے

ہوئے 32 سال مکمل ہوگئے اور بحیثیت کارکن ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے وابستگی کو 36 سال ہوچکے ہیں۔

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کی وابستگی اگرچہ ادارے کے قیام سے تھی مگر اپنی ملازمت کے باعث ادارے کو 1986ء تک زیادہ وقت نہ دے سکے۔ اگرچہ سالانہ کانفرنسوں میں اکثر آپ کی شرکت برابر جاری رہی مگر تحریری کام بھی 1986ء سے قبل آپ انجام نہ دے سکے۔ 1986ء میں جب آپ کو مجلس عاملہ کا رکن منتخب کرلیا گیا تو آپ ادارے میں فعال کردار ادا کرنے لگے خاص کر محترم منظور حسین جیلانی کے ساتھ جو آپ کے ساتھ حبیب بینک پلازہ برانچ میں کام کرتے تھے۔ اشتہار کی مد میں اور مخیر حضرات سے مالی تعاون لینے میں اہم کردار ادا کیا۔

یہ حقیقت ہے ادارے کی جو ساخت 1986ء سے قبل تھی وہ منظور حسین جیلانی صاحب کی انتظامی امور میں انتہائی دلچسپی کے باعث چند سال میں بہت بلند مقام پر پہنچ گئی کہ 1991ء میں ادارے نے پہلی انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کیا اور کئی بیرونِ ملک کے اسکالرز بلائے گئے اور 5 اسٹار ہوٹل میں کانفرنس کا اہتمام ہوا۔ اس کانفرنس کے تمام مالی اخراجات جو اس زمانے میں 10 لاکھ سے زیادہ ہوئے سب منظور حسین جیلانی اور صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کی انتھک محنت کے باعث ممکن ہوئے۔ ادارے کے تمام ہی سرپرستوں نے خاص کر حضرت شمس بریلوی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ان حضرات کی بہت پذیرائی فرمائی۔ جب سے یہ دونوں حضرات آگے پیچھے بینک کی نوکری سے ریٹائر ہوئے اور کچھ گھریلو اور کچھ بیماریوں کے باعث دونوں 2005ء کے بعد وہ کردار ادا نہ کرسکے جو ان دونوں نے پچھلے بیس سالوں 1986ء تا 2005ء تک انجام دیا تھا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو

صحت و عافیت کے ساتھ طویل زندگی عطا کرے تا کہ یہ حضرات اپنے تجربات اور ہمت سے ادارے کو ایک دفعہ پھر اعلیٰ مقام تک پہنچا سکیں۔ (آمین!)

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب کے سالانہ معارفِ رضا میں جو مقالات اور مضامین شامل ہوئے ان کی تفصیل ملاحظہ کریں۔ آپ نے 1987ء سے لکھنا شروع کیا اور آج تک الحمد للہ لکھ رہے ہیں یہ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)۔ اقوال اعلیٰ حضرت، شمارہ معارفِ رضا نمبر 7، 1987ء۔

(2)۔ قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابل، شمارہ 9، 1989ء۔

(3)۔ امام احمد رضا پر تحقیقات کی نئی جہات، شمارہ 12، 1992ء۔

(4)۔ مولانا حسن بریلوی کا ذوق نعت گوئی، شمارہ 16، 1996ء۔

(5)۔ برصغیر میں اسلام کا نشاۃ ثانیہ کا علمبردار، شمارہ 21، 2001ء۔

(6)۔ دائرہ معارفِ رضا رضویات پر کام کی رفتار، شمارہ 23، 2003ء۔

(7)۔ امام احمد رضا کا اسلوبِ تحقیق و تحریر، شمارہ 24، 2004ء۔

(8)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء حرمین شریفین، شمارہ 25، 2005ء۔

(9)۔ امام احمد رضا اور انٹر نیشنل جامعات، شمارہ 25، 2005ء۔

(10)۔ مکاتیب رضا میں انشاء پردازی کی خوبیاں، شمارہ 26، 2006ء۔

سالنامہ معارفِ رضا کے اول 5 شماروں کے اداریہ ادارے کے صدر جناب سید ریاست علی قادری لکھتے رہے 1986ء تا 1991ء اداریہ ادارے کی جانب سے لکھا جاتا رہا اور 1992ء سے یہ اداریئے لکھنے کی ذمہ داری جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب نے لی اور مسلسل آپ ہی سالنامہ معارفِ رضا کے اداریئے لکھتے رہے اگر ان کے بھی عنوانات بنادیئے جائیں اور ان سب کو اکھٹا کر کے شائع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ جس میں امام احمد رضا کے مختلف علمی گوشے

سامنے آسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماہنامہ معارفِ رضا کے بھی آپ نے 2000ء تا 2012ء کے اکثر شماروں کے اداریہ بعنوان اپنی بات کے نام سے لکھے اور یہ سب عنوانات کے ساتھ ہیں اس کی تفصیل ماہنامہ معارفِ رضا شمارہ جنوری 2013ء میں دیکھی جاسکتی ہے جو 100 سے بھی زیادہ مختلف عنوانات پر ہیں۔ صاحبزادہ وجاہت رسول صاحب کی طویل تحریریں قسط وار ماہنامہ معارفِ رضا میں شائع ہوتی رہیں ان 3 تحریروں میں دو سفر نامے ہیں ایک بنگلہ دیش کا سفر نامہ جو آپ نے 2003ء میں کیا تھا اور دوسرا سفر نامہ قاہرہ ہے جو 2000ء میں آپ نے حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے ساتھ کیا تھا ان دونوں سفر ناموں کو ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا پچھلے سال 2017ء کی کانفرنس کے موقع پر شائع کرچکا ہے۔ ان سفر ناموں میں دیگر باتوں کے علاوہ اہم بات یہ ہے کہ آپ نے دونوں سفر ناموں میں تعلیماتِ رضا کے فروغ کو زیادہ اجاگر کیا ہے خاص کر مصر میں قاہرہ کی جامعۃ الازہر میں آپ نے وہاں کے کئی اساتذہ کرام سے ملاقات کی جو امام احمد رضا کی تعلیمات اور تصنیفات اور تالیفات سے بہت متاثر ہوئے اور بعد میں انہوں نے مقالات لکھے اور ادارے کی دعوت پر پاکستان بھی تشریف لائے خاص کر ڈاکٹر حازم محمد احمد۔ آپ نے ایک اور عنوان بچوں کا معارف کے نام سے سلسلہ وار 2002ء میں لکھنا شروع کیا تھا اس کو بھی ایک کتابی شکل میں 2017ء میں بچوں کے معارف کے نام سے شائع کیا گیا ہے اس کے علاوہ آپ کی تصانیف جو ادارے سے شائع ہوئیں ان کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(1)۔ اصلاح معاشرہ سیرت رسول کی روشنی میں۔

(2)۔ تاریخ نعت گوئی میں امام احمد رضا کا مقام۔

(3)۔ امام احمد رضا اور تحفظ ختم نبوت۔

(4)۔ کنز الایمان کی عربی دنیا میں پذیرائی۔

(5)۔ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

(6)۔ رحمت عالم امن واخوت کے عظیم داعی۔

(7)۔ صلوۃ وسلام۔

(8)۔ معلم کائنات۔

(9)۔ اللہ کے دوست۔

(10)۔ اسوۂ حسنہ کے چراغ۔

(11)۔ اسلام میں عدل واحسان۔

(12)۔ خاندان نبوت کا اسوۂ حسنہ۔

(13)۔ حقیقت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(14)۔ اہلِ تصوف کا تصورِ جہاد۔

(15)۔ مجموعہ کلام فروغِ صبح تاباں۔

(16)۔ صاحبِ فیض رضا تذکرہ سید ریاست علی قادری۔

(17)۔ یادگار سلف مولانا مفتی تقدس علی خاں۔

(18)۔ آئینہ رضویات، جلد اول۔

(19). A Guide Line to Zakat I Ushr Ordinance.

(20). Imam Ahmad Raza Arersatile Personality.

اس کے علاوہ متعدد کتب پر پیش لفظ، مقدمات اور تقریظات بھی لکھ چکے ہیں۔

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب 1992ء سے ہر سال کانفرنس کے موقع پر خطبہ استقبالیہ بھی پیش کرتے رہے ہیں ان میں سے اکثر خطبات مجلہ امام احمد رضا کانفرنس میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اسی طرح مجلہ امام احمد رضا کانفرنس جو 1986ء سے شروع ہوا جس کے بانی ادارے کے منظور حسین جیلانی قرار پاتے ہیں اس کا

اداریہ سخن ہائے گفتنی کے نام سے منظور حسین جیلانی کئی سال لکھتے رہے۔ وجاہت صاحب نے یہ ذمہ داری 1996ء تا 2010ء نبھائی۔ آپ کی تحریر میں آپ کے لکھے ہوئے خطوط بھی ایک علمی ذخیرہ قرار پاسکتے ہیں۔ بشرط وہ تمام خطوط جو علمی حلقے میں دانشوروں، علما، اسکالرز کو لکھے گئے ان کو جمع کرلیا جائے تو آپ کے خطوط کا بھی ایک مجموعہ شائع ہوسکتا ہے۔

محترم جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب باوجود طویل علالت کے ابھی بھی قلم کی جولانیاں پیش کرتے رہتے ہیں مگر اب زیادہ اظہارِ خیال پچھلے دس سالوں سے منظوم کلام کی صورت میں پیش کررہے ہیں۔ وہ گاہے گاہے ادارے کے اراکین مثلاً حاجی عبداللطیف قادری، جناب ڈاکٹر ثاقب محمد خان، جناب پروفیسر دلاور خاں، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام کو منظوم ہدیہ تہنیت پیش کرچکے ہیں۔ دعاگو ہوں کہ خداوند کریم صحت و عافیت کے ساتھ آپ کو دیر تک سلامتی نصیب فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے فروغ کے لیے قلمی جولانیاں پیش کرتے رہیں۔

راقم مجید اللہ قادری کی ادارہ میں قلمی خدمات:

احقر مجید اللہ قادری ولد شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری (م۱۹۸۹ء) علیہ الرحمہ نے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا میں اپنے والد کے ساتھ 1982ء کے آخری مہینوں میں ادارہ میں شمولیت اختیار کی اور 1983ء کی تیسری سالانہ امام احمد رضا کانفرنس میں جو ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی میں منعقد ہوئی تھی اس میں بھرپور طریقے سے کام کرتے ہوئے والد صاحب کی اعانت سے کامیاب کانفرنس ہوئی، والد ماجد چونکہ اعلیٰ حضرت سے بہت ہی زیادہ عقیدت رکھتے تھے اس لیے اس ادارہ کی اپنی بساط کے مطابق مسلسل عالمی اعانت فرمائی اور 1984ء اور 1985ء کی کانفرنسوں اور کتب کی اشاعت میں والد صاحب کی اعانت سب سے زیادہ رہی یہ سلسلہ 1989ء تک جاری رہا کہ والد صاحب کا

نویں کانفرنس کے چند دن بعد وصال ہو گیا۔ والد صاحب کے وصال پر حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک طویل منقبت رقم فرمائی تھی جس کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

ثبت کر جاتے ہیں وہ نقشِ دوامِ زندگی
چھوڑ جاتے ہیں نشاں مردوں کا یہی کام ہے
محترم شیخ حمید اللہ قادری و حشمتی
شامل ایسے ہی نیکو کاروں میں ان کا نام ہے
ان کے بیٹے بھی ہیں ان کی باقیات صالحات
ان کے نام سے یہی تو وابستہ علو نام ہے
یوں گزرتا ہے مجید قادری کا ہر نفس
شیخ صاحب کی روش پر ان کا ہر کام ہے

راقم نے ادارہ میں شمولیت سے پہلے شاید ہی اردو میں کوئی ایک صفحہ بھی کسی مضمون پر لکھا ہو۔ ادارہ میں شامل ہونے کے بعد سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہر وقت لکھنے پڑھنے کی باتیں ہوتی تھیں اور مختلف اسکالرز کے پاس جاکر ان سے مقالات اکھٹا کرنا ان کو کتابت کے لیے دینا اور ہر کتابت ہونے کے بعد ان مضامین کو پھر ان لکھنے والوں کو دے کر آنا کہ ان کی پروف ریڈنگ کریں اس کے بعد واپس کتابت والے کے پاس آکر ان کی تصحیح لگوانا یہ سلسلہ 3۔4 سال جاری رہا اس دوران جامعہ کراچی میں شعبہ ارضیات کا اسسٹنٹ پروفیسر ہونے کے باوجود راقم نے پرائیویٹ M.A اسلامیات کا امتحان دے دیا اور تیسری پوزیشن سے M.A کی سند حاصل کرلی اب لکھنے کی طرف رجحان بڑھا اور ساتھ ہی Ph.D میں اپنے آپ کو Enroll کرالیا اور عنوان بھی کنزالایمان کے حوالے سے رکھا "کنزالایمان اور

معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابل" اس سلسلے میں اردو ادب، تراجم قرآن، تفاسیر قرآن، احادیث اور اصول کی کتب کا گہرا مطالعہ شروع ہوا دوسری طرف ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جس کا 1986ء سے قبل نہ دفتر تھا نہ اس کا کوئی باقاعدہ طریقہ کار نہ اس کی کوئی مجلس عاملہ تھی اور نہ ہی کوئی معقول آمدنی کا انتظام۔ مگر 1986ء میں اللہ کا فضل ہوا ایک مجلس عاملہ تشکیل دے دی گئی ایک دفتر کا انتظام ہو گیا اور معقول آمدنی کے لیے ہر سال کانفرنس کے موقع پر مجلّہ کا اجراء کرنے کا پروگرام تشکیل دیا، یا جس کے تحت اشتہارات حاصل کیے جانے لگے محترم جناب منظور جیلانی صاحب نے جو پہلی مجلس عاملہ کے فنانس سیکریٹری منتخب ہوئے تھے انہوں نے ادارے کو رجسٹرڈ کروا کر دی اور ایک سسٹم کے تحت چلانے کی سعی کی جو بہت کامیاب رہی۔

راقم اس پہلی مجلس عاملہ میں جنرل سیکریٹری منتخب ہوا ساتھ ہی سالنامہ معارفِ رضا کا ایڈیٹر بھی بنا دیا گیا راقم نے یہ ذمہ داری ضرور قبول کی مگر حضرت شمس بریلوی اور حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد جیسی شخصیات کی سرپرستی کے بغیر اس لائق نہ تھا کہ معارفِ رضا جیسے جریدے کی ایڈیٹر شپ کی ذمہ داری نبھاتا۔ جب 1986ء کے معارفِ رضا کے تمام مقالات جمع ہو گئے تو راقم ان کو اوّل شمس صاحب کے پاس لے گیا پھر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے ان کی تجاویزات میں اور پھر سید ریاست علی قادری صاحب کے ساتھ بیٹھ کر مقالات کی جانچ پڑتال کر کے ان کی 1986ء کے معارف کے لیے منتخب کیا اور کتابت کرا کر 1986ء کا شمارہ شائع ہوا۔ اس کے فوراً بعد حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے فرمایا کہ مجید اللہ اب آپ بھی لکھنا شروع کریں کیونکہ آگے چل کر آپ نے معارفِ رضا کے اداریہ لکھنے کی ذمہ داری بھی سنبھالنی ہے۔

راقم ان دنوں اپنے Ph.D کے مقالے کے لیے اردو ادب کے حوالے سے مطالعہ کر رہا تھا اس دوران یہ محسوس کیا کہ اردو ادب میں امام احمد رضا کا کوئی خاص

ذکر نہیں ہے جب کہ امام احمد رضا کی 70 فیصد تحریر اُردو زبان میں ہے اس لیے راقم نے ایک عنوان سوچا کہ "اردو ادب کی تاریخی فروگذاشت" پر مقالہ لکھا جائے۔ اس کے مسودہ کو لے کر حضرت شمس بریلوی کے پاس گیا جن کا اردو ادب میں ایک اعلیٰ مقام تھا انہوں نے عنوان کو پسند کیا اور مجھے خاص ہدایات دیں کہ اس کو لکھ کر میرے پاس لائیں میں اس کو دیکھ لوں پھر معارفِ رضا میں شائع کرنا۔ راقم جب اس کو مقالے کی صورت میں لکھ کر لے گیا تو انہوں نے 3-4 گھنٹے بیٹھ کر مجھے مقالات لکھنے سے متعلق بہت ساری باتیں بتائیں اور اس مقالے کی ایک ایک لائن پڑھی اور ہر جگہ انہوں نے میرے الفاظ میں تصحیح کی اور 2-3 مرتبہ اس کو میں نے لکھا ہر دفعہ تصحیح کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے کہا اب اس کو آپ معارفِ رضا میں شائع کریں اب آپ اس قابل ہوئے اور مقالات لکھ سکتے ہیں۔ الحمدللہ راقم کا سب سے پہلا مقالہ معارفِ رضا کے 1987ء کے شمارہ میں شائع ہوا اور جو سلسلہ لکھنے کا شروع ہوا تو آج تک جاری اور ساری ہے۔

الحمدللہ! میرے Ph.D کے مقالے میں بھی حضرت شمس بریلوی صاحب نے بہت مدد فرمائی اگرچہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد میرے کارگذار تھے مگر جس طرح قلم پکڑ کی حضرت شمس بریلوی نے سکھایا ایسا کوئی دوسرا استاد نہ ملا راقم کو یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ فقیر کی جتنی بھی تحریر ہے وہ سب کی سب حضرت شمس بریلوی علیہ الرحمہ کی مرہونِ منت ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلندی عطا فرمائے۔ راقم نے ان کی محبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے کچھ ملفوظات محفوظ کر لیے تھے جس کو ایک کتابی صورت میں بعنوان ملفوظاتِ شمس بریلوی کے نام سے ادارہ کے طرف سے شائع بھی کیا ہے۔

1987ء میں جب راقم کا مقالہ شائع ہوا اور اس کو اہلِ علم نے پڑھا تو کئی اہل قلم نے بشمول ڈاکٹر مسعود احمد، حضرت ریاست علی قادری، ادیب رائے پوری وغیرہا نے

میری حوصلہ افزائی کی جس کے باعث راقم کے اندر مزید لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور یوں ہر سال معارفِ رضا کے لیے مقالہ لکھتا رہا اس کے علاوہ 1986ء میں مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کا سلسلہ بھی شروع ہوا تو اس کے لیے بھی مضامین لکھتا رہا یہاں تک کہ 2000ء میں جب ماہنامہ معارفِ رضا کا ادارہ کی جانب سے اجرا ہوا تو اس کے لیے بھی لکھنا شروع کر دیا۔ راقم کی شروع سے عادت رہی کہ کسی نہ کسی نئے موضوع پر لکھوں اور کوشش یہ بھی رہی کہ میرے مقالے یا مضامین میں پرانی باتیں دوہرائی نہ جائیں الحمدللہ حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے راقم کے تیسرے مقالے کی اشاعت پر ان الفاظ میں پذیرائی فرمائی۔ یہ مقالہ 1989ء کے سالنامہ معارفِ رضا میں بعنوان "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا" شائع ہوا تھا جس کو ایک الگ کتابچہ کی صورت میں بھی 1989ء میں شائع کیا گیا جس کے مقدمہ میں ڈاکٹر مسعود احمد رقمطراز ہیں:

"پروفیسر مجید اللہ قادری لکھتے رہتے ہیں، ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سالنامہ "معارفِ رضا" میں بھی مضامین لکھتے ہیں اور اس کی تدوین میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ پر ان کا ایک طویل مقالہ جس میں انہوں نے فتاویٰ رضویہ میں شامل رسائل و مسائل کے موضوعات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے ایک قابل قدر کوشش کی ہے۔ یہ مقالہ 1988ء میں ادارے کی طرف سے شائع ہو چکا ہے پیش نظر مقالہ "قرآن" سائنس اور امام احمد رضا" بھی لائق تحسین ہے۔ اس میں انہوں نے مختلف علوم و فنون جریدہ میں امام احمد رضا کے آثار علمیہ کا ایک جائزہ پیش کیا ہے جو یقیناً اہلِ علم اور متلاشیانِ حق کے لیے ایک سوغات ہے اور جو حضرات امام احمد رضا کی کردار کشی میں مصروفِ عمل ہیں ان کے لیے ایک تازیانہ ہے۔" آگے چل کر مزید رقمطراز ہیں:

”امام احمد رضا پر لکھنے والے بالعموم وہی باتیں دہرا دیتے ہیں جو لکھی جا چکی ہیں ایسے محققین و قلمکار بہت کم ہیں جو قاری کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔ علم مطالعہ سے آگے بڑھنا ہے ورنہ جمود طاری رہتا ہے۔ پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب نے مطالعہ کر کے قدم آگے بڑھایا ہے اور نئی معلومات کا اضافہ کیا ہے۔ مثلاً اب تک یہ ہی معلوم تھا کہ امام احمد رضا 55 علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اور بعض معاندین کو اس تعداد میں بھی کلام تھا مگر علوم و فنون میں جدید انقلابات کو سامنے رکھتے ہوئے پروفیسر صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ امام احمد رضا 70 سے زیادہ علوم وفنون پر عبور رکھتے تھے“۔ (تقدیم از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بر رسالہ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا، ص 4، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، 1989ء)

راقم الحروف 1982ء سے ادارہ سے منسلک ہے 1986ء سے ادارہ کا جنرل سکریٹری ہے معارفِ رضا سالنامہ کا 1986ء سے ایڈیٹر ہے، ماہنامہ معارفِ رضا کا 2000ء سے ایڈیٹر ہے، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کا 1986ء سے Editorial Board کا ممبر ہے۔ میری اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ یہ خدمت تا آخری سانس جاری رہے۔

1993ء میں راقم کو جامعہ کراچی سے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن پر Ph.D کی سند دی گئی راقم پاکستان میں امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والا پہلا ریسرچ اسکالر ہے۔ 1999ء میں جب راقم کی کتاب بعنوان ”قرآن کریم اور معروف تراجم قرآن“ شائع ہوئی تو اس پر کئی علماء اور ریسرچ اسکالر نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا یہاں صرف ایک عالم دین، محقق اور شارح صحیح بخاری محترم المقام جناب علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کے اظہارِ خیال کا ایک اقتباس پیش کر رہا ہوں ملاحظہ کیجیے:

”اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اس مقالے کے لکھنے میں بڑی جانفشانی، عرق ریزی اور دقت نظر سے کام لیا ہے۔ بلکہ مجھے یہ کہنے میں کوئی

تامّل نہیں کہ آپ نے اس مقالے کو عمدہ سے عمدہ اعلیٰ سے اعلیٰ کرنے میں اپنی پوری ذہنی توانائیاں صرف کر دی ہیں۔ جس کے مطالعہ کرنے کے لیے آپ نے سینکڑوں کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور متعلق باتوں کو محفوظ کیا۔ پھر ان سب کو نہایت عمدگی سے مرصع کر کے اپنی تحقیق کو نہایت خوبصورت انداز سے سجایا ہے کہ جی چاہتا ہے آپ کو زندگی بھر داد دیتا رہوں آپ کا یہ مقالہ ایسا گلدستہ ہے جو صرف ایک باغ کے پھولوں سے نہیں سجایا گیا، بلکہ پورے عالم کو باغوں سے اعلیٰ سے اعلیٰ پسندیدہ پھولوں کو منتخب کر کے سجایا گیا ہے جس سے ایک طرف مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے آپ کی روحانی وابستگی اور بے پناہ عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف اس بات کا بھی اذغان ہوتا ہے کہ آپ ایک عامّی مؤلف نہیں بلکہ اپنے وقت کے ایک ممتاز محقّق ہیں۔" (کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن، ص725، مطبوعہ 1999ء)

اب ملاحظہ کریں وہ تمام مقالات کی فہرست جو سالنامہ، مجلّہ اور ماہنامہ میں شائع ہوتے رہے ہیں:

مقالات برائے معارفِ رضا (سالنامہ):

☆ اردو ادب کی تاریخی فروگذاشت، معارف رضا 1987ء، ص:178-159۔

☆ فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ، معارف رضا 1988ء، ص: 53-88۔

☆ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا، معارف رضا 1989ء، ص: 71-98۔

☆ فقیہ اسلام، بحیثیت عظیم شاعر و ادیب، معارف رضا 1991ء، ص:127-156۔

☆ فتاویٰ رضویہ جلد نہم۔ ایک تحقیقی جائزہ، معارف رضا 1992ء، ص:61-67۔

☆ مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی کی خدمات و تعارف، معارف رضا 1993ء، ص:190-214۔

☆ امام احمد رضا اور علمائے کراچی، معارف رضا 1994ء، ص:147-166۔

☆امام احمد رضا اور علمائے ریاست بہاولپور، معارف رضا 1995ء، ص:103-129۔

☆امام احمد رضا اور علمائے لاہور، معارف رضا1996ء، ص:164-215۔

☆امام احمد رضا اور علمائے بلوچستان، معارف رضا1997ء، ص:170-192۔

☆امام احمد رضا اور علمائے ڈیرہ غازی خاں، معارف رضا 1998ء، ص:199-234۔

☆امام احمد رضا اور علمائے سیالکوٹ، معارف رضا1999ء، ص:219-240۔

☆منظر اسلام اور علامہ شمس بریلوی، معارف رضا2001ء، ص: 177-184۔

☆ترجمہ کنز الایمان کی امتیازی خصوصیات، معارف رضا 2004ء، ص: 10-29۔

☆سائنس، ایمانیات اور امام احمد رضا، معارف رضا2005ء، ص: 206-212۔

☆امام احمد رضا اور خطباتِ حدیث، معارفِ رضا2006ء، ص: 54-70۔

☆اردو تراجمِ قرآن کا تقابلی مطالعہ، معارفِ رضا2007ء، ص: 20-45۔

☆امام احمد رضا کا نظریۂ مدوجزر، معارفِ رضا2008ء، ص:138-152۔

☆کنز الایمان تاریخ کے آئینے میں، معارفِ رضا2009ء، ص: 114-124۔

☆اقسام مٹی، مسلۂ تیمم اور تحقیق رضا، معارفِ رضا2011ء، ص: 101-112۔

☆اسلامک بینک کا موجد امام احمد رضا، معارفِ رضا2012ء، ص: 35-50۔

☆امام احمد رضا اور تحقیق زلزلہ، معارفِ رضا2013ء، 2014ء، ص: 22-15۔

☆امام احمد رضا اور سائنسی مصطلحات، معارفِ رضا2013ء، 2014ء، ص: 64-53۔

☆امام احمد رضا کا نظریہ مدوجزر، معارفِ رضا2013ء، 2014ء، ص: 102-81۔

☆ امام احمد رضا اور تحقیق مرجان(Coral)، معارفِ رضا 2013ء ، 2014ء، ص:145-137۔

☆امام احمد رضا اور پانی کی رنگت، معارفِ رضا2013ء،2014ء، ص: 166-161۔

☆ تحریکِ پاکستان میں علمائے اہلِ سنّت وخلفائے اعلیٰ حضرت کا کردار، معارفِ رضا 2015ء2016ء، ص: 100-85۔

مقالات برائے مجلہ امام احمد رضا کانفرنس:

☆ امام احمد رضا اور علمائے بھرچونڈی شریف، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1993ء، ص: 77-83۔

☆ دہن میں زباں تمہارے لئے، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1995ء، ص: 56-59۔

☆ تعارف اور خدمات علامہ شمس الحسن بریلوی، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1995ء، ص: 32-34۔

☆ تعارف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ماہرِ رضویات، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1996ء، ص: 18-23۔

☆ تعارف سید وجاہت رسول قادری، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1997ء، ص: 52-56۔

☆ تعارف نائب صدور، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1998ء، ص: 33-35۔

☆ کلیات شمس بریلوی۔ جائزہ، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2000ء، ص: 48-56۔

☆ قرآن کریم، امام احمد رضا اور سائنسی مصطلحات، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2002ء، ص: 59-67۔

☆ اتحاد بین العلمائے اہلسنّت، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2003ء، ص: 73-77۔

☆ سیدنا احمد کبیر رفاعی امام احمد رضا کی نظر میں، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2005ء، ص 68: 72۔

☆ کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2006ء، ص: 7-15۔

☆ طریقۂ احمدِ مرسل پر مجھ کو استقامت دے، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2007ء، ص: 1-8۔

☆امام احمد رضا کی سائنسی علوم پر خدمات، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2008ء، ص: 6-11۔

☆ امام احمد رضا کا نظریۂ مدّ و جزر (تلخیص)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2008ء، ص: 62-68۔

☆ صد سالہ جشن کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2009ء، ص: 5-18۔

☆ اسلام کا نظامِ تعلیم اور امام احمد رضا، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2010ء، ص: 17-22۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا ٹرسٹ اور "مستقبل کے پروگرام"، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2011ء، ص: 2-9۔

☆ "سخن ہائے گفتنی"، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2012ء، ص: 2-3۔

☆ "سخن ہائے گفتنی"، (34ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2013ء/1434ھ، ص: 2-3۔

☆ مختلف سائنسی جہتوں کے ماہر، امام احمد رضا، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2013ء/ 1434ھ، ص: 15-19۔

☆ "سخن ہائے گفتنی"، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی کارکردگی جناب وجاہت رسول کی خدمات کی روشنی میں، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2013ء/1435ھ، ص: 2-5۔

☆ سلف الصالحین کا پیروکار امام احمد رضا، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2013ء/ 1435ھ، ص: 39-41۔

☆ "سخن ہائے گفتنی"، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2014ء/1436ھ، ص: 02-03۔

☆ اقراء سے اکملت لکم دینکم کی روشنی میں امام احمد رضا کے تعلیمی نظریات کا جائزہ، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2014ء/1436ھ، ص: 26-29۔

☆"سخن ہائے گفتنی"، آل انڈیا سنی کانفرنس (سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت کی سیاسی تنظیم) کا تاریخی ارتقا (46-1925ء)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2015ء/1437ھ، ص: 02-11۔

☆"سخن ہائے گفتنی"، اردو ادب کی تاریخ فرو گذاشت اور امام احمد رضا کی اردو ادب میں خدمات، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس2016ء/1438ھ، ص: 02-08۔

☆"سخن ہائے گفتنی"، 38ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس (1439ء2017/ء)، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 2017ء/1439ھ، ص: 02-03۔

مقالات برائے ماہنامہ معارف رضا:

☆امام احمد رضا اور تحقیق زلزلہ، تعارفی شمارہ 2000ء، ص:12-16۔

☆امام احمد رضا اور پانی کی رنگت، شمارہ جنوری 2000ء، ص:17-21۔

☆امام احمد رضا اور تحقیق مرجان، شمارہ فروری 2000ء، ص:19-24۔

☆امام احمد رضا اور علم حجریات، شمارہ مارچ 2001ء، ص:2427۔

☆بانی ادارہ مولانا سید ریاست علی قادری، شمارہ نومبر، دسمبر 2000ء، ص: 19-22۔

☆امام احمد رضا اور سائنسی مصطلحات، شمارہ جون 2001ء، ص:13-19۔

☆اردو زبان کی ارتقاء، شمارہ اکتوبر 2001ء، ص:18-21۔

☆قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ، شمارہ نومبر 2002ء، ص: 10-12۔

☆ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں، شمارہ ستمبر 2003ء، ص: 23-26۔

☆حضرت شاہ احمد نورانی صدیقی۔ تعارف وخدمات، شمارہ جنوری 2004ء، ص: 18-23۔

☆تاریخ دارالافتاء بریلی شریف، شمارہ دسمبر 2005ء، ص:19-21۔

☆تعلیماتِ رضا کے فروغ میں صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کی خدمات، شمارہ مئی 2006ء، ص: 5-6۔

☆ قاضی الاسلام مفتیٔ اعظم مصطفی رضا خاں بریلوی، شمارہ جون 2006ء، ص: 17-20۔

☆ ہم اپنا ایمان کیسے بچائیں، شمارہ جون 2006ء، ص:5-10۔

☆ جدید طریقۂ نعت خوانی۔ تعلیماتِ رضا کی روشنی میں، شمارہ جولائی 2006ء، ص: 16-21۔

☆ چالیس سالہ چمنستانِ رضا کی سیر، شمارہ اکتوبر 2006ء، ص:49-54۔

☆ علومِ قرآن اور ملتِ اسلامیہ، شمارہ نومبر 2006ء، ص:5-10۔

☆ امام احمد رضا اور تحقیقِ اہرامِ مصر، شمارہ جولائی 2007ء، ص: 37-43۔

☆ شہیدِ بریلی، شمارہ اگست 2007ء، ص: 15-16۔

☆ اِک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے، شمارہ ستمبر 2007ء، ص: 25-26۔

☆ اٹھتے جاتے ہیں بادہ خوار ایک ایک کر کے، شمارہ اکتوبر / نومبر 2007ء، ص: 7-7۔

☆ فتاویٰ رضویہ میں افکارِ مجدد الف ثانی، شمارہ دسمبر 2007ء، ص: 34-40۔

☆ امام احمد رضا خاں اور خدماتِ ماہرِ رضویات، شمارہ جولائی / اگست 2008ء، ص: 10-18۔

☆ ایک صاحبِ کردار استاد، شمارہ جولائی / اگست 2008ء، ص: 64-71۔

☆ کنز الایمان اور عرفان القرآن، شمارہ مئی / جون 2009ء، ص: 56-67۔

☆ شریعتِ محمدی ﷺ اور فتاویٰ رضویہ، شمارہ جولائی 2009ء، ص: 5-13۔

☆ تعلیماتِ رضا مسعودِ ملت کی نظر میں، شمارہ جولائی 2009ء، ص: 39-46۔

☆ امام احمد رضا کا خطبہ عید الفطر، شمارہ اکتوبر 2009ء، ص: 5-10۔

☆ آدابِ سفرِ حج فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں، شمارہ نومبر 2009ء، ص: 25-32۔

☆ عرسِ اعلیٰ حضرت اور الیکٹرونک میڈیا، شمارہ اپریل 2010ء، ص: 6-10۔

☆ جامعات کا نصاب اور تصانیفِ اعلیٰ حضرت، شمارہ مئی 2010ء، ص: 5-10۔

☆ گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان، شمارہ جون 2010ء، ص: 5-10۔

☆ ہم کب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی چادر کے نیچے جمع ہوں گے، شمارہ جولائی 2010ء، ص: 14-18۔

☆ تذکرہ اولیائے کرام کا، شمارہ اگست 2010ء، ص: 5-10۔

☆ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ، شمارہ ستمبر 2010ء، ص: 7-12۔

☆ رضویات کے رجالِ ثلاثہ کی رحلت، شمارہ اکتوبر 2010ء، ص: 5-7۔

☆ حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی۔ صاحبِ مقالاتِ کثیرہ، شمارہ اکتوبر 2010ء، ص:40-43۔

☆ علمائے اہلِ سنّت کی عالمگیر پذیرائی، شمارہ نومبر 2010ء، ص: 4-10۔

☆ تعاونوا علی البرّ و التقویٰ، شمارہ دسمبر 2010ء، ص: 2-4۔

☆ خانقاہ قادریہ رضویہ بریلی شریف، شمارہ جنوری 2011ء، ص:2-6۔

☆ تعلیماتِ رضا کے فروغ میں علمائے بنگلہ دیش کی خدمات، شمارہ مارچ 2011ء، ص:2-7۔

☆ فروغ تعلیماتِ رضا کے سلسلے میں علما و اہلِ قلم کا کردار، شمارہ مئی 2011ء، ص:2-4۔

☆ علمائے اہلِ سنّت کی علمی خدمات اور عوام اہلِ سنّت کی ذمّے داریاں پاک و ہند کے تناظر میں، شمارہ جولائی 2011ء، ص:25-27۔

☆ اقسام مٹی، مسئلہ تیمم اور تحقیق رضا، شمارہ اکتوبر 2011ء، ص:21-25۔

☆ ماہرِ رضویات فی الھند ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، شمارہ نومبر 2011ء، ص:46-50۔

☆ مکتوباتِ مسعودی اور فروغِ تعلیماتِ رضا، شمارہ مارچ 2012ء، ص:42-45۔

☆ تحریکِ مسعودی اور بین الاقوامی محققینِ رضا، شمارہ مئی 2012ء، ص:39-43۔

☆ رسائل رضویہ ایک مکمل جامعہ کا نصاب، شمارہ جولائی 2012ء، ص:37-34۔

☆ ضرورتِ شیخ، تعلیماتِ رضا کی روشنی میں، شمارہ اگست 2012ء، ص:39-35۔

☆ آبِ مطلق ومقید تحقیق رضا کی روشنی میں، شمارہ نومبر 2012ء، ص:19-15۔

☆ مسلمانوں کا پاکستان حق تھا (اداریہ)، شمارہ اگست 2013ء، ص:02-05۔

☆ امام المحدثین کی تعظیم اور امام الفقہا کی تکریم، شمارہ اگست 2013ء، ص:13-17۔

☆ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (اداریہ)، شمارہ ستمبر 2013ء، ص:02-03۔

☆ قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ امام احمد رضا کی نظر میں، شمارہ ستمبر 2013ء، ص:17-18۔

☆ کعبہ کا کعبہ دیکھو (اداریہ)، شمارہ اکتوبر 2013ء، ص:02-05۔

☆ برصغیر پاک وہند میں خانقاہِ قادریہ رضویہ کی خدمات، شمارہ اکتوبر 2013ء، ص:13-20۔

☆ شجرۂ طیبہ (اداریہ)، شمارہ نومبر 2013ء، ص:02-04۔

☆ باپردہ خاتون کے عظیم کارنامے، شمارہ نومبر 2013ء، ص:28-33۔

☆ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ غلام رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ، شمارہ دسمبر 2013ء، ص:21-24۔

☆ قانون فطرت پر مشتمل چند آیات قرآنیہ معروف اردو تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، شمارہ فروری 2014ء، ص:13-23۔

☆ "جہانِ رضا" کے سفیر پیرزادہ اقبال احمد فاروقی علیہ الرحمہ، شمارہ مارچ 2014ء، ص:08-12۔

☆ معاشرتی اقدار قرآن وسنت کی روشنی میں اور ہمارے ملک کے میڈیا کا کردار اور ذمہ داری، مئی رجون 2014ء، ص:03-10۔

☆ شیخ طریقت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی اور تعلیمات امام احمد رضا، شمارہ مئی/جون 2014ء، ص:25-30۔

☆ سفر نامہ زیارات عراق۔ "واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا"، شمارہ مئی/جون 2014ء، ص:35-55۔

☆ عاشقِ رضا کا کلامِ رضا پر والہانہ اظہار، شمارہ جولائی 2014ء، ص:21-35۔

☆ مقدمہ برائے "خلفائے امام احمد رضا"، شمارہ ستمبر 2014ء، ص:42-45۔

☆ صلوٰات الرّضویہ"، شمارہ اکتوبر 2014ء، ص:33-23۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ کا حقیقی پیروکار مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت (اداریہ)، شمارہ جون 2015ء، ص:07-02۔

☆ دورِ حاضر میں رمضان المبارک کے تقدس کی پامالیاں؟ (اداریہ)، شمارہ جولائی 2015ء، ص:10-03۔

☆ کنزالایمان کے انگریزی تراجم (اداریہ)، شمارہ اگست 2015ء، ص:06-02۔

☆ حج بیت اللہ شریف (۱۴۳۶ھ۔۲۰۱۵ء) (اداریہ)، شمارہ اکتوبر 2015ء، ص:04-02۔

☆ محدث اعظم پاکستان کے نامور تلمیذ حضرتِ صادق (اداریہ)، شمارہ نومبر 2015ء، ص:06-02۔

☆ تحریک پاکستان میں علمائے اہلِ سنّت و خلفائے اعلیٰ حضرت کا کردار (ایک تاریخی خاکہ)، شمارہ دسمبر 2015ء، ص:20-13۔

☆ 36ویں امام احمد رضا کانفرنس 2015ء / 1437ھ (بعنوان: تحریک پاکستان میں علمائے اہلِ سنّت و خلفائے اعلیٰ حضرت کا کردار)، شمارہ جنوری 2016ء، ص:22-07۔

☆ آل انڈیا مسلم لیگ کی روح، آل انڈیا سنی کانفرنس (اداریہ)، شمارہ فروری 2016ء، ص:06-02۔

☆مسلمان کی زندگی میں وقت کی اہمیت (اداریہ)، شمارہ مارچ 2016ء، ص:06-02۔

☆دورِ حاضر کا شہید اعظم (اداریہ)، شمارہ اپریل 2016ء، ص:09-02۔

☆ حج و عمرہ کے مواقع پر حرمین میں حاضری کے آداب (اداریہ)، شمارہ مئی 2016ء، ص:06-02۔

☆ فروغ صبح تاباں "مہکا ہے مری بوئے دہن سے عالم! (اداریہ)، شمارہ جون 2016ء، ص:08-02۔

☆سانحاتِ ارتحال، شمارہ جون 2016ء، ص:56-56۔

☆معاشرے کی تمام ذمہ داران شخصیات سے التماس (اداریہ)، شمارہ جولائی 2016ء، ص:05-02۔

☆فقہِ حنفی کے فروغ میں فتاویٰ رضویہ کا کردار، شمارہ جولائی 2016ء، ص:14-11۔

☆حج و عمرہ کی حقیقت و اہمیت (اداریہ)، شمارہ اگست 2016ء، ص:06-02۔

☆مسلکِ اہلِ سنّت کو ایک دفعہ پھر ایک سردار احمد کی اشد ضرورت (اداریہ)، شمارہ ستمبر 2016ء، ص:05-02۔

☆ حضرت علامہ مولانا سید مراتب علی شاہ قدس سرہٗ العزیز کے وصال پر ملال پر ادارہ کے اراکین کا اظہارِ تعزیت، شمارہ ستمبر 2016ء، ص:53-53۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا 36 سالہ دور (اداریہ)، شمارہ اکتوبر 2016ء، ص:04-02۔

☆ تعلیماتِ رضا کے عظیم علمبردار سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ، شمارہ نومبر 2016ء، ص:21-18۔

☆37ویں امام احمد رضا کانفرنس پر اہلِ علم و دانش کی طرف سے پیغامات، شمارہ دسمبر 2016ء، ص:06-02۔

☆ ماہنامہ "معارفِ رضا" کی 18ویں جلد کا پہلا شمارہ (اداریہ)، شمارہ جنوری 2017ء، ص:02-02۔

☆ امام احمد رضا کانفرنس 2016ء کے مقالہ نگاروں کے پیش کردہ مقالہ جات سے چند اقتباسات، شمارہ جنوری 2017ء، ص:33-25۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی کا 9واں یوم وصال (اداریہ)، شمارہ فروری 2017ء، ص:04-02۔

☆ فرمانِ غوث اعظم "قدمی ھٰذہٖ علی رقبۃِ کُلّ ولِیِّ اللہ" اور امام احمد رضا کا بہجۃ الاسرار کی 11 روایات پر اعتماد، شمارہ فروری 2017ء، ص:32-27۔

☆ ردّ الفساد (اداریہ)، شمارہ مارچ 2017ء، ص:03-02۔

☆ اداریہ، شمارہ اپریل 2017ء، ص:02-02۔

☆ حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، شمارہ اپریل 2017ء، ص:19-14۔

☆ علامہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و علمی خدمات (اداریہ)، شمارہ مئی 2017ء، ص:03-02۔

☆ ترجمۂ قرآن کنزالایمان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ایک تعارف (اداریہ)، شمارہ جون 2017ء، ص:03-02۔

☆ بیت المقدس کی آزادی کے لیے صلاح الدین ایوبی ثانی چاہیے (اداریہ)، شمارہ جولائی 2017ء، ص:06-02۔

☆ ایصالِ ثواب کے 25 طریقے امام احمد رضا کے اوّل تلمیذ ملک العلماء کے قلم سے، شمارہ جولائی 2017ء، ص:34-29۔

☆ کلامِ رضا کے فکری و فنی زاویے (اداریہ)، شمارہ اگست 2017ء، ص:07-02۔

☆ عشاق کے رنگِ عشق کی قلمی جولانیاں، شمارہ اگست 2017ء، ص:50-41۔

☆ تعلیماتِ رضا کے فروغ میں شہر کراچی کے روشن چراغ (اداریہ)، شمارہ ستمبر 2017ء، ص:05-02۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے محققین کی قلمی خدمات تعلیماتِ رضا کے فروغ میں (اداریہ)، شمارہ اکتوبر 2017ء، ص:06-02۔

☆ خانقاہی نظام پر اعتراضات کا جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں، شمارہ اکتوبر 2017ء، ص:43-39۔

☆ باقیات وصالحات کا اجر وثواب (اداریہ)، شمارہ نومبر 2017ء، ص:04-02۔

☆ جشن میلاد النبی ﷺ اور تعلیماتِ رضا (اداریہ)، شمارہ دسمبر 2017ء، ص:03-02۔

☆ اعلیٰ حضرت کی تحریکِ ختم نبوت کے اثرات (لبیک، لبیک، لبیک یا رسول اللہ ﷺ)، شمارہ دسمبر 2017ء، ص:41-39۔

☆ میاں نثار اور عشق رضا (اداریہ)، شمارہ جنوری 2018ء، ص:02-06۔

☆ 38ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس، شمارہ جنوری 2018ء، ص:39-44۔

☆ حاضری حرمین شریفین و ادائیگی عمرہ 1439ھ/2018ء (اداریہ)، شمارہ مارچ 2018ء، ص:02-04۔

☆ صفائی نصف ایمان ہے (اداریہ)، شمارہ اپریل 2018ء، ص:02-04۔

☆ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا تاریخ کے آئینہ میں (کانفرنسوں کا انعقاد) (اداریہ)، شمارہ مئی 2018ء، ص:02-05۔

☆ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی 2005ء تا 2017ء اشاعتی خدمات (اداریہ)، شمارہ جون 2018ء، ص:02-07۔

☆"الدولة المكية بالمادة الغيبية" ایک تعارف، شمارہ جون 2018ء، ص:08-10۔

☆الحاج میاں محمد طیب صاحب کی کنز الایمان کی اشاعت کے سلسلے میں خدمات، شمارہ جون 2018ء، ص:21-35۔

☆ وہابی فرقہ باطلہ کی کہانی امام احمد رضا کی زبانی (اداریہ)، شمارہ جولائی 2018ء، ص:02-06۔

☆ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کی قلمی خدمات (قسط اوّل)، شمارہ جولائی 2018ء، ص:15-23۔

☆ ایک صدی قبل امام احمد رضا کا وصیت نامہ (اداریہ)، شمارہ اگست 2018ء، ص:02-04۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کی قلمی خدمات (قسط دوّم)، شمارہ اگست 2018ء، ص:19-27۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (قسط اوّل)، شمارہ اگست 2018ء، ص:34-40۔

☆مظہر امام احمد رضا (اداریہ)، شمارہ ستمبر 2018ء، ص:02-04۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کی قلمی خدمات (آخری قسط)، شمارہ ستمبر 2018ء، ص:21-28۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (قسط دوم)، شمارہ ستمبر 2018ء، ص:34-41۔

☆ بریلی شریف کی 200 سالہ مسند افتاء کی تاریخ (اداریہ)، شمارہ اکتوبر 2018ء، ص:02-07۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (تیسری قسط)، شمارہ اکتوبر 2018ء، ص:55-62۔

☆ پچھلے 100 سالوں (1340ھ تا 1440ھ) میں فروغِ رضویت کا جائزہ (اداریہ)، شمارہ نومبر 2018ء، ص:02-08۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (چوتھی قسط)، شمارہ نومبر 2018ء، ص:09-23۔

☆ امام احمد رضا کا برصغیر میں احناف کا مرکز بنانے کا 110 سال قبل 10 نکاتی فارمولا (اداریہ)، شمارہ دسمبر 2018ء، ص:02-07۔

☆ اکرامِ امام احمد رضا، از مفتی محمد برہان الحق جبل پوری، شمارہ دسمبر 2018ء، ص:08-20۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (پانچویں قسط)، شمارہ دسمبر 2018ء، ص:39-56۔

☆ "معارفِ رضا" چالیس سالہ تاریخ (اداریہ)، شمارہ جنوری 2019ء، ص:02-08۔

☆ ممتاز شخصیات کے پیغامات کی روشنی میں تعارفِ اعلیٰ حضرت (آخری قسط)، شمارہ جنوری 2019ء، ص:38-54۔

☆ سید ریاست علی قادری کی تاریخی خدمات کا جائزہ (اداریہ)، شمارہ فروری 2019ء، ص:02-07۔

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی دیگر تصنیفات:

☆ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، مرتبین: محمد صادق قصوری و مجید اللہ قادری، 1995ء۔

☆ یادگارِ سلف۔ تذکرہ مفتی تقدس علی خاں، مرتبین: ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری، 1991ء۔

☆ تذکرہ سید ریاست علی قادری "صاحب فیضِ رضا"، مرتبین: ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری، 1992ء۔

☆ آئینہ رضویات جلد اول، مرتبین: ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری، 1989ء۔

☆ امام احمد رضا اور علمائے سندھ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1995ء۔

☆ معلم کائنات ﷺ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1996ء۔

☆ مولود النبی ﷺ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1997ء۔

☆ شبِ برأت کے فضائل و معمولات، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1996ء۔

☆ لیلۃ القدر کے فضائل و مسائل، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1996ء۔

☆ ۔روحانی اذکار، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1997ء۔

☆ تذکرہ، تعارف۔ علامہ شمس الحسن بریلوی، مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1998ء۔

☆ کنز الایمان میں سائنسی مصطلحات، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2003ء۔

☆ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا۔ بنگلہ ترجمہ مولانا نظام الدین، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2004ء۔

☆ The Holy Quran, Science and Imam Ahmad Raza, Prof. Dr. Majeed Ulha Qadri, 1998.

☆ مجدد الفِ ثانی، امام احمد رضا و حضرات نقشبندیہ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1999ء۔

☆ ملفوظاتِ شمس، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2003ء۔

☆ تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2005ء۔

☆ تاریخ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2005ء۔

☆ تعارف، مطبوعات و مختصر کارکردگی ادارہ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2005ء۔

☆ اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2007ء۔

☆ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (ایک تعارف)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2007ء۔

☆ شجرۂ طیبہ و اذکارِ قادریہ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2007ء۔

☆ رضویات۔ نئے تحقیقی تناظر میں، مرتبین: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2007ء۔

☆ درود وسلام کی حقیقت و اہمیت (اشاعت اوّل)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2014ء۔

☆ درود وسلام کی حقیقت واہمیت (اشاعت دوّم)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2016ء۔

☆ مقالاتِ مجیدی (حصّہ اوّل)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2012ء۔

☆ مقالاتِ مجیدی (حصّہ دوّم)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆ اَشْرَفُ الْمَشَاغِلْ، ترتیب وتزئین ومقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2008ء۔

☆ خانقاہ کی ضرورت واہمیت، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2016ء۔

☆ تطمئن القلوب بذکرا لمحبوب (منظوم روحانی اذکار)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆ خانقاہ کی ضرورت واہمیت، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆ ایک عہد ساز شخصیت (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆ تعلیمات مجدد الف ثانی وامام احمد رضا (مجموعہ مقالات)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆ اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆تعارف، تذکرہ اور کارکردگی (ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2013ء۔

☆خطبہ صدارت (آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس، 1946ء)، ترتیب و مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2015ء۔ (خطیب حضرت محدثِ اعظم مولانا السید الشاہ محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ)

☆خطبہ صدارت (آل انڈیا سنی کانفرنس، مرادآباد، 1925ء)، ترتیب و مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2015ء۔ (خطیب حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

☆میرے چند یادگار سفر، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2016ء۔

☆سیر لامکاں (سفر نامہ معراج)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2016ء۔

☆ایصالِ ثواب کے 25 طریقے (کتابِ صغیر)، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 2018ء۔

☆ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم (Ph.D) کا مقالہ*، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، 1999ء۔

(نوٹ: احقر کا یہ مقالہ (PhD) بنگلہ دیش کے شہر کشٹیا میں قائم اسلامک یونیورسٹی کی فیکلٹی آف تھیولوجی اینڈ اسلامک اسٹڈیز کے شعبہ القران اینڈ اسلامک اسٹڈیز کے BTIS کے کورس میں ریفرنس بک کے طور پر شامل ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ الازھر کے شعبۂ اردو میں یہ ریفرنس کے طور پر شامل ہے)

دیگر موضوعات پر جو مقالات دوسرے جرائد میں شائع ہو چکے ہیں:

☆ حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، جہانِ امام ربانی، جلد: 5، ص: 370، 1999ء۔

☆ امام ربانی کا دربارِ رسالت میں ادب، ماہنامہ المظہر، جلد: 6، شمارہ: 62، ص:10-10، ادارۂ مسعودیہ، کراچی، 2007ء۔

☆ تعلیماتِ امام ربانی کے عہد جہانگیری میں اثرات یادگارِ مجدد الف ثانی، ص: 80-65، ادارۂ مسعودیہ کراچی۔

☆ سلسلۂ نقشبندیہ سے اعلیٰ حضرت اور ان کے اجداد کا تعلق، یادگارِ مجدد الف ثانی، شمارہ:4، ص:45-41، امام ربانی فاؤنڈیشن۔

☆ فتاویٰ رضویہ میں افکارِ مجدد الف ثانی، ماہنامہ المظہر، جلد:7، شمارہ:63، صفحات:20-40، ادارۂ مسعودیہ، کراچی 2007ء۔

☆ عصرِ حاضر کے علمائے اہلِ سنت کے لیے امام احمد رضا کی تعلیمات و تصنیفات، ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، جلد:61، شمارہ:661، مرکزی مجلس رضا، لاہور۔

مقدمات و پیش لفظ / تقریظ:

☆ کمالِ مصطفی ﷺ، مؤلف: سید محمد اسماعیل ذبیح ترمذی، مقدمہ، ص:10-29، دادابھائی فاؤنڈیشن، کراچی 1987ء۔

☆ جہانِ شمس بریلوی، مؤلف: سید محمد اسماعیل ذبیح ترمذی، مقدمہ، ص: 10-29، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا 1992ء۔

☆ امام احمد رضا اور علمِ صوتیات، مؤلف: ڈاکٹر محمد مالک، مقدمہ، ص: 3-6، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا 2004ء۔

☆ شریعت و طریقت، مصنف: امام احمد رضا بریلوی، مقدمہ، ص: 3-8، المختار پبلی کیشنز، کراچی۔

☆ مکتوباتِ مقصودیہ، مرتبہ: مولانا ندیم صاحب نقشبندی، تقریظ 18-23، المرکز مقصود العلوم، کراچی، 1996ء۔

☆ الفوز العظیم (مقالات سیرت)، مؤلفہ: پروفیسر فائزہ احسان صدیقی، تقریظ:13۔15، اسلامک فاؤنڈیشن، کراچی، 1999ء۔

☆ تفسیر یا ایھا الذین آمنوا، مفسر: سید سعادت علی قادری، (تقریظ) ندائے ذوالجلال، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2001ء۔

☆ بستر مرگ سے قبر تک (حصہ دوم)، مولانا عبد الکریم قادری، تقدیم: 22۔23، ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی 1996ء۔

☆ علم کے موتی (علامہ فیض احمد اویسی)، مرتب: اقبال احمد اختر القادری، اظہارِ خیال 13۔15، فیضِ رضا پبلی کیشنز، کراچی، 1998ء۔

☆ سرخرو (تذکرہ الحاج محمد شریف بھٹی)، مؤلف: طارق شریف بھٹی، گریٹ سن، ص: 27۔36، سلیم اختر میموریل، گوجر خان 2007ء۔

☆ وقار الفتاویٰ (حصہ اول)، مفتی وقار الدین قادری رضوی، تقریظ: ص:443، بزمِ وقار الدین 1997ء۔

☆ میری یادیں، ڈاکٹر سید مظاہر اشرف الاشرفی، مقدمہ: آئینہ اشرف، مکتبہ سمنانی، 2007ء۔

☆ رسائل فتاویٰ رضویہ، تحقیق: ندیم احمد ندیم قادری نورانی، تقریظ: رسائل رضویہ ایک مکمل جامعہ کا نصاب، ص12-19، والضحیٰ پبلی کیشنز، 2012ء۔

پاور پوائنٹ پریزینٹیشن:

☆ تقریبِ تفویض کتب، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، 2007ء

☆An Overview on Scientific work of Imam Ahmad Raza, Sir Syed University, Karachi, 2008.

☆ کنز الایمان اور سائنسی قوانین، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی، 2009ء۔

پروفیسر دلاور خاں کی ادارہ میں قلمی خدمات:

پروفیسر دلاور صاحب (M.A ،B.A, Hons اسلامیات، M.Ed،B.Ed ، LLB) کی سند حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی زبانوں میں P.G.D کی سند بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ علوم شرقیہ میں فاضل اردو، عالم عربی اور ادیب عربی کی اسناد بھی حاصل کر چکے ہیں اور حال ہی میں اقراء یونیورسٹی سے M.Phil (Education) کی سند بھی حاصل کرلی ہے پروفیسر دلاور خاں نے 1994ء میں گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج قاسم آباد سے بحیثیت لکچرار تدریسی خدمات کا سلسلہ شروع کیا اور ترقی کرتے ہوئے کم عمری میں ہی سندھ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پرنسپل گریڈ 19 کے لیے منتخب ہوئے یاد رہے پورے سندھ (شہری) میں صرف یہ ایک سیٹ تھی 2006ء میں 19 گریڈ میں ترقی دے کر پرنسپل بنا کر جامعہ ملیہ کالج ایجوکیشن کالج کی ذمہ داری دی جس کو آپ نے 2011ء تک احسن طریقے سے انجام دیا۔ اس کے بعد 2012ء سے تاحال گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ سینٹر ایجوکیشن سٹی ملیر کراچی میں بہت احسن طریقے سے نبھا رہے ہیں۔ عرصہ دراز سے Reserch Methodology کی تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور کئی طلباء آپ کی نگرانی میں تھیسس بھی لکھ رہے ہیں۔

پروفیسر دلاور خاں 2005ء سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کی جانب سے نکلنے والے ماہنامے "معارفِ رضا" کے نائب مدیر کی حیثیت سے بھی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس دوران بالخصوص امام احمد رضا کی دیگر بے شمار تصانیف کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کا بھی گہرا مطالعہ کرتے رہے اور پچھلے دس سالوں میں آپ کے درجنوں مقالات معارفِ رضا کی زینت بنے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج صاحب کو 2000ء میں Ph.D کی ڈگری ایوارڈ ہوئی تھی اور آپ کا یہ مقالہ بعنوان ''قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ'' کے عنوان سے شائع ہو کر سامنے آیا۔ پروفیسر دلاور خاں جو مطالعہ کے نہایت شوقین ہیں اس مقالے کا مطالعہ فرمایا اور جب اس کا مطالعہ مکمل کرلیا تو اس پر ایک طویل تبصرہ 7 قسطوں میں ماہنامہ ''معارفِ رضا'' میں شائع کیا اور یہ طویل ترین تبصرہ قارئین کو پسند آیا چنانچہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے بعنوان ''کنزالایمان اور مقالہ شکیل اوج کا تقابلی جائزہ'' شائع کیا۔

اب ملاحظہ کریں پروفیسر دلاور خاں صاحب کے وہ تمام مقالات جو سالنامہ، مجلّہ اور ماہنامہ میں شائع ہوتے رہے ہیں:

مقالات برائے معارفِ رضا (سالنامہ):

☆۔ فقہ حنفی کے اساسی قواعد اور فتاوٰی رضویہ، شمارہ مارچ تا مئی، 2005ء، ص 121-130۔

☆۔ فقیہہ الامۃ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور فتاوٰی رضویہ، شمارہ فروری تا اپریل، 2006ء، ص 71-83۔

☆۔ انسدادِ گداگری کا تصور، افکارِ رضا کی روشنی میں، شمارہ فروری تا اپریل، 2007ء، ص 275-280۔

☆۔ تحقیقی مقالہ نویسی کا فن اور امام احمد رضا محدث حنفی، شمارہ جنوری تا مارچ، 2008ء، ص 152-156۔

مقالات برائے مجلہ امام احمد رضا کانفرنس:

☆۔ رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2008ء، ص 71-81۔

☆۔ رضا کا اسلوب دعوت و اصلاح: چند پہلو، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2010ء، ص 48-50۔

☆۔ مسلم اُمہ کی مرکزی عالمی سیاسی قیادت کا تصور اور امام احمد رضا، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2013ء، ص 14۔

☆۔ 35ویں امام احمد رضا کانفرنس: موضوع، اہداف اور اطلاق مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2014ء، ص 31-32۔

☆۔ تحقیقی مقالہ نویسی کا فن اور امام احمد رضا محدث حنفی علیہ الرحمہ، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2016ء ص 43-46۔

☆۔ تکفیری فکر کا اصلاحی پہلو افکارِ رضا کی روشنی میں، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2017ء، ص 39-46۔

اداریے برائے معارفِ رضا (ماہنامہ):

☆۔ نگاہِ التفات [شمارے کے مشمولات ایک نظر میں]، شمارہ فروری، 2011ء، ص 2۔

☆۔ نوید انقلاب [امام احمد رضا اور تعلیم کی اہمیت]، شمارہ اپریل 2011ء، ص 2۔

☆۔ سنی صحافت کے عصری تقاضے، شمارہ جولائی 2011ء، ص 2۔

☆۔ سُنی سرمایہ کاری کے امکانات اور اثرات، شمارہ اگست 2011ء، ص 2۔

☆۔ امکان نظیر سے قادیانیت تک، شمارہ ستمبر 2011ء، ص 2۔

☆۔ "روشن کیں راہیں جس نے وہ چراغ ہم سے بچھڑ گیا" [عبدالنعیم عزیزی اور رضویات]، شمارہ اکتوبر 2011ء، ص 2۔

☆۔ تحفظ ناموس رسالت [ممتاز حسین قادری کے ہاتھوں سلمان تاثیر کا قتل]، شمارہ نومبر 2011ء، ص 2۔

☆۔ دفاع پاکستان اور افکارِ رضا، شمارہ دسمبر 2011ء، ص 2۔

☆۔ قانون سے وفاداری [موجودہ حکمرانوں کی قانون شکنی]، شمارہ جنوری 2012ء، ص 2۔

☆۔ خلیفۂ وقت اور عدالت [موجودہ حکمرانوں کی طرف سے توہینِ عدالت]، شمارہ فروری، 2012ء، ص 2۔

☆۔ معرفتِ توحید اور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، شمارہ مارچ، 2012، ص 2۔

☆۔ عظمتِ مزدور، شمارہ مئی، 2012ء، ص 2۔

☆۔ مذہبی عسکریت پسندی، شمارہ جون، 2012ء، ص 2۔

☆۔ آزادیِ فکر کا دائرۂ کار اور امام احمد رضا، شمارہ جولائی، 2012ء، ص 2۔

☆۔ رمضان اور ہماری ذمّے داری، شمارہ اگست، 2012ء، ص 2۔

☆۔ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ اور رابطۂ عالمِ اسلامی کی قرارداد، شمارہ ستمبر، 2012ء، ص 2۔

☆۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا [تحفظ ناموس رسالت]، شمارہ اکتوبر، 2012ء، ص 2۔

☆۔ حج اور تصوف، شمارہ نومبر، 2012ء، ص 2۔

☆۔ صداقت و ایثار کی اساس، شمارہ دسمبر، 2012ء، ص 3۔

☆۔ محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عصری تقاضے، شمارہ فروری، 2013ء، ص 2۔

☆۔ تعلیماتِ سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی، شمارہ مارچ، 2013ء، ص 2۔

☆۔ مسعودِ ملت اور استحکام اہلِ سنت، شمارہ اپریل، 2013ء، ص 2-4۔

☆۔ صحابی ابنِ صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، شمارہ مئی، 2013ء، ص 2- 7۔

☆۔ مسلم اُمہ کی مرکزی عالمی سیاسی قیادت کا تصور اور امام احمد رضا، شمارہ جون، 2013ء، ص 2۔

☆۔ رمضان اور ہماری ذمّے داری، شمارہ جولائی، 2013ء، ص 2۔

☆۔ عالمی کتب میلہ فروغِ رضویات کا زینہ، شمارہ دسمبر، 2013ء، ص 2۔

☆۔سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صوفیانہ افکار اور عصرِ حاضر، شمارہ فروری، 2014ء، ص2۔

☆۔صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ، شمارہ مارچ،2014ء، ص2۔

☆۔مدینے سے اجمیر، شمارہ مئی، جون،2014ء، ص11۔

☆۔چائلڈ لیبر کا حل افکارِ رضا کی روشنی میں، شمارہ جولائی،2014ء، ص2۔

☆۔صدائے فلسطین اور عالمی بے حسی، شمارہ اگست،2014ء، ص2۔

☆۔قومی اسمبلی اور تحفظ ختمِ نبوت، شمارہ ستمبر،2014ء، ص2۔

☆۔عالمی یوم انسدادِ خودکشی، شمارہ اکتوبر،2014ء، ص2۔

☆۔صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہما سے عقیدت کا مرکز؟، شمارہ نومبر،2014ء، ص2۔

☆۔35ویں امام احمد رضا کانفرنس: موضوع، اہداف اور اطلاق، شمارہ دسمبر،2014ء، ص2۔

☆۔میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عالمی تحریک، شمارہ جنوری، 2015ء، ص2۔

☆۔گستاخانہ خاکے اور عالمی انتہاپسندی، شمارہ فروری، 2015ء، ص2۔

☆۔علمائے اہلِ سنّت کی بصیرت کا روشن باب (قراردادِ پاکستان)، شمارہ مارچ، 2015ء، ص2۔

☆۔یمن کی خانہ جنگی اور مسلم امہ پر اس کے اثرات، شمارہ اپریل، 2015ء، ص3۔

مقالات برائے معارف رضا ماہنامہ:

☆۔پتنگ بازی کی ہولناکی کا تدراک، افکار رضا کی روشنی میں، شمارہ مئی، 2006ء، ص31-33۔

☆۔تحریک فتنہ انکار حدیث کے سدباب میں حامی سنت الشیخ احمد رضا خاں محدّث حنفی کا کردار، شمارہ ستمبر 2006ء، 22-33۔

☆۔ دیوانی شرعی عدالت کا قیام اور مفکر اسلام احمد رضا محدث حنفی، شمارہ اکتوبر، 2006ء، ص 43-48۔

☆۔ قتل برائے غیرت اور امام احمد رضا محدث حنفی، شمارہ جون، 2007ء، ص 30-34۔

☆۔ تحقیقی مقالہ نویسی کا فن اور امام احمد رضا محدث حنفی، شمارہ ستمبر، 2011ء، ص 13-16۔

☆۔ رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق، شمارہ دسمبر، 2009ء، ص 41-45۔

☆۔ شرف ملت [مولانا عبدالحکیم شرف قادری] کا اسلوب نگارش، شمارہ نومبر، 2010ء، ص 51-54۔

☆۔ "ذالک الکتاب" اور تحقیقات رضا، شمارہ اپریل، 2011ء، ص 5-10۔

☆۔ پیشہ ورانہ مشاورت اور امام احمد رضا، شمارہ مئی، 2011ء، ص 30-32۔

☆۔ اللہ عزوجل کی تنزیہ میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ (ترتیب)، شمارہ جون، 2011ء، 6-27۔

☆۔ امکانِ نظیر سے قادیانیت تک، شمارہ ستمبر 2013ء، ص 29-12۔

☆۔ تحفظ ختم نبوت میں مولانا احمد رضا خاں کی خدمات کا تحقیقی جائزہ (خاکہ برائے پی ایچ ڈی)، شمارہ ستمبر 2013ء، ص 62۔

☆۔ پائیدار مفاہمتی عمل کے لیے پائیدار حکمتِ عملی کی تشکیل تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں، شمارہ جنوری، 2014ء، ص 7۔

☆۔ علم وجوہ قرآن کے تناظر میں "دعا" کے مفہوم کا مطالعہ (پکارنا یا عبادت کرنا)، شمارہ اگست 2015ء، ص 18-35۔

☆۔ علم وجوہ قرآن کے تناظر میں "دعا" کے مفہوم کا مطالعہ (پکارنا یا عبادت کرنا)، شمارہ ستمبر 2015ء، ص 20-22۔

☆۔ مرتد اور شاتمِ رسول کی سزا کا تقابلی مطالعہ (فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں)، شمارہ مارچ 2016ء، ص 32-40۔

☆۔ ممتاز قادری اور حصولِ انصاف کے قانونی تقاضے، شمارہ مئی 2016ء، ص 25-44۔

☆۔ تکفیری نظریات کے آغاز و اصلاح کا مطالعہ (افکارِ رضا کی روشنی میں)، شمارہ اگست 2016ء، ص 29-44۔

☆۔ خطبہ اجازہ کی جامعیت کا تجزیاتی مطالعہ، شمارہ ستمبر 2016ء، ص 37-43۔

☆۔ آہ! نواسہ اعلیٰ حضرت "شہید اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ"، شمارہ دسمبر 2016ء، ص 36-37۔

☆۔ اسلامی فلسفہ سائنس کی تشکیل میں پروفیسر سلیمان اشرف کا کردار، شمارہ مارچ 2017ء، ص 33-38۔

☆۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ یا عرش پر مستوی تحقیقاتِ رضا کی روشنی میں، شمارہ جولائی 2017ء، ص 43-55۔

☆۔ کنز الایمان کا مطالعہ بدائع معنوی کے تناظر میں، شمارہ فروری 2018ء، ص 30-38۔

☆۔ کنز الایمان کا مطالعہ عقائد تنزیہیہ کے تناظر میں، شمارہ مارچ 2018ء، ص 24-31۔

☆۔ قرآنی اسلوب خطاب اور کنز الایمان، شمارہ جون، 2018ء، ص 36-47۔

☆۔ علامہ خوشتر اور اکابرین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، شمارہ جولائی 2018ء، ص 24-31۔

☆۔ کنز الایمان کا مطالعہ مسلک تفویض کے تناظر میں، شمارہ اگست 2018ء، ص 28-33۔

پروفیسر دلاور خاں کی تصنیفات:

☆ "کنز الایمان اور مقالہ شکیل اوج کا تقابلی جائزہ" (منتخب تراجم آیات کے تناظر میں)، 2013ء، کراچی۔

ڈاکٹر محمد حسن امام کی خدمات:

محمد حسن امام ولد محمد اسلام 1969ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی۔ 1985ء میں میٹرک پاس کیا۔ 1987ء میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج کراچی سے انٹر پاس کیا۔ 1988ء میں یونیورسٹی آف کراچی میں بی اے (آنرز) میں داخلہ لیا اور 1990ء میں بی اے آنرز کی سند حاصل کی۔ اور 1992ء میں ایم اے (اسلامک لرننگ) (Islamic Learning) کی سند حاصل کی۔ 1997ء میں پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد کی زیرِ نگرانی ایم فل لیڈنگ ٹو، پی۔ ایچ۔ ڈی میں داخلہ لیا۔ اور 2006ء میں پی ایچ ڈی کی سند (بعنوان: تحریک پاکستان میں خلفاء امام احمد رضا کا کردار 1920ء سے 1947ء تک) حاصل کی۔ تعلیمی اسفار اور بالخصوص پی ایچ ڈی کی سند کے حصول میں حسن امام صاحب کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد نور امام مدنی کی شفقت و رہنمائی ابتداء سے آخر تک شاملِ حال رہی۔ ڈاکٹر محمد حسن امام صاحب کے اساتذہ کرام میں علامہ مفتی نصر اللہ خاں، علامہ مفتی شاہ حسین گردیزی، علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی، مفتی نورالامین، علامہ سید اعجاز الدین سہروردی، پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، پروفیسر سید رئیس احمد، مفتی سید محمد عمیم الاحسان، ڈاکٹر محمد شاکر علی، مفتی نواب نفیس قادری، سے علمی استفادہ حاصل کیا۔

ڈاکٹر محمد حسن امام صاحب 1993ء میں وفاقی اردو یونیورسٹی میں اعزازی استاد کی حیثیت سے تدریس فرائض انجام دینا شروع کیا اور مارچ 1995ء سے باقاعدہ وفاقی اردو یونیورسٹی میں تدریس فرائض بحیثیت لیکچرار مقدر رہوئے۔

2006ء میں وفاقی اردو یونیورسٹی میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے اور 2014ء میں ایسوسی ایٹ پروفیسر (Associate Professor) مقرر ہوئے اور

تاحال وفاقی جامعہ اردو میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی شعبہ علوم اسلامی میں ایم فل۔ پی ایچ ڈی کے نگران کی حیثیت سے بھی کام کر رہے ہیں۔

2007ء میں علوم اسلامی شعبہ کی جانب سے پی ایچ ڈی کی تکمیل پر نشانِ امتیاز دیا گیا۔ اور 2007ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کی جانب سے گولڈ میڈل دیا گیا۔

2008ء میں ماہنامہ معارفِ رضا میں مشاورتی بورڈ میں شامل کیا گیا اور پھر 2010ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے ادارتی بورڈ میں شامل کیا گیا۔ اس وقت ادارہ میں بحیثیت سکریٹری نشر واشاعت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر حسن امام کی زیر نگرانی چھ (6) پی ایچ ڈی کے مقالے اور چھ (6) ایم فل کے مقالے کو سند تفویض ہو چکی ہے۔ اور مزید 15/ابھی پی ایچ ڈی کے طلبہ آپ کی زیرِ نگرانی اپنا تحقیقی کام کر رہے ہیں، اس کے علاوہ 4 ایم فل کے لیے مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

اب ملاحظہ کریں وہ تمام مقالات کی فہرست جو سالنامہ، مجلّہ اور ماہنامہ میں شائع ہوتے رہے ہیں:

مقالات برائے معارفِ رضا (سالنامہ):

☆۔ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی اور برِّ صغیر کی سیاسی تحریکات، معارفِ رضا 2012ء، ص79-104۔

مقالات برائے مجلہ امام احمد رضا کانفرنس:

☆۔ تحریک آزادی میں علماء اہلِ سنّت کا حصہ، مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، 2015ء، ص41-43۔

☆ ۔ محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی افکار، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، 2017ء، ص47-49۔

مقالات برائے معارف رضا ماہنامہ:

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [پہلی قسط]، شمارہ جنوری، 2012ء، ص30-35۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [دوسری قسط]، شمارہ فروری، 2012ء، ص36-43۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [تیسری قسط]، شمارہ مارچ، 2012ء، ص22-25۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [چوتھی قسط]، شمارہ اپریل، 2012ء، ص36-38۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [پانچویں قسط]، شمارہ مئی، 2012ء، ص10-13۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [چھٹی قسط]، شمارہ جون، 2012ء، ص18-21۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [ساتویں قسط]، شمارہ جولائی، 2012ء، ص15-33۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [آٹھویں قسط]، شمارہ اگست، 2012ء، ص19-34۔

☆ ۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [نویں قسط]، شمارہ ستمبر، 2012ء، ص23-39۔

☆۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [دسویں قسط]، شمارہ اکتوبر، 2012ء، ص 18-25۔

☆۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، [گیارہویں قسط]، شمارہ نومبر، 2012ء، ص 25-40۔

☆۔ تحریک پاکستان میں مولانا شاہ احمد رضا، شمارہ دسمبر، 2012ء، ص 16-19۔

☆۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا سانحۂ ارتحال اور اس کے متعلقات، شمارہ فروری 2013ء، ص 14-28۔

☆۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور برِ صغیر کی تحریکاتِ باطلہ، شمارہ مارچ 2013ء، ص 14-20۔

☆۔ کتاب الطہارۃ اور فتاویٰ رضویہ، شمارہ اگست 2013ء، ص 18-20۔

☆۔ عہد رسالت میں امہات المومنین کے حجرات کا جائزہ، شمارہ اکتوبر 2013ء، ص 34-39۔

☆۔ رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ سیرت و کردار کے آئینے میں، شمارہ جنوری 2014ء، ص 21-24۔

☆۔ اسلامی قوانین میں حدیث کا مقام واہمیت، شمارہ اپریل، 2014ء، ص 21-25۔

☆۔ تکریمِ انسانی اور قرآنِ کریم، شمارہ فروری، 2017ء، ص 33-38۔

☆۔ تکریم انسانی اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شمارہ مئی، 2017ء، ص 31-43۔

☆۔ سیرت طیبہ اور رواداری قرآن و حدیث کی روشنی میں، شمارہ جون، 2017ء، ص 48-54۔

☆۔ امام اعظم ابو حنیفہ علمی خدمات و خصوصیات، شمارہ اگست 2018ء، ص 41-44۔

متفرق رسائل میں شائع شدہ مضامین کی فہرست:

☆ ۔احمد رضا خاں بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات، وفاقین، تحقیقی مجلّہ برائے سماجی علوم، ششماہی، وفاقی جامعہ اردو، کراچی۔

☆ ۔انسانی حقوق سیرت النبی ﷺ کے آئینہ میں، وفاقین، تحقیقی مجلّہ برائے سماجی علوم، ششماہی، وفاقی جامعہ اردو، کراچی۔

☆ ۔پیغمبرِ اسلام اور امن وامان، جہانِ اولیاء، کراچی۔

☆ ۔امام احمد رضا اور ان کے سیاسی افکار، ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور۔

☆ ۔حضور نبی کریم ﷺ کی تجارتی اسفار، مجلّہ معارفِ اسلامیہ، جامعہ کراچی۔

☆ ۔کلامِ فرید میں تصوف کا رنگ ایک تحقیقی جائزہ، کارونجھر (تحقیقی جرنل)، جون ۲۰۱۸ء، وفاقی جامعہ اردو، کراچی۔

کتب کی فہرست:

☆ ۔رواداری سیرت طیبہ کی روشنی میں۔

☆ ۔مذاہبِ عالم کا تصورِ آخرت۔

☆ ۔عہد رسالت میں امہات المومنین کے حجرات کا جائزہ۔

☆ ۔برصغیر پاک وہند کی سیاست میں خلفائے اعلیٰ حضرت کا کردار۔

☆ ۔تاریخِ دعوت وعزیمت۔

☆ ۔اصولِ دین۔

علامہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی: (سابق نائب صدر اوّل)

حافظ عبد الباری صدیقی صاحب (م 2017ء) ابن مولانا مفتی حافظ عبد اللطیف ٹھٹھوی صاحب (م 1993ء) ابن مولانا مفتی حافظ محمد حسن ٹھٹھوی (م 1963ء) سندھ کے تاریخی شہر ٹھٹھہ میں 1944ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے

جد امجد سے حاصل کی اور پھر شہر کراچی کی عظیم درسگاہ "دارالعلوم امجدیہ" سے 1966ء میں دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ نے فاضل عربی کا امتحان بھی امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے جامعہ سندھ سے ایم۔اے اسلامک کلچر، ایم۔اے عربی اور ایم ایڈ کی اسناد بھی حاصل کیں۔ حافظ صاحب نے جامعہ سندھ ہی سے 1993ء میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر سندھی زبان میں مقالہ پیش کر کے ph.D کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ اس مقالہ کی تیاری میں آپ کے نگران پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری تھے جو جامعہ سندھ میں طویل تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد بحیثیت رئیس کلیہ معارف اسلامیہ چند سال قبل ریٹائر ہو گئے۔

ڈاکٹر حافظ عبدالباری صاحب نے کراچی کے ایک قدیم کالج جامعہ ملیہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے شعبہ معارفِ اسلامیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ساتھ ہی ساتھ اعزازی طور پر دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر گوٹھ میں بھی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اس دارلعلوم کے سابق مہتمم مولانا مفتی غلام محمد نعیمی (م 1987ء) آپ ہی کے تلمیذ رشید تھے۔

حافظ صاحب کے خاندان کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی آٹھویں پشت مسلسل حافظ قرآن ہے اور دو بڑے بیٹے عالم دین بھی ہیں۔ حافظ صاحب کے اسلاف پچھلی چھ پشتوں سے ٹھٹھہ کی عظیم بادشاہی مسجد کے خطیب اور ٹھٹھہ کے شہر کے قاضی و مفتی کے فرائض انجام دیتے چلے آئے ہیں اور آج کل آپ کے بڑے صاحبزادے ٹھٹھہ کی بادشاہی مسجد کے خطیب اور شہر کے قاضی و مفتی ہیں۔

علامہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالباری صدیقی 1986ء سے ادارہ کے معاون ہیں۔ آپ نے اور 1986ء تا 1994ء ادارہ ہذا کے سیکریٹری اطلاعات کے فرائض انجام دیئے اور پھر 1994ء تا وصال ادارہ کے نائب صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔

Printed by AL-RAZA Pub. Kar.+92-300-2393848

پروفیسر خیال آفاقی

(سابق صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس کالج، کراچی)

''ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان سے متعلق تمام حضرات لائق صد تحسین ہیں جو گذشتہ 4 دہائیوں سے امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کرتے آرہے ہیں اور اب ۳۹ ویں کانفرنس منعقد کرنے جارہے ہیں۔ ہر چند کہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اس نوع کے اجتماعات کی محتاج نہیں۔ ان کی دینی خدمات اور فکری و ادبی کاوشوں کا چرچا کئی عشروں پر محیط ہے اور فکر رضا کو عالمی سطح پر جانا اور سراہا جاتا ہے۔ عالم اسلام میں جہاں جہاں اہلِ سنّت و جماعت موجود ہیں وہاں امام احمد رضا کا چرچا بھی موجود ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ وہ عارف باللہ اور عاشق رسول ہے جس نے پورے یقین اور وجدان کے ساتھ جس وقت یہ نغمہ سرائی کی ہوگی ''رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا'' تو لگتا یوں ہے کہ یہ نغمہ زبانِ رضا پر آتے ہی قدرت نے اس مداح رسول کا چرچا بھی لوحِ وقت پر رقم کردیا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج چار دانگ عالم میں احمد رضا خاں کا نام ذکرِ رسول کا ایک موثر حوالہ بن چکا ہے۔ لہٰذا مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے کام کے حوالے سے اس قدر بلند اور قد آور ہے کہ ہمارے ضخیم تر مقالے بھی شاید ان کا احاطہ کرنے میں کماحقہٗ کامیاب نہ ہوسکیں۔''

(پیغام، از پروفیسر خیال آفاقی، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس 2016ء، صفحہ 10)

Idara-e- Tahqeeqat-e- Imam Ahmed Raza